قال تعالیٰ انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثیٰ
کتاب در تعلیم نسوان آنکه
سوی حکم حق زنان را رہبرست * بہر مردان حافظ از شور و شرست
نام معروفش
بہشتی زیور
است
بچگانرا حرز جان پرورست * گوئیا بہر گنج زرست
بایمای جناب مولوی محمد انعام اللہ صاحب
از اہتمام خاکپاے انام محمد عبد الواحد غفرلہ الماجد

اجمالی حالت و دستور العمل حصّۂ ششم

(۱) اس حصّے مین شادی و غمی و دیگر امور کے متعلق رسوم مروجہ کا بیان ہے (۲) اگر تیسرے حصّے کے ختم کے بعد لڑکی کو یہ حصّہ یا پانچوین حصّے کے سمجھنے کی استعداد نہ معلوم ہو تو یہ حصّہ پڑھا دیا جاوے - (۳) اس کا خیال رکھا جاوے کہ جب کسی کو ان رسموں کے کرنے مین پریشانی یا ندامت یا نقصان اُٹھاتا ہوا دیکھا جاوے فوراً لڑکی کو جتلا دیا جاوے کہ دیکھو ان رسموں مین یہ خرابی ہے تاکہ اُس کو اوّل ہی سے ان امور سے نفرت ہو جاوے (۴) اکثر لڑکیوں کی عادت ہے کہ گڑیان کھیلنے مین ان رسموں کو فرضی طور پر برتا کرتی ہین اسکا بھی انسداد ضروری ہے تاکہ عادت نہ ہونے پاوے اور اُن کے خیال مین جمنے نہ پاوے - (۵) لکھنا اگر خلاف مصلحت نہ سمجھا جاوے تو لڑکی کو کہا جاوے کہ اس حصّے کو بھی اوّل سے آخر تک لکھ جاوے تاکہ خط بھی صاف ہو اور نیز لکھنے سے مضمون بھی ذہن مین زیادہ جم جاتا ہے - (۶) لڑکیون کو تاکید کرو کہ ان مضامین کا آپس مین چرچا رکھین اور ایک دوسرے سے کہتی سنتی رہا کرین تاکہ خوب یاد رہا کرے - (۷) اور بھی اَن پڑھ عورتین جو محلّے مین ہون اُن کو بھی یہ باتین پڑھا پڑھا کر سنایا کرین تاکہ اُن کو بھی ہدایت اور نفع ہو -

فہرست مضامین حصّۂ ششم

حصہ ۶

فالصالحات قانتات حافظات للغیب بما حفظ اللہ

نیک بیبیاں فرمانبردار ہیں خیال رکھنے والی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے

بہشتی زیور

جسکے گیارہ حصوں میں حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا مولوی حاجی حافظ قاری شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی عم فیضہم نے عورتوں کی تعلیم کے لیے خصوصاً اور مردوں کے واسطے عموماً سلیس اردو میں دینوی ضروریات اور دینیات کا کافی نصاب الف بے سے شروع کرکے طریقہ خط نویسی علم کی خوبیاں جہالت کی برائیاں عقائد۔ طہارت۔ وضو غسل حیض نفاس۔ نماز روزہ زکوٰۃ۔ حج۔ قربانی منت قسم۔ لباس پردہ نکاح۔ طلاق طریق تربیت اولاد معاشرت و حج قواعد قرآن خوانی حقوق اسلام تحقیق رسوم مروجہ۔ اصلاح باطن تہذیب اخلاق جنت دوزخ وعظ وعید۔ نیک بیبیوں کی حکایتیں سیرت نبویہ مع نتیجہ حکایات ضروریات وغیرہ مختصر ضروری طب۔ ضروریات معاش سلیقہ خانہ داری۔ تجربہ کی باتوں وغیرہ کو نہایت عمدہ طرز سے جمع فرمادیا ہے جناب مولوی محمد انعام اللہ صاحب سابق عربی مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور محلہ ٹپکاپور کی تصحیح و اہتمام سے باہتمام عبدالواحد

مطبع انتظامی کانپور میں چھپا

اصلی انسانی زیور

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی امّاں جان سے	۱	آپ زیور کی کریں تعریف مجھ انجان سے
کونسے زیور ہیں اچھے یہ جتا دیجے مجھے	۲	اور جو بدزیب ہیں وہ بھی بتا دیجے مجھے
تاکہ اچھے اور بُرے میں مجھکو بھی ہو امتیاز	۳	اور مجھپر آپ کی برکت سے کُھلجائے یہ راز
یون کہا مان نے محبت سے کہ اے بیٹی مری	۴	گوشِ دل سے بات سُن لو زیورونکی تم ذری
سیم و زر کے زیورونکو لوگ کہتے ہین بھلا	۵	پر نہ میری جان ہونا تم کبھی اُن پر فدا
سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے	۶	چار دنکی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے
تمکو لازم ہے کرو مرغوب ایسے زیورات	۷	دین و دنیا کی بھلائی جس سے یجان آئے ہات
سر پہ جھومر عقل کا رکھنا تم اے بیٹی مُدام	۸	چلتے ہین جسکے ذریعہ سے ہی سب انسانکے کام
بالیان ہون کانمین اے جان گوشِ ہوش کی	۹	اور نصیحت لاکھ تیری جھومکون مین ہو بھری
اور آویزے نصائح ہون کہ دل آویز ہون	۱۰	گر کرے اُنپر عمل تیرے نصیبے تیز ہون
کان کے پتّے دیا کرتے ہین کانونکو عذاب	۱۱	کان مین رکھو نصیحت دین جو اوراقِ کتاب
اور زیور گر گلے کے کچھ تجھے درکار ہون	۱۲	نیکیان پیاری مری تیرے گلے کا ہار ہون
قوّتِ بازو کا حاصل تجھکو بازوبند ہو	۱۳	کامیابی سے سدا تو خرّم و خرسند ہو
ہین جو سب بازو کے زیور سب بیکار ہین	۱۴	ہمّتین بازو کی اے بیٹی تری درکار ہین
ہاتھ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے	۱۵	دستکاری وہ ہنر ہے سب کو جو مرغوب ہے
کیا کروگی اے مری جان زیورِ خلخال کو	۱۶	پھینک دینا چاہیے بیٹی بس اس جنجال کو
سب سے اچھا پاؤن کا زیور یہ ہے نورِ بصر	۱۷	تم رہو ثابت قدم ہر وقت راہِ نیک پر
سیم و زر کا پاؤن مین زیور نہو تو ڈر نہین	۱۸	راستی سے پاؤن پھسلے گر نہ میری جان کہین

بہشتی زیور کا چھٹا حصہ

رُسوم کے بیان مین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بُری رسمون کے بیان مین ۔ اور ان مین کئی باب ہین

پہلا باب اُن رسمون کے بیان مین جنکو کرنے والے بھی گناہ سمجھتے ہین مگر ہلکا جانتے ہین

اسمین کئی باتونکا بیان ہی ۔ بیاہ شادی مین ناچ باجے کا ہونا ۔ آتشبازی چھوڑنا ۔ بچّونکی بابری رکھانا ۔ تصویر رکھنا ۔ کُتّا پالنا ۔ ہم ہر ایک رسم کو الگ الگ بیان کرتے ہین ۔

ناچ کا بیان

شادیون مین دو طرح پر ناچ ہوتا ہی ایک تو رنڈی وغیرہ کا ناچ جو مردانے مین کرایا جاتا ہے دوسرا وہ ناچ جو خاص عورتونکی محفل مین ہوتا ہی کہ کوئی ڈومنی میراسن وغیرہ ناچتی ہے اور گولا کمر وغیرہ مٹکا چمکا کر تماشا کرتی ہی ۔ یہ دونون حرام اور ناجائز ہین ۔ رنڈی کی ناچ مین جو جو گناہ اور خرابیان ہین اُنکو سب جانتے ہین کہ نامحرم عورت کو سب مرد دیکھتے ہین یہ آنکھ کا زنا ہی اُسکے بولنے اور گانے کی آواز سنتے ہین یہ کان کا زنا ہی ۔ اُس سے باتین کرتے ہین یہ زبان کا زنا ہی اُسکی طرف دل کو رغبت ہوتی ہی یہ دل کا زنا ہی ۔ جو زیادہ بیحیا ہین اُسکو ہاتھ بھی

لگاتے ہین یہ ہاتھ کا زنا ہی۔ اُسکی طرف چلکر جاتے ہین یہ پانون کا زنا ہی۔ بعضے بدکاری بھی
کرتے ہین یہ تو اصل زنا ہی۔ حدیث شریف مین یہ مضمون صاف صاف آگیا ہی کہ جسطرح بدکاری
زنا ہی اسیطرح آنکھ سے دیکھنا کان سے سُننا پانون سے چلنا وغیرہ ان سب باتون سے زنا کا گناہ
ہوتا ہی پھر گناہ کو کھلم کھلا کرنا شریعت مین اور بھی بُرا ہی۔ حدیث شریف مین یہ مضمون آیا ہی کہ
جب کبھی کسی قوم مین بیحیائی اور فحش اتنا پھیل جائے کہ لوگ کھلم کھلا کرنے لگین تو ضرور وہ
اُنہین طاعون اور ایسی ایسی بیماریان پھیل پڑتی ہین کہ اُنکے بزرگون مین کبھی نہین ہوئین
اب سمجھو کہ جب یہ ناچ ایسی بُری چیز ہی تو بعضے آدمی جو شادی کے موقع پر اسکا سامان
کرتے ہین یا دوسری طرف والون پر تقاضا کرتے ہین یہ لوگ کسقدر گنہگار ہوتے ہین بلکہ
محفل کرانے والا جتنے آدمیونکو گناہ کیطرف بلاتا ہی جسقدر جُدا جُدا سب کو گناہ ہوتا ہی وہ
سب ملاکر اس اکیلے کو اتنا ہی گناہ ہوگا مثلاً فرض کرو کہ محفل مین سَو آدمی آئے تو جتنا
گناہ ہر ہر آدمی کو ہوا وہ سب اس اکیلے کو ہوا یعنی مجلس کرنے والے کو پوری سَو آدمیون کا
گناہ ہوا پھر اسکی دیکھا دیکھی جو کوئی جب کبھی ایسا جلسہ کریگا اُسکا گناہ بھی اسکو ہوگا بلکہ
اسکے مرنے کے بعد بھی جب تک اسکا ڈالا ہوا سلسلہ چلیگا اُسوقت تک برابر اسکے
نامۂ اعمال مین گناہ بڑھتا رہیگا پھر اس مجلس مین باجہ گاجہ بھی بیدھڑک بجایا جاتا ہی
جیسے طبلہ سارنگی وغیرہ یہ بھی ایک گناہ ہوا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی
کہ مجھکو میرے پروردگار نے ان باجون کے مٹانے کا حکم دیا ہی۔ خیال کرنے کی بات ہی کہ جسکے
مٹانے کیلیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائین اُسکے رونق دینے والے کے گناہ کا
کیا ٹھکانا۔ اور دُنیا کا نقصان اسمین عورتون کیلیے یہ ہی کہ بعض دفعہ اُنکے شوہر کی
یا دولہا کی طبیعت ناچنے والی پر آجاتی ہی اور اپنی بی بی سے دل ہٹ جاتا ہی یہ
ساری عمر روتی ہین پھر غضب یہ کہ اسکو ناموری اور آبرو کا سبب جانتی ہین اور اسکے نہونے
کو ذلت اور شادی کی بے رونقی جانتی ہین۔ اور گناہ پر فخر کرنا اور گناہ نکرنے کو بے عزتی

سمجھنا اس سے ایمان رخصت ہوجاتا ہی تو دیکھو یہ کتنا بڑا گناہ ہوا۔ بعضے لوگ کہتے ہین کہ لڑکی
والا نہین مانتا بہت مجبور کرتا ہی۔ انسے پوچھنا چاہیے کہ لڑکی والا اگر یہ زور ڈالے کہ تم پشواز
پہنکر خود ناچو تو کیا لڑکی لینے کے واسطے تم ناچوگی یا غصے مین درہم برہم ہوکر مرنے
مارنے کو تیار ہوجاؤگی اور لڑکی نہ ملنے کی کچھ پروا نہ کروگی۔ بس مسلمان کو فرض ہی کہ شریعت
نے جسکو حرام کیا ہی اُس سے اتنی ہی نفرت ہونی چاہیے جتنی اپنی طبیعت کے خلاف
کامون سے ہوتی ہی تو جیسے اِسمین شادی ہونے نہ ہونے کی کچھ پروا نہین ہوتی اسیطرح
خلاف شرع کامون مین صاف جواب دیدینا چاہیے کہ چاہے شادی کرو یا نکرو ہم ہرگز
ناچ نہونے دینگے اسیطرح اُسمین شریک بھی نہونا چاہیے نہ دیکھنا چاہیے اب رہگیا وہ ناچ
جو عورتون مین ہوتا ہی اسکو بھی ایسا ہی سمجھنا چاہیے خواہ اُسمین ڈھول وغیرہ کسی قسم کا باجا ہو
یا نہو ہر طرح ناجائز ہی۔ کتابون مین بندرون کے ناچ تماشے تک کو منع لکھا ہی تو آدمیون کا
نچانا کس طرح بُرا نہوگا پھر یہ کبھی گھر کے مردون کی بھی نظر پڑتی ہی اور اُس مین وہی
خرابیان ہوتی ہین جنکا ابھی بیان ہوا کبھی یہ ناچنے والی گاتی بھی ہی اور گھر سے باہر
مردون کے کان مین آواز پہونچتی ہی جب مردونکو عورت کا گانا سُننا گناہ ہی تو جو عورت
اِس گناہ کی باعث بنی وہ بھی گنہگار ہوگی بعضی عورتین اس ناچنے والی کے سر پر ٹوپی
رکھدیتی ہین اور مردونکی شکل یا وضع بنانا عورتونکو حرام ہی تو اس گناہ کی تجویز کرنے والی بھی
گنہگار ہوگی اور اگر باجہ بھی اسکے ساتھ ہو تو باجے کی بُرائی ابھی ہم لکھ چکے ہین۔ اسیطرح گانا۔
چونکہ اکثر گانیوالی جوان خوش آواز عشقی مضمون یاد رکھنے والی تلاش کیجاتی ہی اور اکثر اُسکی
آواز غیر مردون کے کان مین پہونچتی ہی اور اس گناہ کا سبب گھر کی عورتین ہوتی ہین اور
کبھی کبھی ایسے مضمونون کے شعرون سے بعضی عورتون کے دل بھی خراب ہوجاتے ہین پھر
رات رات بھر یہ شغل رہتا ہی بہت عورتون کی نمازین صبح کی غارت ہوجاتی ہین اسلیے یہ بھی
منع ہی۔ غرض یہ کہ ہر قسم کا ناچ اور راگ باجا جو آج کل ہوا کرتا ہے سب گناہ ہے۔

کتا پالنے اور تصویرون کے رکھنے کا بیان

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ نہین داخل ہوتے فرشتے (رحمت کے)
جس گھر مین کتا یا تصویر ہو اور فرمایا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے زیادہ عذاب
اللہ تعالی کے نزدیک تصویر بنانیوالے کو ہوگا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو
کوئی بجز ان تین غرضون کے کسی اور طرح کتا پالے یعنی مواشی کی حفاظت کھیت کی
حفاظت اور شکار کے سوائے اور کسی فائدے کے لیے کتا پالے اسکے ثواب مین سے
ہر روز ایک ایک قیراط گھٹتا رہیگا۔ اور دوسری حدیث مین ہی کہ اللہ میان کے یہان کا قیراط
احد پہاڑ کے برابر ہوتا ہی۔ ان حدیثون سے تصویر بنانا تصویر رکھنا کتا پالنا سب کا حرام
ہونا معلوم ہوتا ہی اسلیے ان باتون سے بہت بچنا چاہیے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعضی
لڑکیان یا عورتین جو تصویر دار گڑیان بناتی ہین یا ایسی گڑیان بازار سے منگاتی ہین یا اور
کھلونے مٹی کے یا مٹھائی کے بچونکے لیے منگا دیتی ہین یہ سب منع ہین اپنے بچونکو اس سے روکنا چاہیے۔
اور ایسے کھلونے توڑ دینا چاہیے۔ اور ایسی گڑیان جلا دینا چاہیئے۔ اسیطرح بعضے
لڑکے کتون کے بچے پالا کرتے ہین ماں باپ کو چاہیے کہ انکو روکین نہ مانین تو سختی کرین

آتشبازی کا بیان

شب برات مین یا شادی مین انار پٹاخے۔ یا اور آتشبازی چھوڑانے مین کئی گناہ ہین
اول مال فضول برباد جاتا ہے قرآن شریف مین مال کے فضول اڑانے والونکو شیطان کا
بھائی فرمایا ہی اور ایک آیت مین فرمایا ہی کہ مال فضول اڑانے والونکو اللہ تعالی نہین چاہتے
یعنی انسے بیزار رہین دوسرے ہاتھ پاؤن کے جلنے کا اندیشہ۔ یا مکان مین آگ لگ جانے
کا خوف۔ اور اپنی جان یا مال کو ایسے ہلاکت اور خطرے مین ڈالنا خود شرع مین برا ہی تیسرے

اکثر لکھے ہوے کاغذ آتشبازی کے کام مین لاتے ہین خود حروف بھی ادب کی چیز ہے اسطرح کے کامون مین اُنکولانا منع ہی بلکہ بعض بعض کاغذون پر قرآن کی آیتین یا حدیثین یا نبیون کے نام لکھے ہوتے ہین تبلاؤ توسہی اُنکے ساتھ بے ادبی کرنے کا کتنا بڑا وبال ہے - تم اپنے بچّون کو ان کامون کے واسطے کبھی پیسے مت دو -

شطرنج - تاش - گنجفہ - چوسر - کنکوّے وغیرہ کا بیان

حدیثون مین شطرنج کی بہت ممانعت آئی ہی - اور تاش گنجفہ چوسر وغیرہ بھی مثل شطرنج کے ہین اِسلیے سب منع ہین - اور پھر ان مین دل اسقدر لگتا ہی کہ انکا کھیلنے والا کسی اور کام کا نہین رہتا اور ایسے شخص کے دین اور دُنیا کے بہت سے کامون مین خلل پڑتا ہی تو جو کام ایسا ہو وہ بُرا کیون نہ ہوگا یہی حال کنکوّے کا سمجھو کہ یہی خرابیان اُسمین بھی ہین بلکہ بعضے لڑکے اسکے پیچھے چھتون سے گر کر مر گئے ہین - غرض تمکو خوب مضبوط رہنا چاہیے اور ہرگز اپنے بچّون کو ایسے کھیل مت کھیلنے دو نہ اُن کو پیسے دو

بچونکی بابری رکھانیکا یعنی بیچ مین سے سر کُھلوانیکا بیان

حدیث شریف مین آیا ہی کہ منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے اور قزع کے معنی عربی مین یہ ہین کہ کہین سے سر مُنڈائے اور کہین سے چھوڑ دے -

دوسرا باب اُن رسمونکے بیانمین جن کو لوگ جائز سمجھتے ہین

جتنی رسمین دنیا مین آنے کے وقت سے مرتے دم تک کیجاتی ہین اُسمین سے اکثر بلکہ تمام رسین اسی قسم سے ہین جو بڑے بڑے سمجھدار اور عقلمند لوگونمین طوفان عام کی طرح پھیل رہی ہین جنکی نسبت لوگونکا یہ خیال ہی کہ اسین گناہ کی کونسی بات ہی - مرد اور عورتین جمع ہوتی ہین

کچھ کھانا پلانا ہوتا ہی۔ کچھ دینا دلانا ہوتا ہی۔ کوئی ناچ نہین۔ رنگ نہین۔ راگ باجا
نہین پھر اِسمین شرع کے خلاف ہونے کی کیا بات ہی جس سے روکا جائے۔ اِس غلط
گمان کی وجہ صرف یہ ہوئی کہ عام دستور و رواج ہو جانے کی وجہ سے عقل پر پردے
پڑ گئے۔ اِسلیے ان رسمون کے اندر جو خرابیان اور باریک بُرائیان ہین وہان تک
عقل کو رسائی نہین ہوئی جیسے کوئی نادان بچّہ مٹھائی کا مزہ اور رنگ دیکھکر سمجھتا ہے
کہ یہ تو بڑی اچھی چیز ہی اور اُس نقصان اور خرابیون پر نظر نہین کرتا جو اُسکے کھانے سے
پیدا ہونگے جنکو مان باپ سمجھتے ہین اور اُسی کی وجہ سے اُسکو روکتے ہین اور وہ بچّہ اُن
خیر خواہون کو اپنا دشمن سمجھتا ہی۔ حالانکہ ان رسمون مین جو خرابیان ہین وہ ایسی زیادہ
باریک اور پوشیدہ بھی نہین بلکہ ہر شخص ان رسمون کی وجہ سے پریشان اور تنگ ہی
اور ہر شخص چاہتا ہی کہ اگر یہ رسمین نہ ہوتین تو بڑا اچھا ہوتا لیکن دستور پڑ جانے کی
وجہ سے سب خوشی خوشی کرتے ہین اور یہ کسی کی بھی ہمّت نہین ہوتی کہ سب کو ایکدم سے
چھوڑ دین بلکہ اور طرہ یہ کہ سمجھاؤ تو اُلٹے ناخوش ہوتے ہین۔ غرض کہ ہم ہر ہر رسم کی
خرابیان تمھین سمجھائے دیتے ہین تاکہ اِن خرافات کا گناہ ہونا سمجھ مین آجائے اور ہندوستان
کی بَلا دُور ہو کر کافور ہو جائے ہر مسلمان مرد و عورت کو لازم ہی کہ ان سب بیہودہ رسمون کے
مٹانے پر ہمّت باندھے اور دل و جان سے کوشش کرے کہ ایک رسم بھی باقی نہ رہے اور
جس طرح حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک مین بالکل سادگی سے سیدھے سادے
طور پر کام ہوا کرتے تھے اُسکے موافق اب پھر ہونے لگین۔ جو بیبیان اور جو مرد یہ کوشش
کرینگے اُنکو بڑا ثواب ملیگا۔ حدیث شریف مین آیا ہی کہ سُنّت کا طریقہ مٹ جانے کے بعد
جو کوئی زندہ کر دیتا ہی اُسکو سو شہیدون کا ثواب ملتا ہی۔ چونکہ ساری رسمین تمھاری ہی
متعلق ہین اِسلیے تم اگر ذرا بھی کوشش کروگی تو بڑی جلدی اثر ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

بچّہ پیدا ہونے کی رسمون کا بیان

۱- یہ ضروری سمجھا جاتا ہی کہ جہانتک ہوسکے پہلا بچہ باپ ہی کے گھر ہونا چاہیے جس سے بعض
وقت قریب ماننے مین بھیجنے کی پابندی مین یہ بھی تمیز نہین ہوتی کہ یہ سفر کے قابل ہی یا نہین
جس سے بعض اوقات کوئی بیماری ہوجاتی ہی حمل کو نقصان پہونچ جاتا ہی مزاج مین ایسا
تغیر اور نکان ہوجاتا ہی کہ اُسکو اور بچے کو مدت تک بھگتنا پڑتا ہی بلکہ تجربہ کار لوگ کہتے
ہین کہ اکثر بیماریان بچون کو زمانۂ حمل کی بے احتیاطیون سے ہوتی ہین غرضکہ دو جانون
کا نقصان اسمین پیش آتا ہی پھر یہ کہ ایک غیر ضروری بات کی اسقدر پابندی کہ کسی طرح
ٹلنے ہی نہ پائے اپنی طرف سے ایک نئی شریعت بنانا ہی خصوصاً جبکہ اُسکے ساتھ یہ بھی
عقیدہ ہو کہ اسکے خلاف کرنے سے کوئی نحوست ہوگی یا ہماری بدنامی ہوگی- نحوست کا
عقیدہ تو بالکل ہی شرک ہی کیونکہ نفع نقصان پہونچانے والا فقط اللہ ہی تو جب کسی چیز کو
منحوس سمجھا اور یہ جانا کہ اس سے نقصان ہوگا تو یہ شرک ہوگیا اسیواسطے حدیث شریف
مین آیا ہی کہ بدشگونی کوئی چیز نہین- اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ ٹونا ٹوٹکا شرک ہی- اور
بدنامی کا اندیشہ کرنا تکبر کی وجہ سے ہوتا ہی اور تکبر کا حرام ہونا صاف صاف قرآن مجید اور
حدیث شریف مین مذکور ہی- اور اکثر خرابیان اور پریشانیان اسی ننگ و ناموس ہی کی
بدولت گلے کا ہار ہوگئی ہین- ۲- بعض جگہ پیدا ہونے سے پہلے چھاج یعنی سوپ یا چھلنی
مین کچھ اناج اور سوا پیسہ مشکل کشا کے نام کا رکھا جاتا ہی یہ کھلا ہوا شرک ہی- اور بعضی جگہ
یہ دستور ہی کہ جب عورت پہلے پہل حاملہ ہوتی ہی کبھی پانچوین مہینے کبھی ساتوین مہینے
کبھی نوین مہینے گود بھری جاتی ہی یعنی سات قسم کے میوے ایک پوٹلی مین باندھکر حاملہ
عورت کی گود مین رکھتی ہین اور پنجیری اور گلگلے پکا کر بانٹا کرتی ہین اور جسکا پہلا بچہ ضائع
ہوجاتا ہی اُسکے لیے یہ رسم نہین ہوتی یہ بھی خواہ مخواہ کی پابندی اور شگون ہی جسکی برائی
جابجا پڑھ چکی ہو- اور بعضی جگہ زچہ کے پاس تلوار یا چھری حفاظت بلیات کے واسطے
رکھدیتی ہین یہ بھی محض ٹوٹکا اور شرک کی بات ہی- ۳- پیدا ہونیکے بعد گھر والون کے ساتھ

کُنبے کی عورتین بھی بطور نیوتے کے کچھ جمع کرکے دائی کو دیتی ہین اور ہاتھ مین نہین دیتین بلکہ ٹھیکرے مین ڈالتی ہین۔ بھلا یہ دینے کا کونسا معقول طریقہ ہی کہ ہاتھ کو چھوڑ کر ٹھیکرے مین ڈالا جائے۔ اور اگر ٹھیکرے مین نہ ڈالین ہاتھ ہی مین دین تب بھی غور کرنے کی بات ہے کہ ان دینے والیون کا مقصود اور نیّت کیا ہی جسوقت یہ رسم ایجاد ہوئی ہوگی اُسوقت کی تو خبر نہین کہ کیا مصلحت ہو شاید خوشی کی وجہ سے ہو کہ سب عزیزون کا دل خوش ہوا بطور انعام کے کچھ کچھ دیدیا مگر اب تو یقینی بات ہی کہ خوشی ہو نہو دل چاہے نہ چاہے دینا ہی پڑتا ہی۔ کُنبے کی بعض عورتین نہایت مفلس اور غریب ہوتی ہین اُنکو بھی بُلا دی سُبلاوا بھیجکر بُلایا جاتا ہی اگر نجائین تو تمام عمر شکایت رہے اور اگر جائین تو اٹھنی چونّی کا انتظام کرکے لیجائین نہین تو بیبیون مین سخت ذلّت اور شرمندگی ہو۔ غرض جاؤ اور جبر اً قہراً دیکر آؤ۔ یہ کیسا اندھیر ہے کہ گھر بُلا کر لُوٹا جاتا ہی۔ خوشی کی جگہ بعضونکو تو پُورا جبر گذرتا ہی خود ہی انصاف کرو کہ یہ کیسا ہی اور اسطرح مال کا خرچ کرنا اور لینے والی کو یا گھر والونکو اس لینے دینے کا سبب بننا کہان جائز ہی کیونکہ دینے والی کی نیّت تو محض اپنی بڑائی و نیکنامی ہی جسکی نسبت حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی شہرت کا کپڑا پہنے قیامت مین اللہ تعالیٰ اُسکو ذلّت کا لباس پہنائین گے یعنی جو کپڑا خاص شہرت اور ناموری کے لیے پہنا جائے اُسپر یہ عذاب ہوگا تو معلوم ہوا کہ شہرت و ناموری کے لیے کوئی کام کرنا جائز نہین یہان تو خاص یہی نیت ہوتی ہی کہ دیکھنے والے کہین گے کہ فلانی نے اتنا دیا ورنہ مطعون کرینگے نام رکھین گے کہ فلانی ایسی کنجوس ہی جس سے ایک ٹکا بھی نہ دیا گیا۔ خالی خُولی آکے ٹھونٹھ ایسی بیٹھ گئی ایسے آنے ہی کی کیا ضرورت تھی دینے والی کو تو یہ گناہ ہوئے اب لینے والی کو سُنیے حدیث شریف مین آیا ہی کسی مسلمان کا مال بدون اُسکی دلی خوشی کے حلال نہین۔ سو جب کسی نے جبراً کراہیت سے دیا تو لینے والی کو لینے کا گناہ ہوا۔ اگر دینے والی کھاتی پیتی اور مالدار ہی اور اُسپر جبر بھی نہین گذرا مگر غرض تو اُسکی بھی یہی شیخی

اور فخر کرنا ہی جسکی نسبت حدیث شریف مین آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن
لوگونکی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہی جو فخر کے لیے کھانا کھلائین۔ غرضکہ ایسے کا کھانا
کھانا یا اُسکی چیز لینا بھی منع ہی غرضکہ لینے والی بھی گناہ سے نہ بچی۔ اب گھر والونکو دیکھو۔
وہی لوگ بُلا بُلا کر ان گناہونکے سبب ہوئے تو وہ بھی گنہگار ہوئے غرضکہ اچھا نیوتہ ہوا کہ
سب کو گناہ مین نیوت دیا۔ اور اس نیوتے کی رسم مین جو اکثر تقریبون مین ادا کی جاتی ہے
ان خرابیون کے سوا ایک اور بھی خرابی ہی وہ یہ کہ جو کچھ نیوتہ آتا ہی سب اپنی ذمے قرض ہوجاتا ہی
اور قرض کو بلا ضرورت لینا منع ہی پھر قرض کا حکم یہ ہی کہ جب کبھی اپنے پاس ہوا ادا کردینا
ضروری ہی اور یہان یہ انتظار کرنا پڑتا ہی کہ اُسکے یہان بھی جب کبھی کوئی کام ہو تب
ادا کیا جائے اور اگر کوئی شخص نیوتے کا بدلہ ایک ہی آدھ دن کے بعد دینے لگے تو ہر گز
کوئی قبول نکرے یہ دوسرا گناہ ہوا۔ اور قرض کا حکم یہ ہی کہ گنجایش ہو تو ادا کردو نہ پاس ہو نہ دو
جب ہوگا دیدیا جائے گا یہان یہ حال ہی کہ پاس ہو یا نہ ہو قرض وام لیکر گروی رکھکر ہزار
فکر کرکے لاؤ اور ضرور دو بس تینون حکمون مین شریعت کی مخالفت ہوئی اسلیے نیوتے کی
رسم جسکا آجکل دستور ہے جائز نہین ہے۔ نہ کسی کا کچھ لو اور نہ دو دیکھو تو کہ اسمین خدا اور رسول
کی خوشنودی کے سوا راحت و آرام کتنی بڑی ہی۔ اسیطرح بچے کے کان مین اذان دینے
کے وقت گڑ یا بتاشے کی تقسیم کا پابند ہو جانا بالکل شرع کی حد سے نکلنا ہی۔ ۴۔ پھر نائن
گود مین کچھ اناج ڈالکر سارے کنبے مین بچے کا سلام کہنے جاتی ہی اور وہان سب عورتین
اُسکو اناج دیتی ہین اسمین بھی وہی خیالات اور نیتین ہین جو ابھی اوپر بیان ہوئین اسلیے
اسکو بھی چھوڑنا چاہیے۔ ۵۔ گھر کے کمینون کو حق دیا جاتا ہی جنکو چھتیس تھا نیہ کہتے
ہین انمین بعض لوگ خدمت گزار ہین انکو تو حق سمجھ کر یا انعام سمجھ کر دیا جائے تو کچھ
مضائقہ نہین بلکہ بہتر ہے مگر یہ ضرور ہے کہ اپنی مقدور کا لحاظ رکھے یہ نہ کرے کہ خواہی نخواہی
قرض لے۔ چاہے سودی ملے مگر قرض ضرور لیوے۔ اپنی زمین باغ کو بیچنا پڑے یا کچھ گروی رکھے

اگر ایسا کریگی تو نام و نمود کی نیّت ہونے یا بلا ضرورت قرض لینے اور سُود دینے کی وجہ سے
جو کہ گناہ مین سُود لینے کے برابر ہی یا تکبر اور فخر کی نیت ہونے کی وجہ سے ضرور گنہگار ہوگی۔
خیر یہ تو خدمتگزار دن کے انعام مین گفتگو تھی۔ بعضے وہ کمین ہین جو کسی مصرف کے
نہین نہ وہ کوئی خدمت کرین نہ کسی کام آئین نہ اُنسے کوئی ضرورت پڑی مگر قرضخواہون سے
بڑھکر تقاضا کرنے کو موجود اور خواہی نخواہی اُنکا دینا ضرور۔ اسمین بھی جو جو خرابیان
اور جو جو گناہ دینے لینے والون کے حق مین ہین اُنکا بیان اوپر آچکا ہی دوبارہ لکھنے
کی ضرورت نہین۔ پھر جب اُنکا کوئی حق نہین تو اُنکو دینا محض احسان اور انعام ہی اور
احسان مین ایسی زبردستی کرنا حرام ہی کہ جی چاہے نچاہے بدنامی کے خیال سے دینا ہی پڑے
اور اس رسم کو جاری رکھنے مین اُس حرام بات کی قوّت ہوتی ہی اور حرام بات کو قوّت
دینا اور رواج دینا بھی حرام ہی اسکو بھی بالکل روکنا چاہیے۔ ۶۔ پھر دھیانیون کو دودھ
دُھلائی کے نام سے کچھ دیا جاتا ہی اسمین بھی وہی ضروری سمجھنا اور جبراً قہراً دینا اگر خوشی
سے دیا تو ناموری اور شہرت کے لیے دینا یہ سب خرابیان موجود ہین۔ اور چونکہ یہ رسم
ہندوون کی ہی اسلیے اسمین جو کافرونکی مشابہت ہی وہ جُدا۔ اسلیے یہ بھی جائز نہین
غرضکہ تم یہ عام قاعدہ سمجھ لو کہ جو رسم اتنی ضروری ہو جائے کہ خواہی نخواہی جبراً قہراً کرنا
پڑے اور نہ دینے مین ننگ و ناموس کا خیال ہو یا محض اپنی بڑائی اور فخر کی راہ سے
کیجائے وہ بات حرام ہی اتنی بات سمجھ لینے سے بہت سی باتین تمکو خود بخود معلوم ہو جائینگی۔
۷۔ اچھوانی پھر گوند پنجیری ساری کُنبے اور برادری مین تقسیم ہوتی ہی اسمین بھی وہی نام
و نمود وغیرہ خراب نیّت اور نماز روزے سے بڑھکر ضروری سمجھنے کی عِلّت موجود ہی۔ اور
پنجیری مین تو اناج کی ایسی بیقدری ہوتی ہی کہ الٰہی توبہ۔ تقریب والے کی تو اچھی خاصی
لاگت لگ جاتی ہی اور وہ کسی کے مُنہ تک بھی نہین جاتی پھر بھلا اناج کی ایسی بیقدری
کہان جائز ہے۔ ۸۔ پھر نائی خط لیکر بہو کے میکے یا سُسرال مین خبر کرنے جاتا ہی اور وہان

اُسکو انعام دیا جاتا ہے۔ خیال کرنے کی بات ہے کہ جو کام ایک پیسہ کے پوست کاڑھ سے نکل سکے اُسکے لیے خاص ایک آدمی کا جانا کونسی عقل کی بات ہے پھر وہان کھانے کو میسّر ہو یا نہو نائی صاحب کا قرض جو نعوذ باللہ خدا کے قرض سے بڑھ کر سمجھا جاتا ہے ادا کرنا ضرور۔ اور وہی ناموری کی نیّت جبراً قہراً دینے وغیرہ کی خرابیان یہان بھی اسلیے یہ بھی جائز نہین۔ ۹۔ سَوا مہینے کا چلّہ نہانے کے وقت پھر سب عورتین جمع ہوتی ہین اور کھانا وہین کھاتی ہین اور رات کو کنبے یا برادری مین دودھ چانول تقسیم ہوتے ہین بھلا صاحب یہ زبردستی کھانے کی ہیچ لگانے کی کیا وجہ۔ دو قدم پر تو گھر مگر کھانا یہان کھاتی ہین یہان وہی مثل ہے مان نہ مان مین تیرا مہمان۔ انکی طرف سے تو یہ زبردستی اور گھر والونکی نیّت وہی ناموری اور طعن و تشنیع سے بچنے کی یہ دونون وجہین اسکے منع ہونیکے لیے کافی ہین اسیطرح دُودھ چانول کی تقسیم یہ بھی محض لغو ہے ایک بچّے کے ساتھ تمام بڑے بوڑھونکو بھی دودھ پیتا بنانا کیا ضرور ہے پھر اسمین بھی نماز روزہ سے زیادہ پابندی اور ناموری اور نہ کرنے سے ننگ و ناموس کا زہر ملا ہوا ہے اسلیے یہ بھی درست نہین۔ ۱۰۔ اس سَوا مہینے تک زچہ کو ہرگز نماز کی توفیق نہین ہوتی بڑی بڑی پابند نماز بھی بے پروائی کر جاتی ہین حالانکہ شرع سے یہ حکم ہے کہ جب خون بند ہو جائے فوراً غسل کرے اگر غسل نقصان کرے تو تیمم کر کے نماز پڑھنا شروع کرے بغیر عذر کے ایک وقت کی بھی فرض نماز چھوڑنا سخت گناہ ہے حدیث شریف مین ہے کہ جس کسی نے جان بُوجھ کر فرض نماز چھوڑ دی وہ ایمان سے نکل گیا۔ اور حدیث شریف مین ہے کہ ایسا شخص فرعون۔ ہامان۔ قارون کے ساتھ دوزخ مین ہوگا۔ ۱۱۔ پھر باپ کے گھر سے سُسرال آنے کے لیے چھوچھک تیار ہوتی ہے جسمین حسب مقدور سب سُسرال والون کے جوڑے اور برادری کے لیے پنجیری اور لڑکی کے لیے زیور برتن جوڑے وغیرہ ہوتے ہین۔ جب بہو چھوچھک لیکر سُسرال مین آئی وہان سب عورتین چھوچھک دیکھنے آتی ہین اور ایک وقت کھانا کھا کر چلی جاتی ہین ان سب باتون مین جو اتنی پابندی ہے

کہ فرض واجب سے بڑھکر سمجھی جاتی ہو اور وہی نام و نمود و ناموری کی نیت جو کچھ ہی سب ظاہر ہی بھلا اسمین تکبر اور فخر وغیرہ اتنی خرابیان ہون وہ کیسے جائز ہو گی۔ اسیطرح بعضی جگہ دستور ہو کہ بچے کے ننھیال سے کچھ کھچڑی۔ مرغی۔ اور بکری۔ اور کپڑے وغیرہ چھٹی کے نام سے آتے ہین اسمین بھی وہی ناموری اور خواہ مخواہ کی پابندی اور کچھ شگون بھی ہو اسلیے یہ بھی منع ہو۔ ۱۲- زچہ کے کپڑے بچھونا جوتیان وغیرہ سب دائی کا حق سمجھا جاتا ہو بعض وقت اس پابندی کی وجہ سے تکلیف بھی اٹھاتی پڑتی ہو کہ وہی پرانی جوتی گھسیٹتی سٹر سٹر کرتی رہو اچھا آرام کا بچھونا کیسے بچھے کہ چار دن مین چھن جائے گا اسمین بھی وہی خرابیان جو بیان ہوئین موجود ہین۔ ۱۳- زچہ کو بالکل نجس اور چھوت سمجھنا اُس سے الگ بیٹھنا اُسکا جھوٹا کھا لینا تو کیا معنی جس برتن کو چھو لیوے اسمین بے دھوئے مانجے پانی نہ پینا غرضکہ بالکل بھنگن کیطرح سمجھنا یہ بھی محض لغو اور بیہودہ ہی۔ ۱۴- یہ بھی ایک دستور ہو کہ پاک ہونے تک یا کم از کم چھٹی نہانے تک زچہ کے شوہر کو اُسکے پاس نہین آنے دیتین بلکہ اسکو عیب اور نہایت بُرا سمجھتی ہین اس پابندی کی وجہ سے بعض وقت بہت دقت اور حرج ہوتا ہی کہ کیسی ہی ضرورت ہو مگر کیا مجال جو وہان تک رسائی ہو جائے یہ کونسی عقل کی بات ہی کبھی کوئی ضروری بات کہین کی ہوئی اور کسی اور سے کہنے کے قابل نہوئی یا کچھ کام نہ سہی تب بھی شاید اُسکا دل اپنے بچے کو دیکھنے کو لیے چاہتا ہو سارا جہان تو دیکھے مگر وہ نہ دیکھنے پائے۔ یہ کیا لغو حرکت ہی اچھے صاحبزادے تشریف لائے کہ میان بی بی مین جدائی پڑگئی اس بے عقلی کی بھی کوئی حد ہے۔ ۱۵- بعضی جگہ بچے کو چھاج یعنی سوپ مین بٹھاتی ہین یا زندگی کے لیے کسی ٹوکری مین رکھکر گھسیٹتی ہین یہ تو بالکل شگون نا جائز ہی ہی۔ ۱۶- بعضی جگہ چھٹی کے دن تارے دکھائے جاتے ہین یعنی زچہ کو نہلا دھلا کر عمدہ قیمتی لباس پہنا کر آنکھین بند کر کے رات کو صحن مکان مین لاتی ہین اور کسی تخت پر کھڑا کر کے آنکھین کھول دیتی ہین کہ اوّل نگاہ آسمان کے

ستاروں پر پڑے کسی اور کو نہ دیکھے یہ بھی محض خرافات اور بیہودہ رسمیں ہیں بھلا خواہ مخواہ
اچھے خاصے آدمی کو اندھا بنا دینا کیسی بے عقلی ہے اور شگون لینے کا جو گناہ ہے وہ الگ ۔ ۱۴ ۔ بعضی
جگہ تارے گنوانے کے بعد زچہ کو مع سات سہاگنوں کے تھال کھلایا جاتا ہے جسمیں ہر قسم کا
کھانا ہوتا ہے تاکہ کوئی کھانا بچے کو نقصان نہ کرے یہ بھی منع ہے ۔ ۱۵ ۔ چھٹی کے دن لڑکی والے
زچہ کے شوہر کا ایک جوڑا کپڑا دیتے ہیں اسمیں بھی اُسقدر پابندی کر لینا جسکا منع ہونا اوپر
بیان ہو چکا ہے بُرا ہے ۔ ۱۶ ۔ زچہ کو تین مرتبہ نہلانے کو ضروری جانتی ہیں چھٹی کے دن
اور چھوٹا چلّہ اور بڑا چلّہ ۔ شریعت سے تو صرف یہ حکم تھا کہ جب خون بند ہو جائے تو نہالیوے
چاہے پورے چالیس دن پر خون بند ہو چاہے دو ہی چار دن میں بند ہو جاوے ۔ اور یہاں
یہ تین غسل واجب سمجھے جاتے ہیں یہ شریعت کا پورا مقابلہ ہوا یا نہیں بعضے لوگ یہ عذر کرتے
ہیں کہ بغیر نہائے ہوئے طبیعت گھن کیا کرتی ہے اسلیے زچہ کو نہلا دیتی ہیں کہ طبیعت صاف
ہو جائے اور میل کچیل صاف ہو جائے ۔ اسکا جواب یہ ہے کہ یہ عذر بالکل غلط ہے اگر صرف
یہی وجہ ہے تو زچہ کا جب دل چاہے نہالیوے یہ وقتوں کی پابندی کیسی کہ پانچویں ہی دن ہو
اور پھر دسویں یا پندرھویں ہی دن ہو اسکے کیا معنی اب تو محض رسم ہی رسم ہے کوئی
بھی وجہ نہیں بلکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ جب اُسکا دل چاہتا ہے اُسوقت نہیں نہلاتیں یا نہلانے
سے کبھی زچہ اور بچہ دونوں کو نقصان پہونچ جاتا ہے اور سب سے بڑھکر طرّہ یہ ہے کہ جب
نفاس بند ہوتا ہے اُسوقت ہرگز نہیں نہلاتیں جبتک نہلانے کا وقت نہو ۔ خود بتلاؤ
یہ صریح گناہ ہے یا نہیں ۔ لڑکا پیدا ہونے کے وقت یہ باتیں سُنّت ہیں کہ اُسکو نہلا
دُھلا کر داہنے کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہدی جائے اور کسی دیندار بزرگ سے
تھوڑا چھوارہ چبوا کر اُسکے تالو میں لگا دیا جائے اسکے سوا باقی سب رسمیں اور اذان دینے
والے کی مٹھائی وغیرہ پابندی کے ساتھ یہ سب فضول خلاف عقل اور منع ہیں ۔

عقیقے کی رسموں کا بیان

اُس روز لڑکے کے لیے دو بکری اور لڑکی کے لیے ایک ذبح کرنا اور اُسکا گوشت کچّا یا پکا کر تقسیم کر دینا اور بالون کے برابر چاندی وزن کر کے خیرات کر دینا اور سر مونڈنے کے بعد زعفران سر مین لگا دینا بس یہ باتین تو ثواب کی ہین۔ باقی جو فضولیات اسمین نکالی گئی ہین وہ دیکھنے کے قابل ہین۔ ۱۔ برادری اور کنبے کے لوگ جمع ہوکر سر مونڈنے کے بعد کٹوری مین اور بعض سوپ مین جسکے اندر کچھ اناج بھی رکھا جاتا ہی کچھ نقد ڈالتے ہین جو نائی کا حق سمجھا جاتا ہی اور یہ اُس گھر والے کے ذمّے قرض سمجھا جاتا ہی کہ اُن دینے والون کے یہان کوئی کام پڑے تب ادا کیا جائے اسکی خرابیان تم اوپر سمجھ چکی ہو۔ ۲۔ دھیانیان یعنی بہن وغیرہ۔ یہان بھی وہی اپنا حق جو سچ پوچھو تو ناحق ہی لیتی ہین جسمین کافرونکی مشابہت کے سوا اور کئی خرابیان ہین۔ مثلاً دینے والے کی نیت خراب ہونا کیونکہ یہ یقینی بات ہی کہ بعض وقت گنجایش نہین ہوتی اور دینا گران گذرتا ہی مگر صرف اسوجہ سے کہ نہ دینے مین شرمندگی ہوگی لوگ مطعون کرینگے مجبور ہوکر دینا پڑتا ہی اسی کو ریا و نمود کہتے ہین اور شہرت ونمود کے لیے مال خرچ کرنا حرام ہی اور خود اپنے دل مین سوچو کہ اتنا مجبور ہو جانا جس سے تکلیف پہونچے کونسی عقل کی بات ہی اسیطرح لینے والے کی یہ خرابی کہ یہ دینا فقط انعام و احسان ہی اور احسان مین زبردستی کرنا حرام ہی اور یہ بھی زبردستی ہی کہ اگر نہ دے تو مطعون و بدنام ہو خاندان بھر مین نکّو بنے اور اگر کوئی خوشی سے دے تب بھی شہرت اور ناموری کی نیّت ہونا یقینی ہی جسکی ممانعت قرآن و حدیث مین صاف صاف موجود ہے۔ ۳۔ پنجیری کی تقسیم کا فضیحتا یہان بھی ہوتا ہی جسکا خلاف عقل ہونا اوپر بیان ہو چکا اور شہرت ونام بھی مقصود ہوتا ہی جو حرام ہے۔ ۴۔ ان رسمونکی پابندی کی مصیبت مین کبھی گنجایش نہونے کی وجہ سے عقیقہ موقوف رکھنا پڑتا ہی اور سنت کے خلاف کیا جاتا ہی بلکہ بعضی جگہ تو کبھی کئی برس دن کے بعد ہوتا ہی۔ ۵۔ ایک یہ بھی رسم ہی کہ جسوقت بچّے کے سر پر استرہ رکھا جائے فوراً اُسیوقت بکرا ذبح ہو یہ بھی محض لغو ہی شرع سے چاہے سر مونڈنے کے

کچھ دیر بعد ذبح کرے یا ذبح کرکے سر مونڈائے سب درست ہے غرضکہ اُسدن یہ دونون
کام ہوجانے چاہیئن۔ ۶۔ سر نائی کو اور ران دائی کو دینا ضروری سمجھنا بھی لغو ہی
چاہے دو یا نہ دو دونون اختیار ہین پھر اپنی من گھڑت جدی شریعت بنانے سے
کیا فائدہ ران نہ دو اُسکی جگہ گوشت دیدو تو اسمین کیا نقصان ہی۔ ۷۔ بعض جگہ یہ بھی
دستور ہی کہ عقیقے کی ہڈیان توڑنے کو بُرا جانتے ہین دفن کردینے کو ضروری جانتے ہین
یہ بھی محض بے اصل بات ہی۔ یہی خرابیان اُس رسم مین ہین جو دانت نکلنے کے وقت
ہوتی ہی کہ گنبے مین گھونگنیان تقسیم ہوتی ہین اور انکا ناغہ ہونا فرض و واجب کے ناغہ سے
بڑھکر بُرا اور عیب سمجھا جاتا ہی۔ اسیطرح کھیر چٹائی کی رسم کہ چھٹے مہینے بچے کو کھیر چٹاتی ہین
اور اُس روز سے غذا شروع ہوتی ہی یہ بھی خواہ مخواہ کی پابندی ہی جسکی بُرائی معلوم کر چکی ہو
اسیطرح وہ رسم جسکا دودھ چھوڑانے کے وقت رواج ہی مبارکباد کے لیے عورتوں کا جمع ہونا
اور خواہی نخواہی اُنکی دعوت ضروری ہونا کھجورون کا برادری مین تقسیم ہونا غرض ان
سب کا ایک ہی حکم ہی اور بعض جگہ کھجورون کے ساتھ ایک اور طرہ ہی کہ ایک کورے
گھڑے مین پانی بھر کر اسپر بعدد طاق کھجورین رکھکر لڑکے کے ہاتھ سے اُٹھواتی ہین اور
سمجھتی ہین کہ لڑکا جتنی کھجورین اُٹھائے گا اُتنے دن ضد کریگا اسمین بھی شگون اور علم غیب کا
دعوی ہی جسکا گناہ ہونا ظاہر ہے اسیطرح سالگرہ کی رسم مین پیدایش کی تاریخ پر ہر سال
جمع ہوکر کھانا پکانا اور ناڑے مین ایک چھلہ باندھنا خواہ مخواہ کی پابندی ہی اسیطرح
سیل کا کونڈا یعنی جب لڑکے کے سبزہ آغاز ہوتا ہی تب مونچھون مین روپے سے صندل
لگایا جاتا ہی اور سوئیان پکاتی ہین تاکہ سوئیون کی طرح لمبے لمبے بال ہوجائین یہ سب
شگون ہے جس کی بُرائی جان چکی ہو

ختنہ کی رسمون کا بیان

اسمین بھی خرافات رسمین لوگون نے نکال لی ہین جو بالکل خلاف عقل اور لغو ہین۔ ۱۔ لوگونکو آدمی اور خط بھیجکر بلانا اور جمع کرنا یہ سُنّت کے بالکل خلاف ہے۔ ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کو کسی نے ختنہ مین بلایا آپ نے تشریف لیجانے سے انکار کردیا لوگون نے وجہ پوچھی تو جواب دیا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ہم لوگ نہ تو ختنہ مین کبھی جاتے تھے نہ اُسکے لیے بلائے جاتے تھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس چیز کا مشہور کرنا ضروری ہو اُسکے لیے لوگونکو جمع کرنا بلانا سُنّت کے خلاف ہے اسمین بہت سی رسمین آگئین جنکے لیے بڑے لمبے چوڑے اہتمام ہوتے ہین۔ ۲۔ بعض جگہ ان رسمون کی بدولت ختنہ مین اتنی دیر ہوجاتی ہے کہ لڑکا سیانا ہوجاتا ہے جسمین اتنی دیر ہوجانے کے سوا یہ بھی خرابی ہوتی ہے کہ سب لوگ اُسکا بدن دیکھتے ہین حالانکہ بجز ختنہ کرنے والے کے اورون کو اُسکا بدن دیکھنا حرام ہے اور یہ گناہ اِس بلانے ہی کے بدولت ہوا۔ ۳۔ کٹورے مین نیوتہ پڑنے کا یہان بھی وہی فضیحتا ہے جسکی خرابیان مذکور ہوچکین۔ ۴۔ بچے کے ننہال سے کچھ نقد اور کپڑے لائے جاتے ہین جسکو عرف مین بھات کہتے ہین جسکی اصلی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کے ہندو باپ کے مرجانے پر اُسکے مال مین سے لڑکیونکو کچھ حصّہ نہین دیتے تھے۔ جاہل مسلمانون نے بھی اُنکی دیکھا دیکھی یہی وتیرہ اختیار کیا۔ اور اچھا اُنکی دیکھا دیکھی نہ سہی ہمنے مانا کہ یہ رسم خود ہی نکالی تب بھی ہے تو بری ہی جس حقدار کا حق اللہ و رسول نے مقرر فرمایا ہے اُسکو نہ دینا خود دبا بیٹھنا کہان درست ہے۔ غرضکہ جب لڑکی کو میراث سے محروم رکھا تو اُسکی تسلّی کے لیے یہ تجویز کیا کہ مختلف موقعون اور تقریبون مین اُسکو کچھ دیدیا جائے اسطرح دیکر اپنی من سمجھوتی کرلی کہ ہمارے ذمّے اب اسکا کچھ حق نہین رہا۔ غرضکہ اِس رسم نکالنے کی وجہ یا تو کافرونکی پیروی ہے یا ظلم اور یہ دونون حرام ہین دو خرابیان تو یہ ہوئین۔ تیسری خرابی وہی بیجا پابندی کہ ننہال والون کے پاس چاہے ہو چاہے نہو ہزار جتن کر سُودی قرض لو کوئی چیز گرو رکھو جسمین آجکل یا تو نقد

سُود دینا پڑتا ہی یا نقد سُود تو نہین دینا پڑا لیکن جو جائداد رہن رکھی ہی اُسکی پیدا اوار
وہی لیوے گا جسکے پاس رہن رکھی یہ بھی سُود ہی اور سُود کا دینا لینا دونون حرام ہین۔
غرض کچھ ہو مگر یہان سامان ضرور ہو خواہ بہی بتلاؤ جب ایک غیر ضروری بلکہ گناہ کا اِس
زور و شور سے اہتمام ہو کہ فرض و واجب کا بھی اِتنا اہتمام نہین ہوتا تو شریعت سے باہر قدم رکھنا
ہوا یا نہین۔ چوتھی خرابی وہی شہرت اور بڑائی ناموری فخر جسکا حرام ہونا اوپر بیان ہو چکا
بعضے کہتے ہین اپنے عزیزون سے سلوک کرنا تو عبادت اور ثواب ہی پھر اِسمین گناہ کیون ہی۔
جواب یہ ہی کہ اگر سلوک اور احسان منظور ہوتا تو بغیر پابندی کے جب اپنے مین وسعت ہوتی
اور اُنکو حاجت ہوتی دیدیا کرتے یہان تو عزیزون پر فاقے گذر جائین خبر بھی نہین لیتے
رسمین کرتے وقت نام و نمود کے لیے سلوک و احسان نام رکھ لیا۔ ۵ بعض شہرونمین
یہ آفت ہی کہ ختنہ مین یا غسل صحت کے روز خوب راگ باجا ناچ رنگ ہوتا ہی کہین ڈومنیان
گاتی ہین جسکا ناجائز ہونا اوپر لکھا گیا اور اُسکی خرابیان اور بُرائیان اللہ نے چاہا تو
آگے بیان کیجائین گی غرض اِن سارے خرافات اور گناہونکو موقوف کرنا چاہیے جب
بچے مین برداشت کی قوت دیکھین چپکے سے نائی کو بُلا کر ختنہ کرا دین جب اچھا ہو جائے
غسل کرا دین۔ اگر گنجایش ہو اور پابندی بھی نکرے اور شہرت و نمود اور طعن و بدنامی کا
بھی خیال نہو تو دو چار یار دوست یا دو چار غریبونکو جو میسر ہو کھلا دے انشاء اللہ خیر صلاح
لیکن بار بار ایسا بھی نکرے ورنہ پھر وہی رسم پڑ جائے گی۔

مکتب یعنی بسم اللہ کی رسمون کا بیان

اُن رسمونمین سے ایک بسم اللہ کی رسم ہی جو بڑے اہتمام اور پابندی کے ساتھ لوگونمین
جاری ہی اِسمین یہ خرابیان ہین۔ ۱۔ چار مہینے چار برس چار دن کا ہونا اپنی طرف سے مقرر
کر لیا ہی جو محض بے اصل اور لغو ہی پھر اِسکی اتنی پابندی کہ چاہے جو کچھ ہو اسکے خلاف

نہونے پائے اور اَن پڑھ لوگ تو اسکو شریعت ہی کی بات سمجھتے ہین جسکی وجہ سے عقیدہ مین خرابی اور شریعت کے حکم مین ایک بکھیڑ لگانا لازم آتا ہی۔ ۲۔ دوسری خرابی مٹھائی بانٹنے کی بیجا پابندی کہ جہان سے بنے جبراً قہراً ضرور کرو نکرو تو بدنام ہو نگو بٹو جسکا بیان اوپر ہو چکا ہی پھر شہرت اور نمود اور لوگون کے دکھانے اور واہ واہ سننے کے لیے کرنا یہ الگ رہا۔ ۳۔ بعضے مقدور والے چاندی کے قلم دوات سے چاندی کی تختی پر لکھا کر بچے کو اسمین پڑھواتے ہین چاندی کی چیز ونکو برتنا اور کام مین لانا حرام ہی اسلیے اسمین لکھوانا بھی حرام ہوا اور اسمین پڑھوانا بھی۔ ۴۔ بعض لوگ بچے کو اسوقت خلاف شرع لباس پہناتے ہین ریشمی یا زری یا کُسم و زعفران کا رنگا ہوا یہ بھی گناہ ہی۔ ۵۔ کمینون اور دھیانیون کا اسمین بھی فرض سے بڑھکر حق سمجھا جاتا ہی جسکی بُرائی اوپر بیان ہو چکی یہ بھی موقوف کرنے کے قابل ہی جب لڑکا بولنے لگے اسکو کلمہ سکھاؤ پھر کسی دیندار متبرک بزرگ کی خدمت مین لیجا کر بسم اللہ کہلا دو اور اس نعمت کے شکریے مین اگر دل چاہے بلا پابندی کے جو توفیق ہو چھپا کر خدا کی راہ مین کچھ خیر خیرات کر دو لوگونکو دکھلا کر ہرگز مت دو باقی اور سب پکھنڈ ہین۔ اکثر دیکھا جاتا ہی کہ جب بچے کی زبان کھلنے لگتی ہی تو گھر والے ابا اماں بابا وغیرہ کہلاتے ہین اسکی جگہ اللہ اللہ سکھلاؤ تو کیسا اچھا ہو اور اسی کے قریب قریب قرآن ختم ہونے کے بعد رسمین ہوتی ہین اور انمین بھی بہت سی غیر ضروری باتون کی بہت پابندی کیجاتی ہی اور بہت سی باتین ناموری کے لیے کیجاتی ہین جیسے مہمانون کا جمع کرنا کسی کسی کو جوڑے دینا انکی برائیان اوپر معلوم ہو چکی ہین۔

تقریبوں مین عورتون کے جانے اور جمع ہونے کا بیان

برادری کی عورتین کئی تقریبونمین جمع ہوتی ہین جنمین سے کچھ تو اوپر بیان ہو چکین اور کچھ باقی ہین جنکا بیان آگے آتا ہی یہ سب ناجائز ہی تقریبون کے علاوہ یون بھی جب کبھی جی چاہا

کہ فلانی کو بہت دن ہوئے نہین دیکھا بس جھٹ ڈولی منگائی اور روانہ ہوگئین یا کوئی
بیمار ہوا اُسکو دیکھنے گئین کہین کوئی خوشی ہوئی وہان مبارکباد دینے جا پہونچین بعض ایسی
آزاد ہوتی ہین کہ بے ڈولی منگائے بھی رات کو چلدیتی ہین بس رات ہوئی اور سیر کی سوجھی
یہ تو اور بھی بُرا ہی اور اگر چاندنی رات ہوئی تو اور بھی بیحیائی ہی غرضکہ عورتو نکو اپنے گھر سے
نکلنا اور کہین آنا جانا بوجہ بہت سی خرابیون کے کسی طرح درست نہین بس اتنی اجازت ہی
کہ کبھی کبھی اپنے مان باپ کو دیکھنے چلی جایا کرین اسیطرح مان باپ کے سوا اور اپنے محرم
رشتہ دارون کو دیکھنے جانا بھی درست ہے مگر سال بھر مین فقط ایک آدھ دفعہ بس اسکے سوا اور
کہین بے احتیاطی سے جانا جسطرح دستور ہی جائز نہین نہ رشتے دار کے یہان نہ کسی اور کے
یہان نہ بیاہ شادی مین نہ غمی مین نہ بیمار پرسی مین نہ مبارکباد دینے کو نہ بری برات کے
موقع پر بلکہ بیاہ برات وغیرہ مین جب کسی تقریب کی وجہ سے محفل اور مجمع ہو تو اپنے محرم
رشتہ دار کے گھر جانا بھی درست نہین اگر شوہر کی اجازت سے گئی تو وہ بھی گنہگار ہوا اور یہ بھی
گنہگار ہوئی افسوس کہ اس حکم پر ہندوستان بھر مین کہین عمل نہین بلکہ اسکو تو ناجائز ہی
نہین سمجھتے بالکل جائز خیال کر رکھا ہی حالانکہ اسی کی بدولت یہ ساری خرابیان ہین غرضکہ
اب معلوم ہوجانے کے بعد بالکل چھوڑ دینا چاہیے اور توبہ کرنا چاہیے یہ تو شریعت کا حکم تھا
اب اسکی بُرائیان اور خرابیان سنو۔ جب برادری مین خبر مشہور ہوئی کہ فلان گھر فلانی
تقریب ہے تو ہر بی بی کو نئے اور قیمتی جوڑے کی فکر ہوتی ہی کبھی خاوند سے فرمایش ہوتی ہی
کبھی خود بزاز کو دروازے پر بلاکر اُس سے اُدھار لیا جاتا ہی یا سودی قرض لیکر خریدا جاتا ہے۔
شوہر کو اگر وسعت نہین ہوتی تب بھی اُسکا عذر قبول نہین ہوتا ظاہر ہی کہ یہ جوڑا محض فخر اور
دکھانے کے لیے بنتا ہی جسکے لیے حدیث مین آیا ہی کہ ایسے شخص کو قیامت کے دن ذلت کا لباس
پہنایا جائے گا ایک گناہ تو یہ ہوا پھر اِس غرض سے مال کا خرچ کرنا فضول خرچی ہی جسکی بُرائی
پہلے باب مین آچکی ہی یہ دوسرا گناہ ہوا۔ خاوند سے اُسکی وسعت سے زائد بلاضرورت فرمایش کرنا

اُسکو ایذا پہونچانا ہی یہ تیسرا گناہ ہوا۔ بزاز کو بُلا کر بلا ضرورت اُس نا محرم سے باتین کرنا بلکہ اکثر تھان نپنے دینے کے واسطے آدھا آدھا ہاتھ جسمین چوڑی منہدی سب ہی کچھ ہوتا ہی باہر نکالدینا کسقدر غیرت اور عفت کے خلاف ہی یہ چوتھا گناہ ہوا۔ پھر اگر سُودی لیا تو سُود دینا پڑا یہ پانچوان گناہ ہوا اگر خاوند کی نیت اِن بیجا فرمایشون سے بگڑ گئی اور حرام آمدنی پر اُسکی نظر پہونچی کسی کی حق تلفی کی۔ رشوت لی اور یہ فرمایشین پُوری کردین اور اکثر یہی ہوتا بھی ہی کہ حلال آمدنی سے یہ فرمایشین پُوری نہین ہوتین تو یہ گناہ اس بی بی کی وجہ سے ہوا اور گناہ کا سبب بننا بھی گناہ ہی یہ چھٹا گناہ ہوا۔ اکثر جوڑے کے لیے گوٹا ٹھپہ مصالحہ بھی لیا جاتا ہی اور بے علمی یا بے پروائی کی وجہ سے اُسکے خریدنے مین اکثر سُود لازم آجاتا ہی کیونکہ چاندی سونے اور اُسکی چیزون کے خریدنے کے مسئلے بہت نازک اور باریک ہین جیسا کہ اکثر خرید[له] و فروخت کے بیانمین ہم لکھ چکے ہین یہ ساتوان گناہ ہوا۔ پھر غضب یہ ہی کہ ایک شادی کے لیے جو جوڑا بنا وہ دوسری شادی کے لیے کافی نہین اِسکے لیے پھر دوسرا جوڑا چاہیے ورنہ عورتین نام رکھینگی کہ اِسکے پاس بس یہی ایک ہی اُسی کو بار بار پہنکر آتی ہی اِسلیے اُتنے ہی گناہ پھر دوبارہ جمع ہونگے گناہ کو بار بار کرتے رہنا بھی بُرا اور گناہ ہی یہ آٹھوان گناہ ہوا یہ تو پوشاک کی تیاری تھی اب زیور کی فکر ہوئی اگر اپنے پاس نہین ہوتا تو مانگتا مانگا پہنا جاتا ہی۔ اور اُسکا مانگے کا ہونا ظاہر نہین کیا جاتا بلکہ چھپاتی ہین اور اپنی ہی ملکیت ظاہر کرتی ہین یہ ایک قسم کا فریب اور جھوٹ ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی ایسی چیز کا اپنا ہونا ظاہر کرے جو سچ مچ اُسکی نہین اُسکی ایسی مثال ہی جیسے کسی نے دو کپڑے جھوٹ اور فریب کے پہن لیے یعنی سر سے پانؤن تک جھوٹ ہی جھوٹ لپیٹ لیا یہ نوان گناہ ہوا۔ پھر اکثر زیور بھی ایسا پہنا جاتا ہی جسکی جھنکار دور تک جائے تاکہ محفل مین جاتے ہی سب کی نگاہین اُن ہی کے نظارے مین مشغول ہوجائین بجتا زیور پہننا خود ممنوع ہی حدیث شریف مین ہی کہ ہر باجے کے ساتھ

له صفائی معاملات [illegible] بیان مین ۱۲

شیطان ہی یہ دسوان گناہ ہوا۔ اب سواری کا وقت آیا تو نوکر کو ڈولی لانے کا حکم ہوا
یا جسکے گھر کام تھا اُسکے یہان سے ڈولی آگئی تو بی بی کو غسل کی فکر پڑی کچھ کھلی
پانی کی تیاری مین دیر ہوئی کچھ غسل کی نیت باندھنے مین دیر لگی غرض اس فیہ پر دیر
مین نماز جاتی رہی تب کچھ پروا نہین یا اور کوئی ضروری کام مین حرج ہو جائے تب کچھ
مضائقہ نہین اور اکثر اِن بھلی مانسون کے غسل کے روز یہی مصیبت پیش آتی ہے۔
بہرحال اگر نماز قضا ہو گئی یا مکروہ وقت ہو گیا تو یہ گیارھوان گناہ ہوا۔ اب کہار دروازے
پر پکار رہے ہین اور بی بی اندر سے انکو گالیان اور کوسنے سُنا رہی ہین بلا وجہ کسی غریب
کو دور و بک کرنا یا گالی کوسنے دینا ظلم اور گناہ ہی یہ بارھوان گناہ ہوا۔ اب خدا خدا کرکے
بی بی تیار ہوئین اور کہار ونکو ہٹا کر سوار ہوئین۔ بعضی ایسی بے احتیاط ہوتی ہین کہ
ڈولی کے اندر سے پلّہ یعنی آنچل لٹک رہا ہی یا کسی طرف سے پردہ کھل رہا ہے یا عطر
پھلیل اسقدر بھرا ہی کہ راستے مین خوشبو مہکتی جاتی ہی یہ نامحرمون کے سامنے اپنا
سنگار ظاہر کرنا ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو عورت گھر سے عطر لگا کر نکلے یعنی اسطرح کہ
دوسرون کو بھی خوشبو پہونچے تو وہ ایسی ایسی ہی یعنی بڑی بُری ہی یہ تیرھوان گناہ ہوا۔
اب منزل مقصود پر پہونچین۔ کہار ڈولی رکھ الگ ہوتے اور یہ بیدھڑک اُتر گھر مین
داخل ہوئین یہ خیال ہی نہین کہ شاید کوئی نامحرم مرد گھر مین ہو اور بارہا ایسا اتفاق
ہوتا بھی ہی کہ ایسے موقع پر نامحرم کا سامنا اور چار آنکھین ہو جاتی ہین مگر عورتونکو تمیز ہی
نہین کہ اوّل گھر مین تحقیق کر لیا کرین قوی شُبہ کے موقع پر تحقیق نکرنا یہ چودھوان گناہ ہوا۔
اب گھر مین پہونچین تو وہانکی بیبیون کو سلام کیا خوب ہوا۔ بعضون نے تو زبان کو
تکلیف ہی نہین دی فقط ماتھے پر ہاتھ رکھدیا بس سلام ہو گیا۔ اسطرح سلام کرنے کی
حدیث مین ممانعت آئی ہی بعض نے سلام کا لفظ کہا بھی تو صرف سلام۔ یہ بھی سُنّت کے
خلاف ہی السّلام علیکم کہنا چاہیے اب جواب ملاحظہ فرمائیے۔ ٹھنڈی رہو۔ جیتی رہو۔

سُہاگن رہو۔ عمر دراز۔ دودھون نہاؤ پُوتون پھلو۔ بھائی جیے۔ میان جیے۔ بچّہ جیے۔ غرض گنُنے بیٹھو کے نام گنَانا آسان۔ اور وعلیکم السّلام جسکے اندر سب دعا یئن آجاتی ہین مشکل ہیہ ہمیشہ ہمیشہ سنت کی مخالفت کرنا پندرھوان گناہ ہوا۔ اب مجلس جمی تو بڑا شغل یہ ہوا کہ گپین شروع ہوئین اسکی شکایت اُسکی غیبت اسکی چغلی اُسپر بہتان جو بالکل حرام اور سخت منع ہی یہ سولھوان گناہ ہوا۔ باتون کے درمیان مین ہر بی بی اِس کوشش مین ہی کہ میری پوشاک اور زیور پر سب کی نظر پڑجانا چاہیے ہاتھ سے پاؤن سے زبان سے غرض تمام بدن سے اسکا اظہار ہوتا ہی یہ صاف ریا ہی جسکا حرام ہونا قرآن و حدیث مین صاف صاف آیا ہی یہ سترھوان گناہ ہوا۔ اور جسطرح ہر بی بی دوسرون کو اپنا سامان فخر دکھلاتی ہی اسیطرح ہر ایک دوسرون کے کُل حالات دیکھنے کی بھی کوشش کرتی ہی۔ پھر اگر کسی کو اپنے سے کم پایا تو اُسکو حقیر اور ذلیل اور اپنے کو بڑا سمجھا۔ بعضی مغرور بیٹی تو ایسی ہوتی ہین کہ سیدھی طرح مُنھ سے بات بھی نہین کرتین صریح تکبّر اور گناہ ہی یہ اٹھارھوان گناہ ہوا۔ اور اگر دوسری کو اپنے سے بڑھا ہوا دیکھا تو حسد اور ناشکری اور حرص اختیار کی یہ اُنیسوان بیسوان۔ اکیسوان گناہ ہوا۔ اکثر اس طوفان بیہودہ مشغولی مین نمازین اُڑجاتی ہین ورنہ وقت تو ضرور ہی تنگ ہوجاتا ہی یہ بائیسوان گناہ ہوا۔ پھر اکثر ایک دوسرے کو دیکھکر یا ایک دوسری سے سُنکر یہ خرافات رسمین بھی سیکھتی ہین گناہ کا سیکھنا سکھانا دونون گناہ ہین یہ تیئیسوان گناہ ہوا۔ یہ بھی ایک دستور ہے کہ ایسے وقت جو سقّا پانی لاتا ہی اُس سے پردہ کرنے کے لیے بند مکان مین نہین جاتین بلکہ اُسکو حکم ہوتا ہی کہ تو مُنھ پر نقاب ڈالکر چلا آ اور کسی کو دیکھنا مت۔ اب آگے اُسکا دین و ایمان جانے چاہے کَن انکھیون سے تمام مجمع کو دیکھ لے تو بھی کسی کو کچھ غیرت اور حیا نہین اور ایسا ہوتا بھی ہی کیونکہ جو کپڑا وہ مُنھ پر ڈالتا ہی اُس سے سب دکھائی دیتا ہی۔ وہ دھڑدھڑاتا گھڑی مٹکے کے پاس جاکر پانی کیسے بھرتا ہی۔ ایسی جگہ

قصداً بیٹھے رہنا کہ نامحرم دیکھ سکے حرام ہے یہ چوبیسواں گناہ ہوا۔ بعضی بیبیوں کے
سیانے لڑکے دس دس بارہ بارہ برس کی عمر کے اندر گھسے چلے آتے ہیں اور مروّت
میں اُنسے کچھ نہیں کہا جاتا سامنے آنا پڑتا ہے یہ پچیسواں گناہ ہوا کیونکہ شریعت کے
مقابلے میں کسی کی مروّت کرنا گناہ ہے اور لڑکا جب سیانا ہو جایا کرے تو اُس سے پردہ
کرنے کا حکم ہے۔ اب کھانے کے وقت اسقدر طوفان مچتا ہے کہ ایک ایک بی بی چار چار
طفیلیوں کو ساتھ لاتی ہیں اور اُنکو خوب بھر بھر دیتی ہیں اور گھر والے کے مال یا آبرو کی
کچھ پروا نہیں کرتیں یہ چھبیسواں گناہ ہوا۔ اب فراغت کرنے کے بعد جب گھر جانے کو
ہوتی ہیں کہاروں کی آواز سُنکر یاجوج ماجوج کیطرح دوڑتی ہیں کہ ایک پر دوسری دوسری پر
تیسری غرض سب دروازے میں جا لپٹتی ہیں کہ پہلے میں ہی سوار ہوں اکثر اوقات کہار ابھی
ہٹنے بھی نہیں پاتے اچھی طرح سامنا ہو جاتا ہے یہ ستائیسواں گناہ ہوا۔ کبھی کبھی ایک ایک
ڈولی پر دو دو لدگئیں اور کہاروں کو نہیں بتایا کہ ایک پیسہ کہیں زیادہ نہ دینا پڑے یہ اٹھائیسواں
گناہ ہوا۔ پھر کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے تو بلا دلیل کسی کو تہمت لگانا بلکہ کبھی کبھی اس پر سختی کرنا
اکثر شادیوں میں ہوتا ہے یہ اُنتیسواں گناہ ہوا۔ پھر اکثر تقریب والے گھر کے مرد بے احتیاطی
اور جلدی میں اور بعضے محض جھانکنے تاکنے کے لیے بالکل دروازے میں گھر کے رو برو
آکھڑے ہوتے ہیں اور بیبیوں پر نگاہ ڈالتے ہیں اُنکو دیکھ کر کسی نے مُنھ پھیر لیا کوئی کسی کی
آڑ میں ہو گئی کسی نے ذرا سر نیچا کر لیا بس یہ پردہ ہو گیا اچھی خاصی سامنے بیٹھی رہتی ہیں
یہ تیسواں گناہ ہوا۔ پھر دولہا کی زیارت اور بارات کے تماشے کو دیکھنا فرض اور تبرک سمجھتی ہیں
جسطرح عورت کو اپنا بدن غیر مرد کو دکھلانا جائز نہیں اسیطرح بلا ضرورت غیر مرد کو دیکھنا بھی
منع ہے یہ اکتیسواں گناہ ہوا۔ پھر گھر لوٹ آنے کے بعد کئی کئی روز تک آنے والی بیبیوں میں
اور تقریب والے کی کارروائیوں میں جو عیب نکالے جاتے ہیں اور کیڑے ڈالے جاتے ہیں
یہ بتیسواں گناہ ہوا۔ اسیطرح کی اور بھی بہت سی خرابیاں اور گناہ کی باتیں عورتوں کے

جمع ہونے مین ہین خود خیال کرو کہ جسمین اتنی بے انتہا خرابیان ہون وہ امر کیسے جائز ہوسکتا ہی اِسلیے اِس رسم کا بند کرنا سب سے زیادہ ضروری ہے۔

منگنی کی رسمون کا بیان

منگنی مین بھی طوفان بے تمیزی کی طرح بہت سی رسمین کیجاتی ہین اُسمین سے بعض ہم بیان کرتے ہین۔ ۱۔ جب منگنی ہوتی ہی تو خط لیکر نائی آتا ہی تو لڑکی والے کی طرف سے شکرانہ بناکر نائی کے سامنے رکھا جاتا ہی اسمین بھی وہی بیجا پابندی کہ فرض و واجب چاہے ٹل جائے مگر یہ نہ ٹلے۔ ممکن ہی کسی گھر مین اُسوقت دال ہی روٹی ہو۔ مگر جہان سے بنے شکرانہ کرو ورنہ منگنی ہی نہوگی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ ایک خرابی تو یہ ہوئی پھر اِس بیہودہ بات کے لیے اگر سامان موجود نہو تو قرض لینا پڑتا ہی حالانکہ بغیر ضرورت کے قرض لینا منع ہی حدیث مین ایسے قرض لینے پر بڑی دھمکی آئی ہی دوسرا گناہ یہ ہوا۔ ۲۔ وہ نائی کھانا کھاکر سو روپیہ یا جسقدر لڑکی والے نے دیے ہون خوان مین ڈالدیتا ہی لڑکے والا اُسمین سے ایک یا دو اُٹھاکر باقی پھیر دیتا ہی اور یہ روپیہ اپنے کمینونکو تقسیم کردیتا ہی۔ بھلا سوچنے کی بات ہی کہ جب ایک ہی دو روپیہ کا لینا دینا منظور ہی تو خواہ مخواہ سو روپیہ کو کیون تکلیف دی اور اِس رسم کے پورا کرنے کے واسطے بعض وقت بلکہ اکثر سُودی قرض لینا پڑتا ہی جسکے لیے حدیث مین لعنت آئی ہی اور اگر قرض بھی نہ لیا تو بجز فخر اور اپنی بڑائی جتلانے کے اسمین اور کونسی عقلی مصلحت ہے، اور جب سب کو معلوم ہی کہ ایک دو سی زیادہ نہ لیا جائیگا تو سو کیا ہزار روپیہ مین بھی کوئی بڑائی اور شان نہین ہی بڑائی تو جب ہوتی جب دیکھنے والے یہ سمجھتے کہ تمام روپیہ نذر کردیا اب تو فقط مسخراپن اور بچون کا سا کھیل ہی کھیل رہگیا اور کچھ نہین۔ مگر لوگ کرتے ہین اسی فخر اور شان و شوکت کے لیے اور افسوس کہ بڑے بڑے عقلمند جو اورون کو عقل سکھاتے ہین وہ بھی اِس خلاف عقل رسم مین مبتلا ہین غرض

اسمین بھی اصل ایجاد کے اعتبار سے تو ریا کا گناہ ہی اور اب چونکہ محض لغو اور بیہودہ فعل ہوگیا جیسا کہ ابھی بیان ہوا لہذا یہ بھی بُرا ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہی کہ لایعنی باتونکو چھوڑ دی غرض لایعنی اور لغویات بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف ہی اور اگر سُودی روپیہ لیا گیا تو اسکا گناہ ہونا تو سبھی جانتے ہین غرض اتنی خرابیان اِس رسم مین بھی موجود ہین۔ ۳۔ پھر لڑکی والا نائی کو ایک جوڑا مع کچھ نقد روپے کے دیتا ہی اور یہان بھی وہی دل لگی ہوتی ہی کہ دینا منظور ہی ایک دو اور دکھلائے جاتے ہین سَو۔ واقعی رواج بھی عجب چیز ہے کہ کیسی ہی عقل کے خلاف کوئی بات ہو مگر عقلمند بھی اسکے کرنے مین نہین شرماتے اسکی خرابیان ابھی بیان ہو چکین۔ ۴۔ نائی کے لَوٹنے سے پہلے سب عورتین جمع ہوتی ہین اور ڈومنیان گاتی ہین عورتون کے جمع ہونے کی خرابیان بیان ہو چکین اور گانے کی خرابیان بیاہ کی رسمونمین بیان ہونگی غرضکہ یہ بھی ناجائز ہی۔ ۵۔ جب نائی پہونچتا ہی اپنا جوڑا روپیون سمیت گھر مین بھیجتا ہی وہ جوڑا تمام برادری مین گھر گھر دکھلا کر نائی کو دیدیا جاتا ہی خود غور کرو جہان ہر ہر بات کے دکھلانے کی ہیچ لگی ہو کہانتک نیت درست رہ سکتی ہی یقیناً جوڑا بنانے کے وقت یہی نیت ہوتی ہی کہ ایسا بناؤ کہ کوئی نام نہ رکھے غرض ریا بھی ہوئی اور لغو خرچ بھی جسکا حرام ہونا قرآن و حدیث مین صاف صاف آگیا ہی۔ اور مصیبت یہ ہی کہ بعض مرتبہ اِس اہتمام پر بھی دیکھنے والون کو پسند نہین آتا وہی مثل ہی جڑیا اپنی جان سے گئی کھانے والے کو مزہ نہ ملا بعض غرور بیٹی اسمین خوب عیب نکالنے لگتی ہین اور بدنام کرتی ہین۔ غرض ریا فضول خرچی غیبت سبھی کچھ اِس رسم کی بدولت ہوتا ہی۔ ۶۔ کچھ عرصے کے بعد لڑکی والے کی طرف سے کچھ مٹھائی اور انگوٹھی اور رومال اور کسیقدر روپے جسکو نشانی کہتے ہین بھیجی جاتی ہی اور یہ روپیہ بطور نیوتے کے جمع کرکے بھیجا جاتا ہی یہان بھی ریا اور بیہودہ اور لغو خرچ کی علت موجود ہی اور نیوتے کی خرابیان اوپر آچکین۔ ۷۔ جو نائی اور کہار

یہ مٹھائی لیکر آتے ہین نائی کو جوڑا اور کہارون کو پگڑیان اور کچھ نقد دیکر رخصت کردیا جاتا ہی۔ اِس مٹھائی کو کُنبے کی بڑی بُوڑھی عورتین برادری مین گھر گھر تقسیم کرتی ہین اور اُسی کے گھر کھاتی ہین سب جانتے ہین کہ ان کہارونکی کچھ مزدوری مقرر نہین کیجاتی۔ نہ اسکا لحاظ ہوتا ہی کہ یہ خوشی سے جاتے ہین یا انپر جبر ہورہا ہی۔ اکثر اوقات وہ لوگ اپنے کسی کاروبار یا اپنی بیماری یا کسی بیوی بچے کی بیماری کا عذر پیش کرتے ہین مگر یہ بھیجنے والے اگر کچھ قابو دار ہوئے تو خود ورنہ کسی دوسرے قابو دار بھائی سے جوتے لگواکر خوب گندی کراکے جبراً قہراً بھیجتے ہین۔ اور اِس موقع پر کیا اکثر اِن لوگونسے جبراً کام لیا جاتا ہی جو بالکل ظلم اور گناہ ہی اور ظلم کا وبال دُنیا مین بھی اکثر پڑتا ہی اور آخرت کا گناہ ہے ہی پھر مزدوری کا نہ طی کرنا یہ دوسری بات خلاف شرع ہوئی۔ یہ تو انکی روانگی کے پھیل پھول ہین۔ اور تقسیم کرنے مین ریا کا ہونا کسکو نہین معلوم۔ پھر تقسیم مین اتنی مشغولی ہوتی ہی کہ اکثر بانٹنے والیونکی نمازین اُڑجاتی ہین اور وقت کا تنگ ہوجاتا تو ضروری بات ہی۔ ایک بات خلاف شرع یہ ہوئی۔ جنکے گھر حصے جاتے ہین اُنکے نخرے۔ بات بات پر حصہ پھیر دینا الگ اُٹھانا پڑتا ہی بلکہ قبول کرنا بھی اس رسم ریائی کو رونق دینا اور رواج ڈالنا ہی اسلیئے شرع سے یہ بھی ٹھیک نہین غرض ان سب خرافات کو چھوڑ دینا واجب ہی بس ایک پوسٹ کارڈ یا زبانی گفتگو سے پیغام نکاح ادا ہوسکتا ہی۔ جانب ثانی اپنے طور پر ضروری باتون کی تحقیق کرکے ایک پوسٹ کارڈ سے یا فقط زبانی وعدہ کرلے۔ نیجیے منگنی ہوگئی۔ اگر پکی بُوڑھی بات کرنیکے لیے یہ رسمین برتی جاتی ہین تو اوّل تو کسی مصلحت کیلیے گناہ کا کرنا درست نہین پھر ہم دیکھتے ہین کہ باوجود ان فضولیات کے بھی جہان مرضی نہین ہوتی جواب دیدیتے ہین کوئی بھی کچھ نہین کرسکتا۔ ۴۔ بعضی جگہ منگنی کے وقت یہ رسوم ہوتے ہین سسرال والے چند لوگ آتے ہین اور دُلھن کی گود بھری جاتی ہی جسکی صورت یہ ہی کہ لڑکے کا سرپرست اندر بلایا جاتا ہی وہ دُلھن کی گود مین میوہ اور بڑے بتاشے وغیرہ رکھتا ہی

اور ہاتھ پر ایک روپیہ روپ کا رکھتا ہے اسکے بعد سب لڑکی والے انکو اسکا بدلہ اور جتنی توفیق ہو اُتنے روپے دیتے ہین اسمین بھی کئی بُرائیان ہین ایک تو اجنبی مرد کو گھر مین بُلانا اور اُس سے گود بھروانا اگرچہ پردے کی آڑ سے ہو لیکن پھر بھی بُرا ہے دوسرے گود بھرنے مین وہی شگون جو شرعاً ناجائز ہے تیسرے ناریل کے سڑا اور اچھا نکلنے سے لڑکی کی بھلائی یا بُرائی کی فال لیتے ہین اسکا شرک اور قبیح ہونا بیان ہو چکا ہے چوتھے اسمین اُسقدر پابندی جسکا بُرا ہونا تم سمجھ چکی ہو اور شہرت اور ناموری بھی ضرور ہے غرض کوئی رسم ایسی نہین جسمین گناہ نہوتا ہو

بیاہ کی رسمون کا بیان

سب سے بڑی تقریب جسمین خوب دل کھولکر حوصلے نکالے جاتے ہین اور بے انتہا رسمین ادا کیجاتی ہین وہ یہی شادی کی تقریب ہے جسکو واقع مین بربادی کہنا لائق ہے۔ اور بربادی بھی کیسی دین کی بھی اور دنیا کی بھی اسمین جو رسمین کیجاتی ہین وہ یہ ہین۔ سب سے پہلے براوری کے مرد جمع ہو کر لڑکی والے کی طرف سے تعین تاریخ کا خط لکھکر نائی کو دیکر رخصت کرتے ہین یہ رسم ایسی ضروری ہے کہ چاہے برسات ہو راہ مین ندی نالے پڑتے ہون جسمین نائی صاحب کے بالکل ہی رخصت ہو جانے کا احتمال ہو غرض کچھ ہی ہو مگر یہ ممکن نہین کہ ڈاک کے خط پر کفایت کرین یا نائی سے زیادہ کوئی معتبر آدمی جاتا ہو اُسکے ہاتھ بھیجدین شریعت نے جس چیز کو ضروری نہین ٹھہرایا اُسکو اسقدر ضروری سمجھنا کہ شریعت کے ضروری بتلائے ہوئے کامون سے زیادہ اُسکا اہتمام کرنا خود انصاف کرو کہ شریعت کا مقابلہ ہے یا نہین اور جب مقابلہ ہے تو چھوڑ دینا واجب ہے یا نہین۔ اِسی طرح مردون کے اجتماع کا ضروری ہونا اسمین بھی یہی خرابی ہے اگر کہو کہ مشورہ کے لیے جمع ہوتے ہین تو یہ بالکل غلط ہے وہ بیچارے تو خود پوچھتے ہین کون تاریخ لکھین جو پہلے سے

گھر مین خاص مشورہ کرکے مقرر کر چکے ہین وہی بتلا دیتے ہین اور وہ لوگ لکھ دیتے ہین۔
اور اگر مشورہ ہی کرنا ہی تو جسطرح اور کامون مین مشورہ ہوتا ہی کہ ایک دو عقلمند لوگون سے
رائے لے لی بس کفایت ہوئی گھر گھر کے آدمیون کو بٹورنا کیا ضرور پھر اکثر لوگ جو نہین آسکتے
اپنے چھوٹے چھوٹے بچے انکی اپنی جگہ بھیجدیتے ہین بھلا وہ مشورہ مین کیا تیر چلائینگے
کچھ بھی نہین یہ سب سن سمجھوتیان ہین سیدھی بات کیون نہین کہتے کہ صاحب یون ہی
رواج چلا آتا ہی۔ بس اسی رواج کی برائی اور اُسکے چھوڑنے کا واجب ہونا بیان کیا جاتا ہی۔
غرض اس رسم کے سب جز خلاف شرع ہین پھر اسمین یہ بھی ایک ضروری بات ہی کہ سُرخ ہی
خط ہو اور اُسپر گوٹا بھی لپٹا ہو یہ بھی اُسی بیہودہ پابندی کے اندر داخل ہی جسکی بُرائی اور خلاف
شرع ہونا اوپر کئی دفعہ بیان ہوچکا ہی۔ ۲۔ گھر مین برادری کُنبے کی عورتین جمع ہوکر لڑکی کو
ایک کونے مین قید کر دیتی ہین جسکو مائیون بٹھلانا اور مانجھے بٹھلانا کہتے ہین اُسکے آداب
یہ ہین کہ اُسکو چوکی پر بٹھلا کر اُسکے داہنے ہاتھ پر کچھ بٹنا رکھتی ہین اور گود مین کچھ کھیل بتاشے
بھرتی ہین اور کچھ کھیل بتاشے حاضرین مین تقسیم ہوتے ہین اور اسی تاریخ سے برابر لڑکی
کے بٹنا ملا جاتا ہی اور بہت سی پینڈیان برادری مین تقسیم ہوتی ہین۔ یہ رسم بھی چند
خرافات باتین ملا کر بنائی گئی ہی۔ اوّل اسکے علحدہ بٹھانے کو ضروری سمجھنا خواہ گرمی ہو
حبس ہو دنیا بھر کے حکیم طبیب بھی کہین کہ اسکو کوئی بیماری ہو جاوے گی کچھ ہی ہو مگر یہ
فرض قضا نہونے پائے۔ اسمین بھی وہی بیہودہ پابندی کی بُرائی موجود ہی اور اگر اُسکے
بیمار ہوجانے کا اندیشہ ہو تو دوسرا گناہ ایک مسلمان کو ضرر پہونچانیکا ہوگا جسمین ماشاء اللہ
ساری برادری بھی شریک ہے۔ دوسری۔ بلا ضرورت چوکی پر بٹھلانا اسکی کیا ضرورت ہے
کیا فرش پر اگر بٹنا ملا جائیگا تو بدن مین صفائی نہ آئے گی۔ اسمین بھی وہی بیہودہ
پابندی جسکا خلاف شرع ہونا کئی دفعہ معلوم ہوچکا ہی۔ تیسری۔ داہنے ہاتھ پر بٹنا
رکھنا اور گود مین کھیل بتاشے بھرنا معلوم ہوتا ہی کہ یہ کوئی ٹوٹکا اور شگون ہی اگر ایسا ہی

تب تو شرک ہے اور شرک کا خلاف شرع ہونا کون مسلمان نہین جانتا ورنہ وہی پابندی تو ضرور ہے
اسیطرح کھیل بتاشون کی تقسیم کی پابندی یہ سب بیجا پابندی اور ریا و افتخار ہے جیسا کہ
ظاہر ہے جو چھٹی - عورتون کا جمع ہونا جو ان سارے فساد کی جڑ ہے جیسا اوپر بیان ہو چکا
بعض جگہ یہ بھی قید ہے کہ سات سہاگنین جمع ہوکر اسکے ہاتھ پر ابٹنا رکھتی ہین یہ ایک شگون
ہے جسکا شرک ہونا اوپر سن چکی ہو - اگر بدن کی صفائی اور نرمی کی مصلحت سے ابٹنا ملا جائے
تو اسکا مضائقہ نہین مگر معمولی طور سے بلا قید کسی رسم کے کل دو دن بس فراغت ہوئی اسکا
اسقدر طومار کیون باندھا جائے - بعضی عورتین اس رسم کی تہ مین کچھ وجہین تراشتی ہین
بعضی یہ کہتی ہین کہ سسرال جاکر کچھ دن لڑکی کو سر جھکائے ایک ہی جگہ بیٹھنا ہوگا اسلیے
عادت ڈالنے کی مصلحت سے مانجھے بٹھلاتے ہین کہ وہان زیادہ تکلیف نہو اور بعضی صاحب
یہ فرماتی ہین کہ ابٹنا ملنے سے بدن صاف اور خوشبودار رہتا ہے اسلیے ادھر ادھر نکلنے مین
کچھ آسیب کے خلل ہونے کا ڈر ہے - یہ سب شیطانی خیالات اور من سمجھوتیان ہین - اگر صرف
یہی بات ہے تو برادری کی عورتون کا جمع ہونا ہاتھ پر ابٹنا رکھنا گود بھرنا وغیرہ اور خرافات
کیون ہوتے ہین اتنا مطلب تو بغیر ان بکھیڑون کے بھی ہو سکتا ہے دوسرے یہ کہ وہان
جاکر بالکل مردہ ہوکر رہنا بھی تو برا ہی جیسا کہ آگے آتا ہے لہذا اسکی مدد اور برقرار رکھنے
کے واسطے جو کام کیا جائے وہ بھی ناجائز ہوگا اور یہ نہ بھی سہی تو ہم کہتے ہین کہ آدمی پر
جیسی پڑتی ہے سب جھیل لیجاتا ہے خود سمجھو کہ پہلے گھر بھر مین چلتی پھرتی تھی اب دفعۃً ایک
کونے مین کیسے بیٹھ گئی ایسے ہی وہان بھی دو ایک دن بیٹھ لے گی - بلکہ وہان کی تو
ایک آدھ دن کی مصیبت ہے اور یہان تو دس دس بارہ بارہ دن قید کی مصیبت
ڈالی جاتی ہے تیسرے یہ کہ اگر آسیب کے ڈر سے نہین نکلنے پاتی تو بہت سے بہت صحن مین اور
کوٹھے پر نہ جانے دو یہ کیا کہ ایک ہی کونے مین پڑی گھٹا کرے کھانے پانی کے لیے بھی
وہان سے نہ ٹلے اسلیے یہ سب من گھڑت بہانے اور واہیات باتین ہین - ۳- جب تائی

خط لیکر دولھا کے گھر گیا تو وہان برادری کی عورتین جمع ہوکر دو خوان شکرانے کے
بناتی ہین جسمین ایک نائی کا ہوتا ہی۔ دوسرا ڈومنیون کا۔ نائی کا خوان باہر بھیجا جاتا ہی
اور ساری برادری کے مرد جمع ہوکر نائی کو شکرانہ کھلاتے ہین یعنی اُس کھانے کا مُنھ کھلا
کرتے ہین اور ڈومنیان دروازے مین بیٹھکر گالیان گاتی ہین۔ اسمین بھی وہی بیجد
پابندی کی بُرائی۔ دوسری خرابی اسمین یہ ہو کہ ڈومنیونکو گانے کی اُجرت دینا حرام ہی
پھر گانا بھی گالیان جو خود گناہ ہین۔ اور حدیث شریف مین اسکو منافق ہونے کی نشانی
فرمایا ہی تیسرا گناہ ہوا جسمین سب سُننے والے شریک ہین کیونکہ جو شخص گناہ کے مجمع مین
شریک ہو وہ بھی گنہگار ہوتا ہی۔ چوتھے مردون کے اجتماع کو ضروری سمجھنا جو بیجد پابندی
مین داخل ہی یہ معلوم نہین نائی کے شکرانہ کھانے مین اتنے بزرگونکو کیا مدد کرنی پڑتی ہی۔
پانچوین عورتون کا جمع ہونا جسکا گناہ ہونا معلوم ہو چکا ہم۔ نائی شکرانہ کھا کر مطابق
ہدایت اپنے آقا کے ایک یا دُو روپیے خوان مین ڈالدیتا ہی اور یہ روپیے دولھا کے نائی
اور ڈومنیون مین آدھون آدھ تقسیم ہوتے ہین۔ دوسرا خوان شکرانے کا بجنسہٖ ڈومنیان
اپنے گھر لیجاتی ہین پھر برادری کی عورتون کے لیے شکرانہ بناکر تقسیم کیا جاتا ہی۔ اِسمین بھی
وہی ریا و شُہرت و بیجد پابندی موجود ہی اسلیے بالکل شرع کے خلاف ہی۔ ۵ صبح کو برادری
کے مرد جمع ہوکر خط کا جواب لکھتے ہین اور ایک جوڑا نائی کو نہایت عمدہ بیش قیمت مع
ایک بڑی رقم یعنی سَو یا دو سَو روپیے کے دیتے ہین۔ وہی نخرا یہان جو اوّل ہوا تھا وہ
یہان بھی ہوتا ہی کہ دکھلائے جاتے ہین سَو اور لیے جاتے ہین ایک دو پھر اِس ریا اور
لایعنی حرکت کے علاوہ بعض وقت اِس رسم کے پُوری کرنے کو سُودی قرض کی ضرورت
پڑنا یہ جُدا گناہ ہی جسکا ذکر اچھی طرح اوپر آچکا ہی۔ ۶۔ اب نائی رخصت ہوکر دُلھن والون کے
گھر پہونچتا ہی وہان برادری کی عورتین پہلے سے جمع ہوتی ہین۔ نائی اپنا جوڑا گھر مین
دکھلانے کے لیے دیتا ہی اور پھر ساری برادری مین گھر گھر دکھایا جاتا ہی اسمین بھی وہی

عورتون کی جمعیت اور جوڑا دکھلانے مین ریاو نمود کی خرابی ظاہر ہو۔ ۷- اِس تاریخ سے دولھا کے اُبٹنا مَلا جاتا ہو اور شادی کی تاریخ تک کُنبے کی عورتین جمع ہوکر دولھا کے گھر بری کی تیاری اور دُلھن کے گھر جہیز کی تیاری کرتی ہین۔ اور اس درمیان مین جو مہمان دونون مین سے کسی کے گھر آتی ہین اگرچہ اُنکو بُلایا نہو اُنکے آنے کا کرایہ دیا جاتا ہو اسمین وہی عورتونکی جمعیت اور بیجد پابندی تو ہو ہی اور کرایے کا اپنے پاس سے دینا خواہ دل چاہے یا نہ چاہے محض نمود اور شان وشوکت کے لیے یہ اور طرّہ۔ اسیطرح آنے والون کا یہ سمجھنا کہ یہ اُنکے ذمّے واجب ہے یہ ایک قسم کا جبر ہے ریا وجبر دونون کا خلاف شرع ہونا ظاہر ہو اور اس سے بڑھکر قصّہ بری وجہیز کا ہو جو شادی کے بڑے بھاری رُکن ہین۔ اور ہر چند یہ دونون امر اصل مین جائز بلکہ بہتر ومستحسن تھے کیونکہ بری یا ساچق حقیقت مین دولھا یا دولھا والونکی طرف سے دُلھن یا دُلھن والونکو ہدیہ ہو اور جہیز حقیقت مین اپنی اولاد کے ساتھ سلوک واحسان ہو مگر جس طور سے اسکا رواج ہو اسمین طرح طرح کی خرابیان ہوگئی ہین جنکا خلاصہ یہ ہو کہ اب نہ ہدیہ مقصود رہا ہو نہ سلوک و احسان محض ناموری اور شہرت اور پابندی رسم کی نیّت سے کیا جاتا ہو یہی وجہ ہو کہ بری اور جہیز دونون کا اعلان ہوتا ہو یعنی دکھلا کر شہرت دیکر دیتے ہین۔ بری بھی بڑی دُھوم دھام اور تکلّف سے جاتی ہو اور اسکی چیزین بھی خاص مقرر ہین۔ برتن بھی خاص طرح کے ضروری سمجھے جاتے ہین۔ اسکا عام طور پر نظارہ بھی ہوتا ہو موقع بھی معیّن ہوتا ہو۔ اگر ہدیہ مقصود ہوتا تو معمولی طور پر جب میسّر آتا اور جو میسّر آتا بلا پابندی کسی رسم کے اور بلا اعلان کیے محض محبّت سے بھیجدیا کرتے اسیطرح جہیز کا اسباب بھی خاص خاص مقرر ہو کہ فلان فلان چیز ضرور ہو اور تمام برادری اور بعض جگہ صرف اپنا کُنبہ اور گھر والے اسکو دیکھین۔ اور دن بھی وہی خاص ہو۔ اگر صلۂ رحمی یعنی سلوک واحسان مقصود ہوتا تو معمولی طور پر جو میسّر آتا اور جب میسّر آتا دیدیتے۔ اسیطرح ہدیہ اور صلۂ رحمی کے لیے کوئی شخص

قرض کا بار نہیں اٹھاتا لیکن اِن دونوں رسموں کے پوری کرنے کو اکثر اوقات قرضدار بھی ہوتے ہین گو سُود بھی دینا پڑے اور گو حویلی اور باغ فروخت یا گروی ہو جائے پس اسمین بھی وہی بیحد پابندی اور نمایش و شہرت اور فضول خرچی وغیرہ سب خرابیان موجود ہین اسلیے یہ بھی ناجائز باتون مین شامل ہو گیا۔ ۸- بارات سے ایک دن قبل دولہا والون کا نائی مہندی لیکر اور دُلھن والون کا نائی نوشہ کا جوڑا لیکر اپنے اپنے مقام سے چلتے ہین اور یہ منڈھے کا دن کہلاتا ہی دولہا کے یہان اِس تاریخ پر برادری کی عورتین جمع ہو کر دُلھن کا جوڑا تیار کرتی ہین اور اُنکو سِلائی مین کھِلین اور بتاشے دیے جاتے ہین اور تمام کمینونکو ایک ایک کام پر ایک ایک پروت دیا جاتا ہی اسمین بھی وہی بیحد پابندی اور عورتون کی جمعیت ہی جس سے بیشمار خرابیان پیدا ہوتی ہین۔ ۹- جوڑا لانے والے نائی کو جوڑا پہونچانے کے وقت کچھ انعام دیتے ہین اور پھر یہ جوڑا نائن لیکر ساری برادری مین گھر گھر دکھلانے جاتی ہی اور اس رات کو برادری کی عورتین جمع ہو کر کھانا کھاتی ہین ظاہر ہے کہ جوڑا دکھلانے کا منشا بجز ریا کے اور کچھ بھی نہین اور عورتون کے جمع ہونیکے برکات معلوم ہی ہو چکے۔ غرض اس موقع پر بھی گناہ ہونیکا خوب اجتماع ہی۔ ۱۰- صبح تڑکے دولہا کو غسل دیکر شاہانہ جوڑا پہناتی ہین اور پرانا جوڑا مع جوتے کے حجّام کو دیا جاتا ہی اور چھوٹی سہرے کا حق کمینون کو دیا جاتا ہی اکثر اِس جوڑے مین خلاف شرع لباس بھی ہوتا ہی اور سہرا چونکہ کافرونکی رسم ہی اسلیے اس حق کا نام چھوٹی سہرے سے مقرر کرنا بیشک بُرا اور کافرون کی رسم کی موافقت ہے اسلیے یہ بھی خلاف شرع ہوا۔ ۱۱- اب نوشہ کو گھر مین بُلا کر چوکی پر کھڑا کر کے دھیانیان سہرا باندھ کر اپنا حق لیتی ہین اور کُنبے کی عورتین کچھ ٹکے نوشہ کے سر پر پھیر کر کمینونکو دیتی ہین۔ نوشہ کے گھر مین جانیکے وقت بالکل احتیاط نہین رہتی بڑی بڑی بے پردہ والیان بناؤ سنگار کیے ہوئے اُسکے سامنے آ کھڑی ہوتی ہین

اور یہ سمجھتی ہین کہ یہ تو اسکے شرم کا وقت ہی یہ کسی کو نہ دیکھے گا بھلا یہ غضب کی بات ہی
یا نہین اوّل تو یہ کیسے معلوم ہوا کہ وہ نہ دیکھے گا مختلف طبیعت کے لڑکے ہوتے ہین جیسے ہین
آجکل تو اکثر شریر ہی ہین پھر اگر اُسنے نہ دیکھا تو تم کیون اُسکو دیکھ رہی ہو۔ حدیث شریف مین
ہی لعنت کرے اللہ دیکھنے والے پر اور جسکو دیکھے اُسپر بھی غرض اس موقع پر دولھا اور عورتین
سب گناہ مین مبتلا ہوتی ہین پھر سہرا باندھنا یہ دوسری بات خلاف شرع ہوئی کیونکہ یہ
کافرونکی رسم ہی حدیث شریف مین ہی جو مشابہت کرے کسی قوم کے ساتھ وہ اُن ہی مین سے ہی
پھر لڑ جھگڑ کر اپنا حق لینا اول تو ویسے بھی کسی پر جبر کرنا حرام ہی خاصکر ایک گناہ کرکے اسپر کچھ
لینا بالکل گندر گندہ ہے اور نوشہ کے سر پر سے پیسون کا اُتارنا یہ بھی ایک ٹوٹکا ہی جسکی نسبت
حدیث مین ہی کہ ٹوٹکا شرک ہے غرض یہ بھی سرتاسر خلاف شرع باتون کا مجموعہ ہی۔ ۱۳-
اب برات روانہ ہوتی ہی۔ یہ برات بھی شادی کا بڑا رکن سمجھا جاتا ہی اور اسکے لیے کبھی دولھا
والے کبھی دُلھن والے بڑے بڑے اصرار اور تکرار کرتے ہین غرض اصلی اس سے محض نام اور
تفاخر ہے اور کچھ نہین۔ عجب نہین کہ کسی وقت جبکہ راہون مین امن نہ تھا اکثر قزاقون اور
ڈاکوون سے دوچار ہونا پڑتا تھا دولھا دُلھن اور اسباب زیور وغیرہ کی حفاظت کے لیے اُسوقت
یہ رسم ایجاد ہوئی ہوگی اسیوجہ سے گھر پیچھے ایک ایک آدمی ضرور جاتا تھا مگر اب تو نہ وہ
ضرورت باقی رہی نہ کوئی مصلحت۔ صرف افتخار و اشتہار رہگیا ہی پھر اکثر اسمین ایسا بھی
کرتے ہین کہ بلائے پچاس اور جا پہونچے سو۔ اوّل تو بے بلائے اسطرح کسی کے گھر جانا حرام ہی
حدیث شریف مین ہی کہ جو شخص دعوت مین بے بلائے جائے وہ گیا تو چور ہو کر اور واپس نکلا
لُٹیرا ہو کر یعنی ایسا گناہ ہوتا ہی جیسے چوری اور لوٹ مار کا پھر دوسرے شخص کی اسمین
بے آبروئی بھی ہو جاتی ہی کسی کو رُسوا کرنا یہ دوسرا گناہ ہی پھر اِن باتون کی وجہ سے اکثر
جانبین سے ایسی ضدا ضدی اور بے لطفی ہوتی ہی کہ عمر بھر اُسکا اثر دلون مین باقی رہتا ہی
چونکہ نا اتفاقی حرام ہی اسلیے جن باتون سے نا اتفاقی پڑے وہ بھی حرام ہونگی۔ اس لیے

یہ فضول رسوم ہرگز جائز نہین - راہ مین جو گاڑی بانون پر جہالت سوار ہوتی ہی اور گاڑیکو
بے تحاشا بلا ضرورت بھگانا شروع کرتے ہین اُسمین سیکڑون خطرناک واردات ہوجاتی ہین
ظاہر ہی کہ ایسے خطرے مین پھنسنا بلا ضرورت کسی طرح جائز نہین - ۱۳ - دولہا اُس شہر کے
کسی مشہور متبرک مزار پر جاکر کچھ نقد چڑھا کر برات مین شامل ہوجاتا ہی اسمین جو عقیدہ جاہلون کا ہی
وہ یقینی شرک تک پہونچا ہوا ہی اگر کوئی سمجھدار اس بُرے عقیدے سے پاک بھی ہو تب بھی
اس سے چونکہ جاہلون کے فعل کو قوت اور رواج ہوتا ہی اسلیے سب کو بچنا چاہیے - ۱۴ - مہندی
لانے والے نائی کو اتنی مقدار انعام دیا جاتا ہی جس سے دولہا والا اُس خرچ کا اندازہ کر لیتا ہے جو
کمینونکو دینا پڑیگا یعنی کمینون کا خرچ اس انعام سے آٹھ حصے زیادہ ہوتا ہی - یہ بھی زبردستی کا
جرمانہ ہی کہ پہلے ہی سے خبر کر دی کہ ہم تم سے اشارۃً اسقدر دلوا دینگے چونکہ اسطرح جبرًا دلوانا حرام ہے
لہذا اُسکا یہ ذریعہ بھی اُسی حکم مین ہی کیونکہ گناہ کا قصد بھی گناہ ہی - ۱۵ - کچھ مہندی دلہن کے
لگائی جاتی ہی اور باقی تقسیم ہوجاتی ہی یہ دونون باتین بھی اُسی بیجا پابندی مین داخل ہین
کیونکہ اسکے خلاف کو عیب سمجھتی ہین اسلیے یہ بھی شرع کی حد سے آگے بڑھنا ہی - ۱۶ - برات
آنے کے دن دلہن کے گھر عورتین جمع ہوتی ہین - اس مجمع کی قباحتین و نحوستین اوپر معلوم
ہو چکین - ۱۷ - ہر کام پر پروت یعنی نیگ تقسیم ہوتے ہین مثلاً نائی نے دیگ کے لیے چولہا
کھود کر پروت مانگا تو اُسکو ایک خوان مین اناج اُسپر ایک بھیلی گڑ کی رکھکر دیا جاتا ہی اسیطرح
ہر ہر ذرا ذرا سے کام پر یہی جرمانہ - گو خدمتگزارونکو دینا بہت اچھی بات ہی مگر اس ڈھونگ
کی کون ضرورت ہے اُسکا جو کچھ حق الخدمت سمجھو ایکدفعہ دیدو اس باربار دینے کی بنا بھی
وہی شہرت ہے - علاوہ اسکے یہ دینا یا تو انعام ہی یا مزدوری اگر انعام واحسان ہی تو اسکو اسطرح
زبردستی کر کے لینا حرام ہی اور جسکا لینا حرام ہی دینا بھی حرام ہی اور اگر اسکو مزدوری کہو تو
مزدوری کا طے کرنا پہلے سے مقدار بتلا دینا ضروری ہی اسکے مجہول رکھنے سے اجارہ فاسد ہوا اور
اجارہ فاسد بھی حرام ہی - ۱۸ - برات پہونچنے پر گاڑیون کو گھاس دانہ اور بانگی کی گاڑیون کو

گھی اور گڑ بھی دیا جاتا ہے۔ اس موقع پر اکثر گاڑیبان ایسا طوفان برپا کرتے ہین کہ گھر والا
بے آبرو ہو جاتا ہے اور اس بے آبروئی کا سبب یہی برات لانیوالا ہوا ظاہر ہے کہ بُری بات
کا سبب بننا بھی بُرا ہے۔ ۱۹۔ برات ایک جگہ ٹھہرتی ہے دونون طرف کی برادری کے
سامنے بری کھولی جاتی ہے۔ اب وقت آیا ریا و افتخار کے ظہور کا جو اصلی مقصود ہے
اور اسی سبب سے یہ رسم منع ہے۔ ۲۰۔ اس بری مین بعض چیزین بہت ضروری ہین۔ شاہانہ
جوڑا۔ انگوٹھی۔ پاؤن کا زیور۔ سہاگ پوڑا۔ عطر۔ تیل۔ مسّی۔ سُرمہ دانی۔ کنگھی۔ پان۔
کھیلین۔ اور باقی غیر ضروری جسقدر جوڑی بری مین ہوتے ہین اُتنی ہی مشکلیان ہوتی ہین
ان سب مہملات کا بیحد پابندی مین داخل ہونا ظاہر ہے جسکا خلاف شرع ہونا کئی مرتبہ
بیان ہو چکا اور ریا و نمود تو سب سمونکی جان ہے اُسکو تو کہنے کی حاجت ہی کیا ہے۔ ۲۱۔
اس بری کو لیجانے کے واسطے دلھن کیطرف کے کئین خوان لیکر آتے ہین اور ایک ایک
آدمی ایک ایک چیز سر پر لیجاتے ہین۔ دیکھو اس ریا کا اور اچھی طرح ظہور ہوا اگرچہ وہ ایک ہی
آدمی کے لیجانے کا بوجھ ہو مگر لیجائے اُسکو ایک قافلہ تاکہ دور تک سلسلہ معلوم ہو یہ کھلا
ہوا اکڑ اور شیخی بگھارنا ہے۔ ۲۲۔ کُنبے کے تمام مرد بری کے ساتھ جاتے ہین اور بری زنانے
مکان مین پہنچا دیجاتی ہے اس موقع پر اکثر بے احتیاطی ہوتی ہے کہ مرد بھی گھر مین چلے جاتے
ہین اور عورتون کا بے حجاب سامنا ہوتا ہے۔ نہین معلوم اُس روز تمام گناہ اور بے غیرتی
کسطرح حلال اور تمیز داری ہو جاتی ہے۔ ۲۳۔ اس بری مین سے شاہانہ جوڑا اور بعض
چیزین رکھکر باقی سب چیزین پھیر دیجاتی ہین جسکو دولھا والا اپنے صندوق مین رکھ لیتا ہے
جب واپس لینا تھا تو خواہ مخواہ بھیجنے کی کیون تکلیف کی۔ بس وہی نمود و شہرت۔ پھر
جب واپس آنا یقینی ہے تب تو عقلمندونکے نزدیک کوئی شان و شوکت کی بات بھی نہین۔
کہ شاید کسی کی مانگ لایا ہو پھر گھر آکر واپس کر دیگا اور اکثر ایسا ہوتا بھی ہے۔ غرض تمام
لغویات شرع کے بھی خلاف اور عقل کے بھی خلاف پھر بھی لوگ اسپر غش ہین۔ ۲۴۔ بری کے

خوان مین دلھن والونکی طرف سے ایک یا سوا روپیہ ڈالا جاتا ہے جسکو بری کی جنگیر کہتے ہین اور وہ دولہا کے نائی کا حق ہوتا ہے۔ اسکے بعد ایک ڈومنی ایک ڈوری لیکر دولہا کے پاس جاتی ہے اور ایک ہلکا انعام دو آنے یا چار آنے دیا جاتا ہے اسمین بھی وہی بیجا پابندی اور انعام کا زبردستی لینا۔ اور معلوم نہین کہ ڈومنی صاحبہ کا کیا استحقاق ہے اور یہ ڈوری کیا واہیات ہے۔ ۲۵۔ برات والے نکاح کے لیے گھر پر بلائے جاتے ہین خیر غنیمت ہے ما خطا معاف تو ہوئی۔ اِن خرافات مین اکثر اسقدر دیر لگتی ہے کہ اکثر تو تمام رات اُسکی نذر ہوجاتی ہے پھر بدخوابی سے کوئی بیمار ہوگیا کسی کو بدہضمی ہوگئی کوئی نیند کے غلبے مین ایسا سویا کہ صبح کی نماز ندارد ہوگئی ایک رونا ہو تو رویا جائے یہان تو سر سے پاؤن تک نور ہی نور بھرا ہے اللہ تعالیٰ رحم فرماوین۔ ۲۶۔ سب سے پہلے سقا پانی لیکر آتا ہے اُسکو سوا روپیہ بیر گھڑی کے نام سے دیا جاتا ہے اگرچہ دل نہ چاہے مگر زکوٰۃ سے بڑھکر فرض ہے کیسے نہ دیا جائے غضب ہے اوّل تو انعام مین جبر جو محض حرام ہے اور جبر کے یہی معنی نہین کہ لاٹھی ڈنڈا مار کر کسی سے کچھ لے لیا جائے بلکہ یہ بھی جبر ہے کہ اگر نہ دین گے تو بدنام ہونگے پھر لینے والے خوب مانگ کر جھگڑا جھگڑا کر لیتے ہین اور وہ بیچارہ اپنی ننگ و ناموس کے لیے دیتا ہے یہ سب جبر حرام ہے پھر یہ بیر گھڑی ایک ہندوانہ لفظ ہے معلوم ہوتا ہے کہ کافرونسے یہ رسم سیکھی ہے یہ دوسری ظلمت ہوئی۔ ۲۷ اسکے بعد ڈوم شربت گھولنے کے واسطے آتا ہے جسکو سوا روپیہ دیا جاتا ہے اور شکر شربت کی دلھن کے یہانسے آتی ہے یہان بھی وہی انعام مین زبردستی کی علت لگی ہوئی ہے۔ پھر یہ ڈوم صاحب کس مصرف کے ہین بیشک شربت گھولنے کے لیے بہت ہی موزون و مناسب ہین کیونکہ باجا بجاتے بجاتے ہاتھون مین سرور کا مادہ پیدا ہوگیا ہے تو شربت پینے والونکو زیادہ سرور ہوگا پھر طرہ یہ کہ کیسی ہی سردی پڑتی ہو جاہے زکام ہوجائے مگر شربت ضرور پلایا جائے۔ اِس بے عقلی کی بھی کوئی حد ہے۔ ۲۸۔ پھر قاضی صاحب کو بلا کر نکاح پڑھواتے ہین

بس یہ ایک بات ہی جو تمام خرافات مین اچھی اور شریعت کے موافق ہی۔ مگر اسمین بھی دیکھا جاتا ہی کہ اکثر جگہ حضرات قاضی صاحبان نکاح کے مسائل سے محض ناواقف ہوتے ہین کہ بعض جگہ یقیناً نکاح بھی درست نہین ہوتا تمام عمر بدکاری ہوا کرتی ہی۔ اور بعض تو ایسے حریص اور لالچی ہین کہ روپیہ سوا روپیہ کے لالچ سے جسطرح فرمایش کیجائے کر گذرتے ہین خواہ نکاح ہو یا نہ ہو۔ مُردہ بہشت مین جائے چاہے دوزخ مین اپنے حلوے مانڈے سے کام۔ اِسلیے اِسمین بہت اہتمام کرنا چاہیے کہ نکاح پڑھنے والا خود عالم ہو یا کسی عالم سے خوب تحقیق کر کے نکاح پڑھے اور بعضی جگہ نکاح کے قبل دولھا کو گھر مین مُلا کر دلھن کا ہاتھ پردے سے باہر نکالکر اُسکی ہتھیلی پر کچھ تِل وغیرہ رکھکر دولھا کو کھلاتی ہین خیال کرنا چاہیے کہ ابھی نکاح نہین ہوا اور لڑکی کا ہاتھ دولھا کے سامنے بلاضرورت کر دیا کتنی بڑی بیحیائی ہی اللہ بچائے۔ ۲۹۔ اِسکے بعد اگر دولھا والے چھوہارے لیے گئے ہون تو وہ لُٹا دیتے ہین یا تقسیم کر دیتے ہین ورنہ وہی شربت خواہ گرمی ہو یا سردی اِس شربت مین علاوہ بیجد یابندی کے بیمار ڈالنے کا سامان کرنا ہی جیسا کہ بعض فصلون مین واقع ہوتا ہی یہ کہان جائز ہے۔ ۳۰۔ اب دُلھن کی طرف کا نائی ہاتھ دُھلاتا ہے اُسکو سوا روپیہ ہاتھ دُھلائی دیا جاتا ہی۔ یہ دینا اصل مین انعام و احسان ہی مگر اب اسکو دینے والے اور لینے والے حق واجب و رنیگ سمجھتے ہین اسطرح سے دینا لینا حرام ہے کیونکہ احسان مین زبردستی کرنا حرام ہی جیسا کہ اوپر گذر چکا اور اگر اسے خدمتگزاری کا حق کہو تو خدمتگزار تو دُلھن والون کا ہی اُنکے ذمے ہونا چاہیے دولھا والون سے کیا واسطہ۔ یہ تو مہمان ہین علاوہ خلاف شرع ہونے کے خلاف عقل بھی کسقدر ہی کہ مہمانون سے اپنے نوکرون کی تنخواہ مزدوری دلائی جائے۔ ۳۱۔ دولھا کے لیے گھر سے شکرانہ بنکر آتا ہی جو خالی رکابیون مین سب براتیون کو تقسیم کیا جاتا ہی۔ اِسمین اُس بیجد یابندی کے علاوہ عقیدے کی بھی خرابی ہی یعنی اگر شکرانہ نہ بنایا جائے تو نامبارکی کا باعث

سمجھتی ہین بلکہ اکثر رسوم مین یہی عقیدہ ہی یہ خود شرک کی بات ہی۔ حدیث شریف مین
آیا ہی کہ بدشگونی اور نامبارکی کی کچھ اصل نہین شریعت جسکو بے اصل بتاوی اور لوگ
اُسے اصل بنا کر کھڑا کرین یہ شریعت کا مقابلہ ہی یا نہین۔ ۳۲۔ اسکے بعد سب براتی
کھانا کھا کر چلے جاتے ہین لڑکی والے کے گھر سے نوشہ کے لیے پلنگ سجا کر بھیجا جاتا ہے۔
اور کیسے اچھے وقت بھیجا جاتا ہے جب تمام رات زمین پر پڑے پڑے چور ہو چکے اب یہ
آیا ہی۔ واقعی حقدار تو ابھی ہوا اس سے پہلے تو اجنبی اور غیر تھا۔ بھلی مانسو اگر وہ
داماد نہ تھا تو بلایا ہوا مہمان تو تھا آخر مہمان کی خاطر مدارات کا بھی شرع اور عقل مین
حکم ہے یا نہین۔ اور دوسرے براتی اب بھی فضول ہے انکی اب بھی کسی نے بات
نہ پوچھی صاحبو وہ بھی تو مہمان ہین۔ ۳۳۔ پلنگ لانیوالے نائی کو سوا روپیہ
دیا جاتا ہی بس معلوم ہوا یہ چارپائی اس علت کے لیے آئی تھی۔ استغفر اللہ۔ آئین
بھی وہی انعام مین جبر ہونا ظاہر ہے۔ ۳۴۔ پچھلی رات کو ایک خوان مین شکرانہ
بھیجا جاتا ہی اسکو برات کے سب لڑکے ملکر کھاتے ہین چاہے ان کمبختی مارونکو بدہضمی
ہوجائے مگر شادی والون کو اپنی رسمین پوری کرنیسے کام۔ پہلے جہان شکرانہ بنانے کا
ذکر آیا ہی وہان بیان ہوچکا ہی کہ یہ بھی خلاف شرع ہی۔ ۳۵۔ اس خوان لانیوالے
نائی کو سوا روپیہ دیا جاتا ہی۔ کیون ندیا جائے ان نائی صاحب کے بزرگون نے اس
بیچارے براتی کے باپ دادا کو قرض روپیہ دے رکھا تھا وہ بیچارہ اُسکو ادا کر رہا ہے
ورنہ اُسکے باپ دادا جنت مین جانیسے اٹکے رہین گے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ
۳۶۔ صبح کو برات کے بھنگی دلھن والون کے گھر دف بجاتے ہین۔ یہ دف برات کے
ساتھ آئی تھی اور دف اصل مین جائز بھی تھی مگر اسمین شریعت نے یہ مصلحت رکھی ہی کہ
اس سے نکاح کی خوب شہرت ہوجائے لیکن اب یقینی بات ہی کہ شان و شوکت
دکھانے اور تفاخر کے لیے بجایا جاتا ہی اسلیے ناجائز اور موقوف کرنے کے قابل ہے

اعلان وشہرت کے اور ہزاروں طریقے ہین۔ اوراب تو ہر کام مین مجمع ہوتا ہی خود ہی
ساری بستی مین چرچا ہوجاتا ہی بس یہی شہرت کافی ہی۔ اور اگر دف کے ساتھ شہنائی
بھی ہو توکسی حال مین جائز نہین حدیث شریف مین صاف برائی اور ممانعت آئی ہی
۷ ۳۳۔ دُلھن والونکی طرف کا بھنگی سرات کے گھوڑونکی لید اُٹھاتا ہی اور دونوں طرف کے
بھنگیونکو لید اُٹھائی اور صفائی کا نیگ برابر ملتا ہی بھلا اس ٹھٹیرے بدلائی سے کیا
فائدہ دونون کو جب برابر ملتا ہی تو اپنے اپنے کمینونکو دیدیا ہوتا خواہ مخواہ دوسرے
دلاکر جبر کا گناہ لازم کرایا۔ ۳۸۔ دُلھن والونکی ڈومنی دولھا کو پان کھلانے کے واسطے
آتی ہی اور دستور کے موافق اپنا پروت لیکر جاتی ہی اسکو بھی انعام دینا پڑتا ہی۔ بیچارے کو
آج ہی لُوٹ لو کچھ بچا کر لیجانے نپائے بلکہ اور قرضدار ہو کر جائے یہان بھی اُسی جبر کو یاد
کرلو۔ ۳۹۔ اسکے بعد نائن دُلھن کا سر گوندھ کر کے کنگھی کو ایک کٹورے مین کھکر لیجاتی ہی
اور اُسکو سربندھائی اور بوڑے بسائی کے نام سے کچھ دیا جاتا ہی۔ کیون نہ دیا جائے یہ
بیچارہ سب کا قرضدار بھی ہی یہان بھی وہی جبر ہی۔ ۴۰۔ اسکے بعد کمینونکے انعام کی فرد
دُلھن والونکی طرف سے تیار ہو کر دولھا والونکو دیجاتی ہی وہ خواہ اُسکو تقسیم کر دے
یا یکمشت دُلھن والونکو دیدے اسمین بھی وہی جبر لازم آتا ہی جسکا حرام ہونا کئی بار بیان
ہوچکا ہی۔ بعض لوگ کہتے ہین صاحب یہ لوگ ایسے ہی موقع کی امید پر عمر بھر خدمت کرتے
ہین اسکا جواب یہ ہی کہ جسکی خدمت کی ہی اُس سے خدمت کا بدلہ بھی لینا چاہیے یہ کیا لغو
حرکت ہی کہ خدمت کرین اُنکی اور بدلہ دے وہ۔ ۴۱۔ نوشہ گھر مین بلایا جاتا ہی اور اُسوقت
پوری بے پردگی ہوتی ہی اور بعضی باتین بیحیائی کی اُس سے پوچھی جاتی ہین جسکا گناہ اور
بے غیرتی ہونا ظاہر ہی بیان کی حاجت نہین بعضی جگہ دولھا سے فرمایش ہوتی ہے کہ
دُلھن سے کہی کہ مین تمھارا غلام ہون اور تم شیر ہو اور مین بھیڑ ہون الٰہی توبہ اللہ تعالےٰ تو
خاوند کو سردار فرمائین اور یہ اُسکو غلام اور تابعدار بنائین بتلاؤ قرآن کے خلاف یہ رسم ہی

یا نہین - ۴۲ - اگر بہت غیرت سے کام لیا گیا تو اُسکا رومال گھر مین منگایا جاتا ہی اور اُس وقت سلامی کا روپیہ جو نیوتے مین آتا ہی جمع کر کے دولہا کو دیا جاتا ہی - اِس نیوتے کا گناہ ہونا اوپر بیان ہو چکا ہی - ۴۳ - اس سے ڈومنی اور نائن کا حق بقدر آٹھ آنہ نکالا جاتا ہے اللہ میان کی زکوٰۃ کا چالیسوان حصّہ اتنا فرض نہین کھیت کا دسوان حصّہ واجب نہین مگر اِنکا حصّہ نکالنا سب فرضون سے بڑھکر فرض - یہ بیجد پابندی کسقدر لغو ہے پھر یہ کہ نائن تو خدمتی بھی ہی بھلا یہ ڈومنی کس مصرف کی ہی جو ہر جگہ اسکا ساجھا اور حق رکھا ہوا ہی بقول شخصے بیاہ مین بیج کا لیکھا - شاید گانے بجانے کا حق الخدمت ہوگا سو جب گانا بجانا حرام ہی جیسا کہ پہلے باب مین بیان ہو چکا ہی تو اسپر کچھ مزدوری اور انعام دینا دلانا کسطرح جائز ہوگا - اور مزدوری بھی کسطرح کی کہ گھر والا تو اِسلیے دیتا ہی کہ اُسنے بُلایا اُسکے یہان تقریب ہی بھلا اور آنیوالونکی کیا کمبختی کہ اُنسے بھی جبراً وصول کیا جاتا ہی اور جو نہ دے اُسکی ذلّت و تحقیر اور اُسپر طعن و ملامت کیجاتی ہی بس ایسے گانے اور ایسے حق کو کیونکر حرام نہ کہا جائے گا - گانے بجانے مین بعضونکو یہ شبہہ ہوتا ہی کہ بیاہ شادی مین گیت درست ہی لیکن یہ نہین دیکھتے کہ اب جو خرابیان اسمین مل گئی ہین انسے درست نہین رہا وہ خرابیان یہ ہین کہ ڈومنیان لَے سے گاتی ہین ہماری مذہب مین یہ منع ہی اور اُنکی آواز غیر مردون کی کان مین پہونچتی ہی نامحرم کو ایسی آواز سُنانا بھی گناہ ہی اور اکثر ڈومنیان جوان بھی ہوتی ہین اُنکی آواز سے اور بھی خرابی کا ڈر ہی کیونکہ سُننے والونکی دل پاک نہین ہے گانا سُننے سے اور ناپاکی بڑھ جاتی ہی - کہین کہین ڈھولک بھی ہوتی ہی یہ کھُلا ہوا گناہ ہی بھر زیادہ رات اسی دھندی مین گذرتی ہی صبح کی نمازین اکثر قضا ہو جاتی ہین مضمون بھی بعض دفعہ خلاف شرع ہوتا ہی ایسا گانا گوانا کب درست ہوگا - ۴۴ - کھانے سے فراغت کے بعد جہیز کی تمام چیزین مجمع عام مین لائی جاتی ہین اور ایک ایک چیز سب کو دکھلائی جاتی ہی اور زیور کی فہرست پڑھکر سب کو سُنائی جاتی ہی خود دیکھو کہ پوری پوری ریا و نمایش ہے یا نہین -

علاوہ اسکے زنانے کپڑون کا مردون کو دکھلانا کسقدر غیرت کے خلاف ہے۔ اور بعضے
لوگ اپنے نزدیک بڑی دینداری کرتے ہین جہیز دکھلاتے نہین مقفل صندوق اور اسباب
کی فہرست دیدیتے ہین لیکن اسمین بھی دکھلاوا ضرور ہے برات وغیرہ صندوق لاتے
ہوئے دیکھتے ہین۔ بعضے فہرست بھی مانگ کر پڑھنے لگتے ہین دوسرے دولھا کے گھر جو مہمان
جمع ہین انمین کھولکر بھی دکھلایا جاتا ہی اسکا بچاؤ تو یہی ہی کہ جہیز ہمراہ نہ بھیجا جائے پھر
اطمینان کے وقت سب چیزین اپنی لڑکی کو دکھلا کر سپرد کر دیجایئن وہ جب چاہی لیجاوے
چاہے ایک دفعہ چاہے کئی دفعہ کرکے۔ ۴۵۔ سوا روپیہ کمینون کا نیگ جہیز کے خوان مین
ڈالا جاتا ہی وہی انعام مین زبردستی یہان بھی یاد کر لو۔ ۴۶۔ اب لڑکی کے رخصت
ہونیکا دن آیا میانہ یا پالکی دروازی مین رکھکر دلھن کے باپ بھائی وغیرہ اسکے سر پر ہاتھ
دھرنے کو گھر مین بلائے جاتے ہین اسوقت بھی اکثر مردون عورتون کا آمنا سامنا
ہو جاتا ہی سبکا برا ہونا ظاہر ہے۔ ۴۷۔ پھر لڑکی کو رخصت کرکے ڈولے مین بٹھاتے ہین
اور عقل کے خلاف سب مین رونا پیٹنا مچتا ہی ممکن ہی کہ بعض کو جدائی کا قلق ہو مگر اکثر تو
رسم ہی پورا کرنے کو روتی ہین کہ کوئی یون کہے گا کہ انپر لڑکی بھاری تھی اسکو دفع
کرکے خوش ہوئے۔ اور یہ جھوٹا رونا ناحق کا فریب ہی جو کہ عقل اور شرع دونون کے
خلاف اور گناہ ہی۔ ۴۸۔ بعض جگہ دولھا کو حکم ہوتا ہی کہ گود مین لیکر ڈولے مین رکھدے
انکی یہ فرمایش سب کے روبرو پوری کیجاتی ہی اگر کمزور ہوا تو بہنین وغیرہ سہارا لگاتی ہین
اسمین علاوہ بے غیرتی اور بیحیائی کے اکثر عورتون کا بالکل سامنا ہو جاتا ہی کیونکہ یہی
تماشا دیکھنے کے لیے تو یہ فرمایش ہوئی ہی پھر کبھی دلھن زیادہ بھاری ہوئی نہ سنبھل سکی
تو چھوٹ پڑتی ہی اور چوٹ لگتی ہی اسلیے یہ بھی ناجائز ہے۔ ۴۹۔ دلھن کے دوپٹے
کے ایک پلے مین کچھ نقد دوسرے مین ہلدی کی گرہ تیسرے مین جائفل چوتھے مین
چانول اور گھانس کی پتی باندھتی ہین یہ شگون اور ٹوٹکا ہی جو علاوہ خلاف عقل

ہونے کے شرک کی بات ہے۔ ۵۰۔ اور ڈولے مین مٹھائی کی چنگیر رکھدیتی ہین جسکے
خرچ کا موقع آگے چلکر معلوم ہوگا اُسی سے اسکا بیہودہ اور منع ہونا بھی ظاہر ہوجائیگا
۵۱۔ اوّل ڈولہ دُلھن کی طرف کے کہار اُٹھاتے ہین اور دولھا والے اُسپر سے
بکھیر شروع کرتے ہین اگر اسمین کوئی اثر شگونی بھی سمجھتے ہین کہ اسکے سر سے آفتین
اُترگئین تب تو عقیدے کی خرابی بھی ہے ورنہ نام ونمود وشہرت کی نیت ہونا ظاہر ہے
غرض ہرحال مین بُرا ہے۔ پھر لینے والے اِس بکھیر کے بھنگی ہوتے ہین جس سے یہ بھی
نہین کہہ سکتے کہ صدقہ خیرات کرنا مقصود ہے ورنہ غریبون محتاجونکو دیتے۔ پس یہ ایک طرح کا
فضول وبیجا خرچ بھی ہے کہ مستحقین کو چھوڑ کر غیر مستحقین کو دیا پھر اسمین بعض کے چوٹ
لگ جاتی ہے کسی کو بھیڑ کی وجہ سے اور کسی کو خود روپیہ پیسہ لگ جاتا ہے یہ خرابی
الگ رہی۔ ۵۲۔ اس بکھیر مین ایک مٹھی اُن کہارونکو دیجاتی ہے۔ اور وہ سب
کمینون کا حق ہوتا ہے وہی جبر کا ناجائز ہونا یہان بھی یاد کرلو۔ ۵۳۔ جب بکھیر کرتے
ہوئے شہر کے باہر پہونچتے ہین تو یہ کہار ڈولہ کسی باغ مین رکھکر اپنا نیگ سوا روپیہ
لیکر چلے جاتے ہین وہی انعام لینے مین زبردستی یہان بھی ہے۔ ۵۴۔ اور دُلھن کے
عزیز واقارب جو اُسوقت تک ڈولے کے ساتھ ہوتے ہین رخصت کرکے چلے جاتے ہین
اور وہان پردہ چنگیر مٹھائی کی نکالکر براتیون مین بھاگ دوڑ۔ چھینا جھپٹی شروع ہوتی
ہے اسمین علاوہ اُسی بیجا پابندی کے اکثر یہ بے احتیاطی ہوتی ہے کہ اجنبی مرد ڈولے
مین آدھا دھندھا ہاتھ ڈالکر وہ چنگیر لے لیتے ہین اسکی پروا نہین کہ پردہ کھل جائیگا
نائن یا دُلھن کو ہاتھ لگ جائیگا۔ اور بعض غیرت مند دولھا یا دُلھن کے رشتے دار اسپر
جوش مین آکر بُرا بھلا کہتے ہین جسمین بعض وقت بات بہت بڑھ جاتی ہے مگر اس منحوس
رسم کو کوئی نہین چھوڑتا تمام ٹھٹھا فضیحتی منظور مگر اسکا ترک کرنا منظور نہین اِنَّا لِلّٰہِ
وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط۔ ۵۵۔ راستے مین جو اوّل ندی ملتی ہے تو کہار لوگ اس

ندی پر پہونچکر ڈولہ رکھدیتے ہین کہ ہمارا حق دو تب ہم پار جائین اور یہ حق کم سے کم
ایک روپیہ ہوتا ہی جسکو دریا اُترائی کہتے ہین یہ بھی انعام مین زبردستی ہے۔ ۵۶
جب مکان پر ڈولہ پہونچتا ہی تو کہار ڈولہ نہین رکھتے جبتک اُنکو سوا روپیہ انعام نہ دیا جائے
اگر یہ انعام ہے تو یہ جبر کیسا۔ اور اگر مزدوری ہی تو مزدوری کی طرح ہونا چاہیے کہ جیسے
کسی کے پاس ہوا دیدیا اُسکا وقت مقرر کرکے مجبور کرنا بجز رسم ادا کرنیکے اور کچھ نہین جسکو
بیحد پابندی کہنا چاہیے۔ ۵۷ بعض جگہ یہ بھی دستور ہے کہ دولھا کا کوئی رشتے دار
لڑکا آکر ڈولہ روک لیتا ہی کہ جب تک ہمارا حق نہ ملے ڈولے کو گھر مین نہ جانے دینگے اسکو
اُسی بیحد پابندی مین داخل سمجھو۔ ۵۸۔ ڈولہ آنے سے پہلے ہی بیچ صحن مین تھوڑی جگہ
لیپ رکھتی ہین اور اُسمین آٹے سے گھروندے کی طرح بنا دیتی ہین ڈولہ اول وہین
رکھا جاتا ہی دُلھن کا انگوٹھا اُسمین ٹکا لیتی ہین تب اندر لیجاتی ہین اسمین علاوہ بیحد
پابندی کے سراسر شگون بھرا ہوا ہی اور کافرونکی موافقت پھر اناج کی بیقدری اسلیے
یہ بھی ناجائز ہے۔ ۵۹ جب کہار ڈولہ رکھکر چلے جاتے ہین تو دھیانیان بہو کو ڈولے
مین سے نہین اُتارنے دیتین جب تک اُنکو اُنکا حق نہ دیا جائے بلکہ اکثر دروازہ بند
کر لیتی ہین جسکے یہ معنی ہوئے کہ جب تک ہمکو فیس یا جرمانہ نہ دیا جائے تب تک ہم دُلھن کو
گھر مین نہ گھُسنے دینگے یہ بھی انعام مین زبردستی ہی۔ ۶۰۔ اِسکے بعد نوشہ کو بُلا کر ڈولے
کے پاس کھڑا کیا جاتا ہی۔ اسکی نہایت پابندی ہی اور یہ ایک قِسم کا شگون ہی جس سے
عقیدے کی خرابی معلوم ہوتی ہی اور اکثر اسوقت پردہ دار عورتین بھی بے تمیزی سے
سامنے آکھڑی ہوتی ہین۔ ۶۱۔ عورتین صندل اور مہندی پیسکر لیجاتی ہین اور دُلھن کے
داہنے پانؤن اور کوکھ کو ایک ایک ٹیکا لگاتی ہین یہ کھُلا ہوا ٹوٹکا اور شرک ہی۔ ۶۲۔
تیل اور ماش صدقہ کرکے بھنگن کو دیا جاتا ہی اور سیانے کے چار دن پایون پر تیل چھڑکا
جاتا ہی۔ وہی عقیدے کی خرابی کا روگ اس لغو حرکت کا بھی منشا ہے۔ ۶۳۔ اور اُسوقت

ایک بکرا گڑریے سے منگا کر نوشہ اور دُلھن کے اوپر سے صدقہ کر کے اُسی گڑریے کو
مع کچھ نیگ کے جسکی مقدار دو آنہ یا چار آنہ قیمت ہو دیدیا جاتا ہی دیکھو یہ کیا لغو حرکت
ہی اگر بکرا خریدا ہو تو اُسکی قیمت کہاں دی اگر یہی ہو تو بھلا ویسے تو اتنے کو خریدلو
اور اگر خریدا نہین تو وہ اس گڑریے کی ملک ہی تو یہ پرایے مال کے صدقہ کرنیکے کیا معنی
یہ تو وہی مثل ہے حلوائی کی دکّان نانا جی کا فاتحہ۔ پھر صدقہ کا مصرف گڑریا بہت موزون ہے،
غرض سرتاپا لغو حرکت ہی اور بالکل اصول شریعت کے خلاف۔ ۶۴- اِسکے بعد بہو کو اُتار کر
گھر مین لاتی ہین اور ایک بوریے پر قبلہ رُخ بٹھاتی ہین اور سات سُہاگنین ملکر تھوڑی
تھوڑی کھیر بہو کے داہنے ہاتھ پر رکھتی ہین پھر اس کھیر کو اُنمین سے ایک سُہاگن مُنھ سے
چاٹ لیتی ہی یہ رسم بالکل شگون اور فالون سے ملکر بنی ہی جسکا منشا عقیدہ کی خرابی ہی
اور قبلہ رُخ ہونا بہت برکت کی بات ہی لیکن یہ مسئلہ بس ان ہی خرافات پر عمل کرنیکے
لیے رہگیا اور کبھی عمر بھر چاہے نماز کی بھی توفیق نہوئی ہو اور جب اسکی پابندی فرض سے
بڑھکر ہونے لگی اور ایسا نکرنے کو بدشگونی سمجھا جائے تو یہ بھی شرع کی حد سے بڑھ جانا ہی اسلیے
یہ بھی جائز نہین۔ بعض جگہ یہان بھی نوشہ گود مین لیکر دُلھن کو اُتارتا ہی اسکی قباحتین
اوپر بیان ہو چکین۔ ۶۵- یہ کھیر دو طباقون مین اُتاری جاتی ہی ایک اُنمین سے ڈومنی کو
(شاباش ری ڈومنی تیرا تو سب جگہ ظہور ہے) اور ایک نائن کو مع کچھ انعام کے جسکی مقدار
کم سے کم پانچ ٹکے ہین دیا جاتا ہی یہ محض رسوم کی پابندی اور خرافات ہی۔ ۶۶ اِسکے بعد
ایک یا دو من کی کھیر برادری مین تقسیم کیجاتی ہی جسمین علاوہ پابندی کے بجز ریا و تفاخر
اور کچھ نہین۔ ۶۷- اِسکے بعد بہو کا مُنھ کھولا جاتا ہی اور سب سے پہلے ساس یا سب سے
بڑی عورت خاندان کی بہو کا مُنھ دیکھتی ہی اور کچھ مُنھ دکھلائی دیتی ہی جو ساتھ والی کے
پاس جمع ہوتا رہتا ہی اسکی ایسی سخت پابندی ہی کہ جسکے پاس مُنھ دکھلائی نہو وہ ہرگز
ہرگز مُنھ نہین دیکھ سکتی کیونکہ لعنت و ملامت کا اتنا بھاری بوجھ اُسپر رکھا جائے جسکو کسیطرح

اُٹھا ہی نہ سکے غرض اسکو واجبات سے قرار دیا ہی جو صاف شرعی حد سے بڑھ جانا ہی پھر
اسکی کوئی معقول وجہ نہین سمجھ مین آتی کہ اُسکے ذمّے مُنھ پر ہاتھ رکھنا بلکہ ہاتھو نپر مُنھ
رکھنا یہ کیون فرض کیا گیا ہی اور فرض بھی ایسا کہ اگر کوئی نکرے تو تمام برادری مین بیحیا
بے شرم بے غیرت مشہور ہوجائے بلکہ ایسا تعجب کرین کہ جیسے کوئی مسلمان کافر بنجائے
پھر خود ہی کہو اسمین بھی شریعت کی حد سے باہر ہوجانا ہی یا نہین۔ اِس شرم مین اکثر بلکہ ساری
دُلھنین نماز قضا کرڈالتی ہین اگر ساتھ والی نے موقع پاکر پڑھوا دی تو خیر ورنہ عورتون کے
مذہب مین اسکو اجازت نہین کہ خود اُٹھکر یا کسی سے کہہ سُنکر نماز کا بندوبست کرے اُسکو ذرا
اِدھر اُدھر ہلنا بولنا چالنا کھانا پینا۔ اگر کھجلی بدن مین اُٹھے تو کھجلانا اگر جمائی یا انگڑائی کا
غلبہ ہوجائے انگڑائی لینا یا نیند آنے لگے تو لیٹ رہنا۔ پیشاب پائخانہ خطا ہونے لگے تو
اُسکی اطلاع تک کرنا بھی ان عورتونکے مذہب مین حرام بلکہ کفر ہی اِس خیال کی وجہ سے
دُلھن دو چار دن پہلے سے بالکل دانہ پانی چھوڑ دیتی ہی کہ کہین پیشاب پائخانہ کی حاجت نہو
جو سب مین بدنامی ہوجائے۔ خدا جانے اس بیچاری نے کیا جرم کیا تھا جو ایسی سخت کال
کوٹھری مین یہ مظلومہ قید کی گئی خود سوچو کہ اسمین بلا وجہ ایک مسلمانکو تکلیف دینا ہے
یا نہین پھر کیونکر اجازت ہوسکتی ہی اور یاد رہے کہ نمازونکی قضا ہونے کا گناہ اُسکو تو
ہوتا ہی ہی لیکن اور سب عورتونکو بھی اُتنا ہی گناہ ہوتا ہی جنکی بدولت یہ رسمین قائم ہین
اسلیے اِن سب خرافات کو موقوف کرنا چاہیے اور بعض شہرون مین یہ بیہودگی ہی کہ کُنبے
کے سارے مرد بھی دُلھن کا مُنھ دیکھتے ہین استغفر اللہ و نعوذ باللہ۔ ۶۸۔ یہ سب عورتین
مُنھ دیکھتی ہین اُسکے بعد کسی کا بچّہ بہُو کی گود مین بٹھاتی ہین اور کچھ مٹھائی دیکر اُٹھا لیتی
ہین۔ وہی خرافات شگون۔ مگر کیا ہوتا ہی اسپر بھی بعضونکی تمام عمر اولاد نہین ہوتی۔
توبہ توبہ کیا بُرے خیالات ہین۔ ۶۹۔ اِسکے بعد بہُو کو اُٹھا کر چارپائی پر بٹھاتی ہین پھر
نائن دُلھن کے داہنے پیر کا انگوٹھا دھوتی ہی اور وہ روپیہ یا اٹھنی وغیرہ جو بہُو کے ایک

پلے مین بندھا ہوتا ہی انگوٹھا دُھلوائی مین نائن کو دیا جاتا ہی معلوم ہوتا ہی یہ بھی کوئی شگون ہے۔ ۰ے۔ بعد آنے دُلھن کے شکرانے کے دو طباق ایک اُسکے لیے دوسرا نائن کے لیے جو بہو کے ساتھ آتی ہی بنائے جاتے ہین اُسوقت بھی بہی سہاگنین ملکر کچھ دانے بہو کے منھ کو اس بیچاری کو للچانیکے لیے لگا کر آپسمین سب ملکر کھا لیتی ہین (شاباش شاباش) یہ سب شگون معلوم ہوتا ہی۔ ۱ے۔ پھر دولھا والونکی نائن دُلھن والونکی نائن کا ہاتھ دُھلواتی ہی اور یہ نائن موافق تعلیم اپنے آقا کے کچھ نقد ہاتھ دُھلوائی دیتی ہی اور کھانا شروع کر دیتی ہی۔ اسمین بھی وہی بیجا پابندی اور انعام مین جبر کی خرابی ہی۔ ۲ے۔ کھانا کھاتے وقت ڈومنیان گالیان گاتی ہین (کمبختون پر خدا کی مار) اور اس نائن سے نیگ لیتی ہین۔ ماشاء اللہ گالیان کی گالیان کھاؤ اور اوپر سے انعام دو۔ اس جہالت کی بھی کوئی حد ہی خدا کی پناہ۔ ۳ے۔ جب جہیز کھولا جاتا ہی تو ایک جوڑا ساتھ والی نائن کو دیا جاتا ہی اور ایک جوڑا اسیطرح دھیانیان آپسمین تقسیم کر لیتی ہین۔ واہ کیا اچھی زبردستی ہی مان نہ مان مین تیرا مہمان۔ اگر کوئی کہے یہ زبردستی نہین اسکو تو سب مانے ہوئے ہین۔ تو جواب یہ ہی کہ جب جانتے ہین کہ نہ ماننے سے نکو بنائے جائینگے اب زبردستی کا ماننا تو وہ بھی مان لیتا ہی جسکی چوری ہوجاتی ہی اور چپ ہو کر بیٹھ رہتا ہی یا کوئی ظالم مال چھین لیتا ہی اور یہ ڈر کے مارے نہین بولتا ایسے ماننے سے کسی کا مال حلال نہین ہو جاتا۔ اسیطرح بعض جگہ یہ بھی دستور ہی کہ جہیز مین بٹوے اور کمربند اور تیلیدانیان ہوتی ہین وہ سب دھیانیان آپسمین تقسیم کر لیتی ہین اور حصے رسد بہو کو بھی دیتی ہین۔ ۴ے۔ رات کا وقت تنہائی کے لیے ہوتا ہے جسمین بعض بیحیا عورتین جھانکتی تاکتی ہین اور موافق مضمون حدیث کے لعنت مین داخل ہوتی ہین۔ ۵ے۔ صبح کو یہ بیحیائی ہوتی ہی کہ رات کا بستر چادر وغیرہ دیکھی جاتی ہی اس سے بڑھکر بعض جگہ یہ غضب ہے کہ تمام کُنبے مین نائن کے ہاتھ پھرایا جاتا ہی کسی کا راز

معلوم کرنا مطلقاً حرام ہے خصوصاً ایسی حیا کی بات کی شہرت سب جانتے ہین کسقدر
بے غیرتی کی بات ہے مگر افسوس ہے کہ عین وقت پر کسی کو ناگوار نہین معلوم ہوتا اللہ بچائے
۷۶۔ عصر مغرب کے درمیان مین بہو کا سر کھولا جاتا ہے اور اسوقت ڈومنیان گاتی
جاتی ہین اور انکو سوا روپیہ یا پانچ ٹکے مانگ بھرائی اور سر کھلائی کے نام سے دیے
جاتے ہین۔ اسمین بھی وہی بیجا پابندی اور مزدوری دینے کی خرابی موجود ہے۔ ۷۷۔
بہو کے آنے سے اگلے دن اسکے عزیز قریب دو چار گاڑیان اور مٹھائی وغیرہ لیکر آتے
ہین اس آمد کا نام چوتھی ہے اسمین بھی وہی پابندی کی علت لگی ہوئی ہے علاوہ اسکے
یہ رسم کافرونکی ہے اور کافرونکی موافقت منع ہے۔ ۷۸۔ بہو کے بھائی وغیرہ گھر مین
بلائے جاتے ہین اور بہو کے پاس علیحدہ مکان مین بیٹھتے ہین اکثر اوقات یہ لوگ
شرعاً نامحرم بھی ہوتے ہین مگر اسکی کچھ تمیز نہین ہوتی کہ نامحرم کے پاس تنہا مکان مین
بیٹھنا خصوصاً زیب و زینت کے ساتھ کسقدر گناہ اور بے غیرتی ہے وہ بہو کو کچھ نقد دیتے
ہین اور کچھ مٹھائی کھلاتے ہین اور چوتھی کا جوڑا مع تیل و عطر اور کمینون کے خرچ کے
گھر مین بھیجدیتے ہین یہ سب اُسی بیجا پابندی مین داخل ہے۔ ۷۹۔ جب نائی ہاتھ
دُھلانے آتا ہے تو وہ اپنا نیگ جو زیادہ سے زیادہ سوا روپیہ اور کم سے کم چار آنے ہین
لیکر ہاتھ دُھلواتا ہے۔ اس فرضیت کا بھی کچھ ٹھکانا ہے۔ جتنے حقوق خدا کے اور بندون
کے ہین سب مین توقف ہو جائے مگر اس مُنہ گھڑت حق مین جو سچ پوچھو تو ناحق ہے
کیا مجال کہ ذرا فرق آجائے بلکہ پیشگی وصول کیا جائے۔ پہلے اُسکا قرض ادا کردو
تب کھانا نصیب ہو استغفر اللہ۔ مہمانون سے دام لیکر کھانا کھلانا۔ یہ اِن ہی عقل
کے دشمنون کا کام ہے۔ یہ بھی بیجا پابندی۔ اور شرعی حد سے آگے بڑھنا اور انعام
مین جبر کرنا ہے۔ ۸۰۔ کھانا کھانے کے وقت چوتھی والون کی ڈومنیان دروازے
مین بیٹھکر اور گالیان گاکر اپنا نیگ لیتی ہین۔ خدا انکو سمجھے۔ ایسے ہی لینے والے اور ایسے ہی

دینے والے۔ حاجتمندون کو خوشامد اور دعائو نیر چھوٹی کوڑی نہ دین۔ اور ان بدذاتونکو
گالیان کھاکر روپے بخشین۔ واہ رے رواج تو بھی کیسا زبردست ہی۔ خدا تجھے ہمارے
مُلک سے غارت کرے۔ ۸۱۔ دوسرے روز چوتھی کا جوڑا پہنا کر مع اُس مٹھائی کے جو بہو
کے گھر سے آئی تھی رخصت کرتے ہین۔ ماشاءاللہ۔ بھلا اس مٹھائی کے بھیجنے سے اور پھر
واپس لیجانے سے کیا حاصل ہوا۔ شاید اس مُبارک گھر سے مٹھائی مین برکت آجانے
کے لیے بھیجی ہو گی۔ خیال تو کرو۔ رسم کی پابندی مین عقل بھی جاتی رہتی ہی اور بیجا
پابندی کا گناہ و الزام الگ رہا۔ ۸۲۔ اور بہو کے ساتھ نوشہ بھی جاتا ہی اور رخصت
کرتے وقت دہی چارون چیزین پلّون مین باندھی جاتی ہین جو رخصت کے وقت
وہان سے بندھکر آئی تھین۔ یہ بھی خرافات شگون ہی۔ ۸۳۔ وہان جاکر جب دُلھن
اُتاری جاتی ہی تو اُسکا داہنا انگوٹھا وہانکی نائن دُھوکر وہ اٹھنی یا روپیہ جو بہو کے
پلّے مین بندھا ہوتا ہی لیتی ہے وہی شگون یہان بھی ہی۔ ۸۴۔ جب دولھا گھر مین
جاتا ہی تو سالیان اُسکا جوتا چھپا کر جوتا چھپائی کے نام سے کم سے کم ایک روپیہ لیتی
ہین۔ شاباش ایک تو چوری کرین اور اُلٹا انعام پائین۔ اوّل تو ایسی مہمل ہنسی کہ
کسی کی چیز اُٹھائی چھپادی حدیث مین اسکی ممانعت آئی ہی پھر یہ ہنسی دل لگی کا
خاصہ ہی کہ اس سے بے تکلفی بڑھتی ہی اجنبی اور غیر مرد سے ایسا علاقہ اور ربط پیدا کرنا
یہ خود شرع کے خلاف ہی پھر اس انعام کو حق لازمی سمجھنا یہ بھی زبردستی کرکے لینا اور
شرعی حد سے نکل جانا ہی۔ بعض جگہ جوتا چھپائی کی رسم نہین مگر اُسکا انعام باقی ہی کیا
واہیات بات ہی۔ ۸۵۔ اِس سے بدتر چوتھی کھیلنا ہی جو بعض شہرونمین رائج ہے
اسمین جس درجے بیحیائی و بے غیرتی ہوتی ہی اُسکا کچھ پوچھنا نہین پھر جنکی عورتین
اِس چوتھی کھیلنے مین شریک ہوتی ہین اُنکے شوہر باوجود معلوم ہونیکے اسکا انتظام
اور منع نہ کرنے کی وجہ سے دیُّوث بنتے ہین اور کافرونکی مشابہت اِن سب کے علاوہ

اور بعض وقت ایسی ایسی چوٹین لگ جاتی ہین کہ آدمی تلملا جاتا ہے اسکا گناہ الگ -
۸۶- جب دولھا آتا ہے تو وہان کا نائی اُسکے داہنے پیر کا انگوٹھا دھوکر اپنا حق لیتا ہے جو
ایک روپے کے قریب ہوتا ہے اور باقی کمینون کا خرچ گھر مین دیتے ہین یہ سب شگون اور
بیحد پابندی مین داخل ہے - ان سب موقعون مین نائی کا حق سب سے زیادہ سمجھا جاتا ہے
یہ ہندوون کی رسم ہے اُنکے رواج مین نائی کے اختیارات چونکہ بہت زیادہ ہین اسلیے
اُسکی بڑی قدر ہے بے علم مسلمانون نے اختیارات تو اُ لینے لے لیے مگر تنخواہ وہی رکھی
جو اکثر جگہ محض ناحق کا لینا دینا ہے جہان کوئی شرعی وجہ بھی نہین نکل سکتی - ۸۷ -
اب کھانے کا وقت آیا تو دولھا صاحب روٹھے بیٹھے ہین ہزارون منتین کرو خوشامد
کرو مگر اُنکا ہاتھ ہی نہین اُٹھتا کہ جب تک ہمکو نہ دوگے ہم نہ کھائین گے جب حق ملجائیگا
تب کھائین گے - سبحان اللہ کیا عقل کی بات ہے کہ کھانیکا کھانا کھائین اور اوپر سے
دانت گھسائی مانگین - اس طوفان بے تمیزی مین حیا - شرم عقل - تہذیب سب
طاق پر رکھدیے جاتے ہین اسمین بھی احسان مین زبردستی کی اور دینے مین ریا
ونمایش کی علت موجود اسلیے یہ بھی ناجائز ہے - ۸۸ - دو چار دن کے بعد پھر دولھا
والے دولھا دلھن کو لیجاتے ہین اسکو بہوڑہ کہتے ہین اور اسمین بھی وہی سب بیہودگی
ہین جو جوتھی مین ہوئی تھین جو برائیان اور گناہ اُسمین تھے وہی یہان بھی سمجھ لو - ۸۹ -
اسکے بعد بہو کے میکے سے کچھ عورتین اُسکو لینے آتی ہین اور اپنے ساتھ کھجورین لاتی ہین
وہی بیحد پابندی - ۹۰ - یہ کھجورین ساری برادری مین تقسیم ہوتی ہین وہی ریا ونمود - ۹۱
پھر جب یہان سے رخصت ہوتی ہے تو یہی کھجورین ساتھ لیجاتی ہین - وہی بیحد پابندی - ۹۲ -
اور وہ باپکے گھر جاکر برادری مین تقسیم ہوتی ہین - وہی فخر وریا یہان بھی - ۹۳ - اسکے
بعد اگر شب برات یا محرم ہو تو باپکے گھر ہوگا یہ پابندی کونسی آیت یا حدیث سے ثابت ہے
وجہ اسکی صرف جاہلیت کا ایک خیال ہے کہ محرم اور شب برات کو نعوذ باللہ نامبارک

سمجھتی ہین اسلیے دولہا کے گھر ہونا نامناسب جانتی ہین۔ ۹۴۔ اور رمضان بھی وہین ہوتا ہی قریب عید سواری بھیجکر بہو کو بلاتی ہین غرض یہ کہ جو تہوار غم اور بھوک اور سوزش کے ہین جیسے محرم کہ یہ غم و رنج کا زمانہ سمجھا جاتا ہی رمضان مین بھوک پیاس کا ہونا ظاہر ہی۔ شب برات کو عام لوگ جلتا بلتا کہتے ہین۔ غرض یہ سب بانجھ حصتے مین اور عید جو خوشی کا تہوار ہے وہ گھر ہونا چاہیے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ ۹۵۔ اور وہانسے دو تین من جنس مثل سوتیان آٹا میوہ وغیرہ بھیجا جاتا ہی اور دولہا دولھن کا جوڑا مع کچھ نقدی گھی کے نام سے اور کچھ شیرینی دیجاتی ہی۔ یہ ایسا ضروری فرض ہی کہ گو سودی قرض لینا پڑے مگر یہ قضا نہ ہو ظاہر ہی کہ یہ شرعی حد سے بڑھ جاتا ہی۔ ۹۶۔ بعد نکاح کے سال دو سال تک بہو کی روانگی کے وقت کچھ مٹھائی اور نقد اور جوڑا وغیرہ دونون طرف سے بہو کے ہمراہ کر دیے جاتے ہین اور عزیزون مین بھی خوب دعوتین ہوتی ہین۔ مگر وہی جرمانے کی دعوت کہ بدنامی سے بچنے کو یا ناموری و سرخروئی حاصل کرنے کو سارا بکھیڑا ہوتا ہی۔ پھر اُسکے بدلے اور برابری کا بھی پورا لحاظ ہوتا ہی بلکہ بعض اوقات خود شکایت و تقاضا کر کے دعوت کھاتے ہین۔ غرض تھوڑے دنون تک یہ آؤ بھگت سچی یا جھوٹی ہوتی رہتی ہی پھر اُسکے بعد کوئی کسیکو نہین پوچھتا سب خوشیان منانے والے اور جھوٹی خاطر داری کرنے والے الگ ہو گئے۔ اب جو مصیبت پڑے بھگتو۔ کاش جسقدر روپیہ بیہودہ اُڑایا ہی اگر ان دونون کے لیے اُس سے کوئی جائداد خرید دیجاتی یا تجارت کا سلسلہ شروع کر دیا جاتا کسقدر راحت ہوتی ساری خرابی ان رسوم کی پابندی سے ہی۔ ۹۷۔ دو طرف کی شیرینی دونون کی برادری مین تقسیم ہو جاتی ہی جسکا منشا وہی ریا ہے اور اگر وہ شیرینی سب کو نہ پہونچے تو اپنے گھر سے منگا کر ملاؤ یہ بھی جرمانہ ہی۔ ۹۸۔ بعض جگہ کنگنا باندھنے کا بھی دستور ہی جو کافرونکی رسم ہونے کی وجہ سے منع ہی۔ ۹۹۔ بعض جگہ آرسی مصحف کی بھی رسم ہے اسمین بھی طرح طرح کی رسوائیان اور فضیحتیان ہین جو بالکل عقل اور شرع کے خلاف ہین۔

۱۰۰۔ بعض جگہ آرایش و آتشبازی کا سامان ہوتا ہی جو سراسر افتخار اور مال کا بیہودہ اڑانا ہی جسکے حرام ہونے مین کوئی شبہہ نہین۔ ۱۰۱۔ بعضی جگہ ہندوستانی یا انگریزی باجے ہوتے ہین انکا حرام ہونا حدیث مین موجود ہی۔ اور کہین ناچ بھی ہوتا ہی جسکا حرام ہونا پہلے باب مین بیان کردیا گیا ہی۔ ۱۰۲۔ بعض تاریخون اور مہینون اور سالون کو مثلاً اٹھارہ سال کو منحوس سمجھتے ہین اور اُسمین شادی نہین کرتے یہ اعتقاد بھی بالکل عقل او رشرع کے خلاف ہی۔ ۱۰۳۔ بعض جگہ جہیز کے پلنگ مین چاندی کے پائے چاندی کی سُرمہ دانی سلائی کٹوری وغیرہ دیے جاتے ہین جسکا استعمال کرنا حرام ہی حدیث مین صاف صاف ممانعت آئی ہی لہذا اسکا دینا بھی حرام ہی کیونکہ ایک حرام بات مین مدد دینا اور اُسکی موافقت کرنا ہی۔ یہ سب واقعے سَو سے اوپر ہین جن مین سے کسی مین ایک گناہ کسی مین دو کسی مین چار پانچ اور بعض مین ستیس تک جمع ہین اگر ہر واقعے پیچھے تین تین گناہ کا اوسط رکھو تو یہ شادی تین سَو سے کچھ زائد گناہون کا مجموعہ ہی جس نکاح مین تین سَو سے زائد حکم شرعی کی مخالفت ہوئی ہو اُسمین بھلا خیر وبرکت کا کیا ذکر۔ غرض یہ سب واقعے اِن گناہون سے بھرے پڑے ہین۔ ۱۔ مال کا بیہودہ اُڑانا۔ ۲۔ بیجا افتخار یعنی نمود اور شان۔ ۳۔ بیجا پابندی۔ ۴۔ کافرونکی مشابہت۔ ۵۔ سُودی قرض یا بلا ضرورت قرض لینا۔ ۶۔ انعام واحسان کو زبردستی سے لینا۔ ۷۔ بے پردگی۔ ۸۔ شرک اور عقیدے کی خرابی۔ ۹۔ نمازون کا قضا ہونا یا مکروہ وقت مین پڑھنا۔ ۱۰۔ گناہ مین مدد دینا۔ ۱۱۔ گناہ پر قائم وبرقرار رہنا اور اُسکو اچھا جاننا۔ جنکی مذمت قرآن وحدیث مین صاف صاف مذکور ہی چنانچہ کچھ تھوڑا سا بیان کیا جاتا ہی ارشاد فرمایا اللہ تعالی نے کہ بیہودہ مت اُڑاؤ بیشک اللہ تعالی پسند نہین کرتے بیہودہ اڑانے والونکو اور دوسری جگہ فرمایا ہی بیہودہ اُڑانے والے شیطان کے بھائی ہین اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہی اور حدیث مین ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص دکھانے کے لیے کوئی کام کرے۔ دکھاویگا

اللہ تعالیٰ اُسکو یعنی اُسکی رسوائی کو۔ اور جو شخص سُنانے کے واسطے کوئی کام کریگا سُنائے گا
اللہ تعالیٰ اُسکے عیب قیامت کے روز۔ قرآن مین ہے کہ خدا تعالیٰ کی حدون سے آگے
مت بڑھو۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو شئے شرع مین ضرور نہین اُسکو ضرور سمجھنا اور اُسکی بیحد
پابندی کرنا بُرا ہے کیونکہ اسمین خدائی حد سے آگے بڑھنا ہے۔ اور حدیث شریف مین ہے کہ
لعنت فرمائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سُود لینے والے اور سُود دینے والے کو اور
فرمایا ہے کہ گناہ مین دونون برابر ہین۔ اور قرض لینے کے بارے مین بھی حدیثون
مین بہت دھمکیان اور ممانعت آئی ہے اسلیے بے ضرورت وہ بھی گناہ ہے۔ اور
حدیث شریف مین ہے کسی شخص کا مال حلال نہین ہے بغیر اُسکی خوشدلی کے۔ اس سے
معلوم ہوا کہ کسی قسم کی زبردستی کرکے مجبور کرکے دباؤ ڈال کے لینا حرام ہے۔ اور حدیث
شریف مین ہے لعنت کرے اللہ تعالیٰ دیکھنے والے کو اور جسکی طرف دیکھا جاوے۔ اس
سے بے پردگی کی بُرائی اور اُسکا حرام ہونا ثابت ہوا کہ دیکھنے والے پر بھی لعنت ہے
اور جو سامنے آجائے احتیاط سے پردہ نکرے اُسپر بھی لعنت ہے اور مرد کا غیر عورت کو
دیکھنا اور عورت کا غیر مرد کو دیکھنا یہ بھی دونون گناہ ہین۔ شرک کی بُرائی کون نہین
جانتا۔ اور حدیث مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کسی عمل کے
چھوڑنے کو کفر نہ سمجھتے تھے بجز نماز کے۔ دیکھو اس سے نماز قضا کرنے کی کتنی بُرائی نکلی
کہ آدمی کا ایمان ہی صحیح اور ٹھیک نہین رہتا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کی
مدد مت کرو گناہ اور ظلم مین۔ اور حدیث مین ہے کہ جب نیکی کرنیسے تیرا جی خوش ہو
اور بُرا کام کرنیسے جی بُرا ہو پس تو مؤمن ہے اس سے معلوم ہوا کہ گناہ کو اچھا جاننا اور
اُسپر قائم و برقرار رہنا ایمان کا ویران کرنیوالا ہے اور حدیث مین خاصکر ان رسوم
جہالت کے بارے مین بہت سخت دھمکیان آئی ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ سب سے زیادہ بُغض اللہ تعالیٰ کو تین شخصون کے ساتھ ہے انمین سے ایک یہ بھی فرمایا

کہ جو شخص اسلام مین آکر جاہلیت کی رسمین برتنا چاہے اسکے علاوہ اور بہت سی حدیثین
ہین ہم زیادہ بیان نہین کرتے۔ پس مسلمان پر فرض و واجب ہے ایمان و عقل کی بات
یہ ہے کہ ان رسمونکی برائی جب عقل و شرع سے معلوم ہوگئی تو ہمت کرکے سب کو خیرباد
کہے اور نام و بدنامی پر نظر نہ کرے بلکہ اسکا تجربہ ہوچکا ہے کہ اللہ تعالی کی اطاعت
مین زیادہ عزت و نیکنامی ہوتی ہے۔ اور ان رسمونکی موقوفی کے دو طریقے ہین
ایک تو یہ کہ سب برادری متفق ہوکر سب بکھیڑے موقوف کردین دوسرا طریقہ یہ ہے
کہ اگر کوئی اسکا ساتھ نہ دے تو خود ہی شروع کرے دیکھا دیکھی اور لوگ بھی ایسا کرنے
لگینگے کیونکہ ان خرافات سے سب کو تکلیف ہے اسیطرح انشاء اللہ تعالی چند روز مین
عام اثر پھیل جائیگا۔ اور ابتدا کرنیکا ثواب قیامت تک ملتا رہیگا مرنیکے بعد بھی
ملیگا۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ صاحب جسکو گنجایش ہو وہ کرے جسکو نہو وہ نکرے اسکا جواب
یہ ہے کہ اول تو گنجایش والونکو بھی گناہ کرنا جائز نہین جب ان رسمون کا گناہ ہونا ثابت
ہوگیا پھر گنجایش سے اجازت کب ہوسکتی ہے۔ دوسرے یہ کہ جب گنجایش والے کرینگے
تو انکی برادری کے غریب آدمی بھی اپنی حفظ آبرو کے لیے ضرور کرینگے اسلیے ضرورت
اور انتظام کی بات یہی ہے کہ سب ہی چھوڑ دین۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ اگر یہ رسوم
موقوف ہوجاوین تو پھر میل ملاپ کی کوئی صورت ہی نہین۔ اسکا جواب یہ ہے کہ اول
تو میل ملاپ کی مصلحت سے گناہ کی بات کسی طرح جائز نہین ہوسکتی پھر یہ کہ میل ملاپ
اسپر موقوف نہین بلا پابندی رسوم اگر ایک دوسرے کے گھر جائے یا اسکو بلائے
اسکو کھلائے پلائے کچھ امداد و سلوک کرے جیسا یار دوستون مین راہ و رسم جاری
ہے تو کیا یہ ممکن نہین بلکہ ابتو ان رسمونکی بدولت بجاے محبت و الفت کے جو کہ میل
ملاپ سے اصلی مقصود ہے اکثر رنج و تکرار و شکایت اور پرانے کینون کا تازہ کرنا اور تقریب
والے کی عیب جوئی۔ اسکو ذلیل کرنے کے درپے ہونا اسیطرح کی اور دوسری خرابیان

دیکھی جاتی ہین اور چونکہ ایسا لینا دینا کھلانا پلانا دستور کی وجہ سے لازم ہوگیا ہی اسلیے
کچھ خوشی و مسرت بھی نہین ہوتی نہ دینے والے کو کیونکہ وہ ایک بیگار سی اُتارتا ہی نہ لینے والے کو
کہ وہ اپنا حق ضروری سمجھتا ہی پھر لطف کہان رہا۔ اسلیے ان سارے خرافات کا
موقوف کرنا واجب ہے منگنی مین زبانی وعدہ کافی ہی نہ حجام کی ضرورت نہ جوڑا اور نشانی
اور شیرینی کی حاجت جب دونون نکاح کے قابل ہوجائین زبانی یا بذریعہ خط و کتابت
کوئی وقت ٹھہرا کر دولہا کو بلالین ایک اسکا سرپرست اور ایک خدمتگزار اسکے ساتھ
آنا کافی ہی نہ بڑی کی ضرورت نہ برات کی ضرورت نکاح کرکے فوراً یا ایک آدھ روز
مہمان رکھکر اسکو رخصت کردین اور اپنی گنجایش کے موافق جو ضروری اور کام کی چیزین
جہیز مین دینا منظور ہون بلا اورون کو دکھلائے اور شہرت دیے اُسکے گھر بھیجدین یا
اپنے ہی گھر اُسکے سپرد کردین نہ سسرال کے جوڑے کی ضرورت نہ چوتھی پھوڑے کی
حاجت پھر جب چاہین دُلھن والے بلالین اور جب موقع ہو دولھا والے بلالین اپنی اپنے
کمینونکو گنجایش کے موافق خود ہی دیدین نہ یہ اُنسے دلائین نہ وہ اِنسے منھ پر ہاتھ
رکھنا بھی کچھ ضرور نہین بکھیر بھی فضول ہے اگر توفیق ہو شکریہ مین حاجتمندون کو دیدو
کسی کام کے لیے قرض مت لو۔ البتہ ولیمہ مسنون ہی وہ بھی خلوص نیت و اختصار کی ساتھ
نہ کہ فخر و اشتہار کے ساتھ ورنہ ایسا ولیمہ بھی جائز نہین حدیث مین ایسے ولیمے کو
شَرُّ الطَّعَامِ فرمایا گیا ہی یعنی یہ بڑا ہی برا کھانا ہی۔ اِسلیے نہ ایسا ولیمہ جائز نہ اسکا
قبول کرنا جائز۔ اس سے معلوم ہوگیا ہوگا کہ اکثر کھانے جو برادری کو کھلائے جاتے
ہین اُسکا کھانا اور کھلانا کچھ بھی جائز نہین۔ دیندار کو چاہیے کہ نہ خود ان رسمون کو
کرے اور جس تقریب مین یہ رسمین ہون ہرگز وہان شریک نہو صاف صاف انکار
کردے۔ برادری کنبے کی رضامندی اللہ تعالیٰ کی ناراضی کے روبرو کچھ کام نہ آئے گی
اللہ تعالیٰ اِس مسلمانون کو ایسی توفیق عطا فرمائے۔

مہر زیادہ بڑھانے کا بیان

اِن ہی رسوم مین سے مہر کے زیادہ ٹھہرانے کی رسم ہی جو خلاف سنت ہی حدیث مین ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خبردار مہر بڑھا کر مت ٹھہراؤ اسلیے کہ اگر یہ عزت کی بات ہوتی دنیا مین۔ اور تقویٰ کی بات ہوتی اللہ کے نزدیک تو تمھارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اسکے زیادہ مستحق تھے مجکو معلوم نہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی بی بی سے نکاح کیا ہو یا کسی صاحبزادی کا نکاح کیا ہو بارہ[۱۲] اوقیہ سے زیادہ پر۔ اور بعضی روایتون مین ساڑھے بارہ[۱۲½] اوقیہ آئے ہین یہ ہماری حساب سے تقریباً ایک سو ننتیس[۱۳۹] روپے ہوتے ہین۔ بعض کہتے ہین کہ بڑا مہر اِسلیے مقرر کرتے ہین تاکہ شوہر چھوڑ نہ سکے یہ عذر بالکل لغو ہی اول تو جنکو چھوڑنا ہوتا ہی چھوڑ ہی دیتے ہین پھر جو کچھ بھی ہو۔ اور جو مہر کے تقاضے کے خوف سے نہین چھوڑتے وہ چھوڑنے سے بدتر کر دیتے ہین یعنی نہ طلاق دیتے ہین نہ پاس رکھتے ہین بیچ ادھر مین ڈال رکھا نہ اِدھر کی نہ اُدھر کی انکا کوئی کیا کر لیتا ہی یہ سب فضول عذر ہین۔ اصل یہ ہی کہ افتخار کے لیے ایسا کرتے ہین کہ خوب شان ظاہر ہو سو فخر کے لیے کوئی کام کرنا گو اصل مین جائز ہو حرام ہو جاتا ہی تو بھلا اُسکا کیا کہنا جو خود بھی سنت کے خلاف اور مکروہ ہو وہ تو اور بھی منع اور بُرا ہو جائے گا سُنّت تو یہی ہی کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بیبیون اور صاحبزادیون کا سا ٹھہرائے اور خیر اگر ایسا ہی زیادہ باندھنے کا شوق ہے تو ہر شخص کی حیثیت کے موافق مقرر کرین اِس سے زیادہ نکرین

نبی علیہ السلام کی بیبیون اور بیٹیون کے نکاح کا بیان

حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح

اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

حضور سے اس دولت عظمیٰ کی درخواست کی آپنے کم عمر ہونے کا عذر فرما دیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شرماتے ہوئے خود حاضر ہوکر زبانی عرض کیا آپ پر فوراً حکم الٰہی آیا اور آپ نے اُنکی عرض کو قبول کرلیا (اس سے معلوم ہوا کہ منگنی مین یہ تمام بکھیڑے جنکا آجکل رواج ہی سب لغو اور سنت کے خلاف ہین بس زبانی پیغام اور زبانی جواب کافی ہے) اُسوقت عمر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ساڑھے پندرہ سال اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اکیس ۲۱ برس کی تھی (اس سے معلوم ہوا کہ اس عمر کے بعد نکاح مین توقف کرنا اچھا نہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دُولھا دُلھن کی عمر مین جوڑ ہونیکا لحاظ بھی رکھنا مناسب ہے اور بہتر یہ ہی کہ دولھا عمر مین کسیقدر دُلھن سے بڑا ہو) حضور نے ارشاد فرمایا ای انسؓ جاؤ اور ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و طلحہؓ و زبیرؓ اور ایک جماعت انصار کو بُلا لاؤ (اس سے معلوم ہوا کہ نکاح کی مجلس مین اپنے خاص لوگونکو بُلانا کچھ مضائقہ نہین اور حکمت اسمین یہ ہی کہ نکاح کی شہرت ہوجائے جو کہ مقصود ہی مگر اس اجتماع مین اہتمام و کوشش نہو وقت پر بلا تکلف جو دو چار آدمی قریب نزدیک کے ہون جمع ہوجائین) یہ سب صاحب حاضر ہوگئے اور آپ نے ایک خطبہ پڑھکر نکاح کردیا (اس سے معلوم ہوا کہ باپ کا چھپے چھپے پھرنا یہ بھی خلاف سُنّت ہی بلکہ بہتر یہ ہی کہ باپ خود اپنی لڑکی کا نکاح پڑھ دے) اور چارسو مثقال چاندی مہر مقرر ہوا جسکی مقدار کا تخمینہ اوپر آچکا ہی (اس سے معلوم ہوا کہ مہر لمبا چوڑا مقرر کرنا بھی خلافِ سنت ہی بس مہر فاطمی کافی اور برکت کا باعث ہی اور اگر کسی کو وسعت نہو تو اس سے بھی کم مناسب ہے) پھر آپ نے ایک طبق مین خرمے لیکر حاضرین کو بہونچا دیے۔ پھر حضور نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت اُمّ ایمنؓ کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر بھیجدیا (بہنو دیکھو یہ دونون جہان کے شہزادی کی رخصتی ہے جس مین نہ دھوم نہ دھام نہ میانہ نہ پالکی نہ بکھیر نہ آپ نے حضرت علیؓ سے کمینون کا خرچ دلوایا نہ کنبہ برادری کا کھانا کیا ہم لوگونکو بھی لازم ہی کہ اپنے پیغمبر دونون جہان کے سردار کی

پیروی کرین اور اپنی عزت کو حضور کی عزت سے بڑھکر نہ سمجھین نعوذ باللہ منہ) پھر حضور پرنور اُنکے گھر تشریف لائے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے پانی منگایا وہ ایک لکڑی کے پیالے مین پانی لائین (اس سے معلوم ہوا کہ نئی دُلھنون کو شرم مین اسقدر زیادتی کرنا کہ چلنا پھرنا اپنے ہاتھ سے کوئی کام کرنا عیب سمجھا جائے یہ بھی سنت کے خلاف ہے) حضرت نے اپنی کُلّی اُسمین ڈالدی اور حضرت فاطمہؓ کو فرمایا کہ اِدھر مُنھ کرو اور اُنکے سینہ مبارک اور سرِ مبارک پر تھوڑا پانی چھڑکا اور دعا کی کہ الٰہی ان دونون کی اولاد کو شیطان مردود سے آپ کی پناہ مین دیتا ہون پھر فرمایا کہ اِدھر پیٹھ کرو اور آپ نے اُنکے شانون کے درمیان پانی چھڑکا اور پھر وہی دعا کی پھر حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے پانی منگایا اور یہی عمل اُنکے ساتھ بھی کیا مگر پیٹھ کی طرف پانی نہین چھڑکا (مناسب ہے کہ دولھا دُلھن کو جمع کرکے یہ عمل کیا کرین کہ برکت کا سبب ہے ہندوستان مین ایسی بُری رسم ہے کہ باوجود نکاح ہوجانے کے بھی دولھا دُلھن مین پردہ رہتا ہے) پھر ارشاد ہوا کہ بسم اللہ برکت کے ساتھ اپنے گھر جاؤ۔ اور ایک روایت مین ہے کہ نکاح کے دن حضور صلے اللہ علیہ وسلم بعد عشا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالی عنہ کے گھر تشریف لائے اور برتن مین پانی لیکر اُسمین اپنا مبارک لعاب ڈالا اور قُل اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُل اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھکر دعا کی پھر حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو آگے پیچھے حکم فرمایا کہ اسکو پئین اور وضو کرین پھر دونون صاحبون کیلیے طہارت اور آپسمین محبت رہنے کی اور اولاد مین برکت ہونیکی اور خوش نصیبی کی دعا فرمائی اور فرمایا جاؤ آرام کرو (اگر داماد کا گھر قریب ہو تو یہ عمل کرنا بھی باعثِ برکت ہے) اور جہیز حضرت سیدۃ النساء کا یہ تھا۔ دو چادرین یمانی جو سوسی کے طور پر ہوتی تھین۔ دو نہالی جسمین السی کی چھال بھری تھی اور چار گدّے۔ دو بازو بند چاندی کے اور ایک کملی۔ اور ایک تکیہ۔ اور ایک پیالہ۔ اور ایک چکّی۔ اور ایک مشکیزہ۔ اور پانی رکھنے کا برتن

یعنی گھڑا۔ اور بعض روایتوں میں ایک پلنگ بھی آیا ہے۔ (۶) جہیز میں تین باتوں کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ اوّل اختصار کہ گنجائش سے زیادہ تردد نہ کرو۔ دوسرے ضرورت کا لحاظ کہ جن چیزوں کی سردست ضرورت ہو وہ دینا چاہیے۔ تیسرے اعلان و اظہار نہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ یہ تو اپنی اولاد کے ساتھ سلوک و احسان ہے دوسروں کو دکھلانے کی کیا ضرورت ہے (حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل سے جو ابھی بیان ہوا تینوں باتیں ثابت ہیں) اور حضور نے کام اسطرح تقسیم فرمایا کہ باہر کا کام حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذمّے اور گھر کا کام حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ذمّے (نہیں معلوم ہندوستان کی شریف زادیوں میں گھر کے کاروبار سے کیوں عار کی جاتی ہے) پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ولیمہ کیا جسمیں یہ سامان تھا۔ کئی صاع جو انکی روٹی پکی ہوگی اور کچھ خرمے کچھ مالیدہ (ایک صاع نمبری سیر سے ایک چھٹانک اوپر ساڑھے تین سیر ہوتا ہے)۔ پس ولیمہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ بلا تکلف و بلا تفاخر اختصار کے ساتھ جسقدر میسّر ہو اپنے خاص لوگوں کو کھلا دے۔

حضرتؐ کی بیبیوں کا نکاح

حضرت خدیجہؓ کا مہر پانسو درم یا اس قیمت کے اونٹ تھے جو ابوطالب نے اپنے ذمّے رکھے اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر کوئی برتنے کی چیز تھی جو دس۱۰ درم کی تھی اور حضرت جویریہؓ کا مہر چارسو درم تھے اور حضرت ام حبیبہؓ کا چارسو دینار تھے جو حبشہ کے بادشاہ نے اپنے ذمّے رکھے اور حضرت سودہؓ کا مہر چارسو درم تھے اور ولیمہ حضرت ام سلمہؓ کا کچھ جو کا کھانا تھا اور حضرت زینبؓ بنت جحش کے ولیمہ میں ایک بکری ذبح ہوئی تھی اور گوشت روٹی لوگوں کو کھلایا گیا اور حضرت صفیہؓ کی دفعہ جو جو کچھ صحابہؓ کے پاس حاضر تھا سب جمع کر دیا گیا یہی ولیمہ تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ولیمہ

وہ خود فرماتی ہین نہ اونٹ ذبح ہوا نہ بکری سعدؓ بن عبادہ کے گھر سے ایک پیالہ دودھ کا آیا تھا بس وہی ولیمہ تھا

شرع کے موافق شادی کا ایک نیا قصہ

یہ قصہ اس غرض سے لکھا جاتا ہی کہ اکثر لوگ رسمونکی بُرائی سُنکر پوچھتے ہین کہ جب یہ رسمین نہون تو پھر کس طریقے سے شادی کرین اسکا جواب پھر زیادہ بڑھانیکے بیان سے ذرا پہلے گذر چکا ہی کہ کسطرح شادی کرین اور پھر ہمنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیون اور بیبیون کی شادی کا قصہ بھی بھی لکھدیا ہی سمجھدار آدمی کے واسطے کافی ہے مگر پھر بھی بعضے کہنے لگتے ہین کہ صاحب اُس زمانے کی اور بات ہی آجکل کرکے دکھلاؤ تو دیکھین اور نری زبانی طریقے بتلانے سے کیا ہوتا ہی اس قصے سے یہ معلوم ہو جائیگا کہ آجکل بھی اسطرح شادی ہوسکتی ہے پھر یہ کہ یہ قصہ نہ مولویون اور درویشون کے خاندان کا ہی اور نہ کسی غریب آدمی کا ہی نہ کسی چھوٹی قوم کا ہی دونون طرف ماشاء اللہ خوب کھاتے پیتے دُنیاداری برتنے والے شریف آبرودار گھرون کا ہی اسواسطے کوئی یون بھی نہین کہہ سکتا کہ مولوی درویش لوگونکی اور بات ہی یا یہ کہ اُنکے پاس کچھ تھا ہی نہین اِس مجبوری کو شرع کے موافق کرلیا اِس قصے سے ساری شبہے جاتے رہینگے اسی سال کی بات ہی کہ ضلع مظفرنگر کے دو قصبون مین ایک قصبہ مین دولھا والے ایک مین دُلھن والے رہتے تھے دونون طرف دلون مین بڑے بڑے حوصلے تھے لیکن عین وقت پر خدائے تعالیٰ نے دونونکو ہدایت کی کہ شرع کا حکم سُنکر اپنے سب خیالات کو دل سے نکالکر خدا اور رسول کے حکم کے موافق تیار ہوگئے نہ شادی کی تاریخ مقرر کرنے کو نائی بھیجا گیا نہ اسکے متعلق کوئی رسم برتی گئی نہ دُلھن کے اُبٹنہ ملنے کیواسطے بیبیان جمع کی گئین خود ہی گھر والون نے مل دل دیا نہ دُولھا

یا دُلھن والے گھر وغیرہ کسی کو مہمان بلایا نہ کسی عزیز قریب کو اطلاع کی شادی سے
پانچ چھ روز پہلے خط کے ذریعہ سے شادی کا دن ٹھہر گیا دولھا اور دولھا کے ساتھ
ایک تو اسکا بڑا بھائی تھا دُلھن کے ولی شرعی نے اس بڑے بھائی کو رقعہ کے ذریعہ سے
نکاح کی اجازت دی تھی اور ایک ملازم کار و خدمت کے لیے تھا اور ایک کم عمر
بھتیجا اس مصلحت سے ساتھ لے لیا تھا کہ شاید کوئی ضروری بات گھر مین کہلا بھیجنے کی
ضرورت ہو تو یہ بچہ پردہ کے قابل نہین ہے بے تکلف گھر مین جا کر کہدیگا بس
کُل اتنے آدمی تھے جو کرایہ کی ایک بہل مین بیٹھ کر جمعہ کے دن دُلھن کے گھر پہنچ گئے
دُلھن کا جوڑا ان ہی لوگون کے ساتھ تھا اور دولھا اپنے گھر کے کپڑے پہنے ہوئے تھا
وہان پہونچکر ملنے والونکو کہلا بھیجا گیا کہ جمعہ کی نماز کے بعد نکاح ہوگا نماز جمعہ کے
قریب دولھا کا جوڑا گھر مین سے آگیا اسکو پہنکر جامع مسجد مین چلے گئے بعد نماز جمعہ
اوّل مختصر سا وعظ ہوا جسمین رسمونکی خرابیون کا بیان تھا اس وعظ مین جتنے آدمی
تھے خوب سمجھ گئے بعد وعظ کے نکاح پڑھا گیا اور چھوارے باہر اور گھر مین تقسیم ہوئے
جو لوگ نہ آسکے تھے اُنکے گھر بھی بھیجدیے عصر سے پہلے سب کام پورا ہو گیا بعد مغرب
کے دولھا والونکو ہمیشہ کے وقت پر نفیس کھانا کھلایا گیا اور عشا کے بعد عورتونکو
ویسا ہی وعظ سُنایا گیا اُنپر بھی خوب اثر ہوا اور وقت پر چین سے سو رہے اگلے
روز تھوڑا ہی دن چڑھا تھا کہ دُلھن کو ایک بہلی مین بٹھلا کر رخصت کر دیا گیا ہمراہی
مین ایک رشتہ دار بی بی اور خدمت کے لیے ایک نائن تھی یہ بہلی دُلھن کے جہیز
مین ملی تھی اور پالکی یا سیانہ وغیرہ کی کوئی پابندی نہین کی گئی اور جہیز بھی ساتھ
نہین کیا گیا دُلھن والون نے اپنی کمینونکو اپنے پاس سے انعام دیا اور دولھا والون
نے سلامی کا روپیہ بھی نہین لیا بجائے بکھیر کے جو کہ دولھن کے سر پر ہوتی ہے بعض مسجدون
مین اور غریب غربا کے گھر وغیرہ مین روپے اور پیسے بھیجدیے گئے ظہر کے وقت دولھا کے گھر

گیارھوین وغیرہ کی مٹھائی اگر تقسیم بھی کیجاتی ہی تو کسکو فلانی نواب صاحب تحصیلدار صاحب پیشکار صاحب۔ تھانہ دار صاحب وغیرہ یار دوستونکو بھیجی جاتی ہی ہمنے کہین نہین دیکھا نہ سنا کہ سب شیرینی فقرا اور مسکینونکو خیرات کر دی گئی ہو۔ پس معلوم ہوا کہ یہی عقیدہ ہی کہ اسطرح پڑھکر بخشدینے سے اُسکا ثواب پہونچگیا سو یہ اعتقاد خود غلط اور گناہ ہے اِسلیے کہ خود وہ چیز تو پہونچتی ہی نہین البتہ اُسکا ثواب پہونچتا ہی تو جنکو بخشا اُنکو بھی نہین پہونچا۔ البتہ دو ایک سورت جو پڑھی ہی صرف اُسی کا ثواب پہونچا۔ سو اگر ان ہی کا ثواب بخشنا تھا تو اس مٹھائی یا کھانے کا بکھیڑا ناحق کیا خواہ مخواہ روپیہ دو روپیہ کا مُفت احسان رکھا۔ اگر کہو کہ نہین صاحب فقیرونکو بھی اُسمین سے دیدیتے ہین تو جواب یہ ہی کہ کُل فقیرونکو بہت سے بہت دس پانچ کو دیا تو اس سے کیا ہوتا ہی مقصود تو پورے روپیہ کی مٹھائی کا ثواب بخشنا ہی اگر فقط اتنی ہی جلیبیون کا ثواب بخشنا تھا تو روپیہ کا نام کیون لیا۔ اور جنکو دیا جاتا ہی اُنکو خیرات کے نام سے ہرگز نہین دیا جاتا بلکہ تبرک اور ہدیہ سمجھکر دیتے ہین چنانچہ اگر انکو کچھ خیرات دو تو ہرگز نہ لین بلکہ بُرا مانین۔ لہذا آجکل کے رواج کے اعتبار سے یہ فعل بالکل لغو اور بے معنی ہی۔ ۳۔ اچھا ہمنے مانا کہ فاتحہ کے بعد وہ کھانا محتاج ہی کو دیدیا تو ہم کہتے ہین کہ محتاج کو دینے اور کھلانے سے پہلے ثواب بخشنے کا کیا مطلب تمکو تو ثواب اُسیوقت ملیگا جب فقیر کو دیدو یا کھلادو ابھی تم ہی کو ثواب نہین ملا تو اس بیچارے مُردے کو کیا بخشا غرض اس فعل کی کوئی بات ٹھکانے کی نہین۔ ۴۔ بعض کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ خود وہ چیز پہونچ جاتی ہی چنانچہ کھانے کے ساتھ پانی اور پان اور بعضے حقّہ بھی اسیواسطے رکھتے ہین کہ کھانا کھا کر پانی کہان پائینگے پھر مُنھ بدمزہ ہوگا اِسلیے پان کی ضرورت پڑیگی۔ خدا کی پناہ جہالت کی بھی حد ہوگئی۔ یہ بھی خیال رکھتی ہین کہ جو چیز اُسکو زندگی مین پسند تھی اُسپر فاتحہ ہو چھوٹے بچے کا دودھ پر فاتحہ ہو مجھے خوب یاد ہی کہ ایک مرتبہ شب برات کے فاتحہ پر ایک بڑھیا نے

کتنی پھلجھڑیان رکھدی تھین اور کہا تھا اُنکو آتشبازی کا بڑا شوق تھا۔ خود کہو یہ عقیدے
کی خرابی ہی یا نہین۔ ۵۔ یہ بھی خیال ہی کہ اُسوقت اُسکی روح آتی ہی چنانچہ لوبان
وغیرہ خوشبو سلگانے کا یہی منشا ہی گو سب کا یہ خیال نہو۔ ۶۔ پھر جمعرات کی قید
اپنی طبیعت سے لگالی جب شریعت سی سب دن برابر ہین تو خاص جمعرات ہی کو فاتحہ
کا دن سمجھنا شرعی حکم کو بدلنا ہی یا نہین پھر اس قید سی ایک یہ بھی خرابی پیدا ہو گئی ہے
کہ لوگ یہ سمجھنے لگے کہ مُردونکی روحین جمعرات کو اپنی اپنے گھر آتی ہین اگر کچھ ثواب مِلگیا
تو خیر نہین تو خالی ہاتھ لوٹ جاتی ہین یہ محض غلط خیال ہے اور بلا دلیل ایسا عقیدہ
رکھنا گناہ ہی اسیطرح کوئی تاریخ مقرر کرنا اور یہ سمجھنا کہ اسمین زیادہ ثواب ملیگا محض
گناہ کا عقیدہ ہی۔ ۷۔ اکثر عوام کی عادت ہی کہ بہت کھانے مین سے تھوڑا سا کھانا کسی
طباق یا خوان مین رکھکر اُسکو سامنے رکھ کر فاتحہ کرتی ہین اسمین اُن خرابیون کے علاوہ
ایک یہ بات پوچھنا ہی کہ فقط اِتنے ہی کھانے کا ثواب بخشنا ہی یا سارے کھانے کا۔ فقط اِتنے
ہی کھانے کا ثواب بخشنا تو یقیناً منظور نہین بس ضرور یہی کہوگی کہ سب کا ثواب پہونچانا
منظور ہے بس ہم کہتے ہین کہ پھر فقط اِتنے پر کیون فاتحہ دلایا اس سے تو تمھارے قاعدے
کے موافق صرف اِس طباق کا ثواب پہونچنا چاہیے باقی تمام کھانا ضائع گیا اور
فضول رہا اگر یون کہو کہ اُسکا سامنے رکھنا کچھ ضروری نہین صرف نیت کافی ہی تو پھر
اِس طباق کے رکھنے کی کیا ضرورت ہوئی اسمین بھی نیت کافی تھی۔ یہ تو توبہ توبہ حق تعالے
کو نمونہ دکھلانا ہی کہ دیکھیے اِس قسم کا کھانا دیگ مین ہی اسکا ثواب بخشدیجیے نعوذ باللہ منہ
۸۔ پھر اگر ثواب پہونچانے کے لیے اُسکا سامنے رکھکر پڑھنا ضروری ہی تو اگر روپیہ پیسہ یا
کپڑا غلہ وغیرہ ثواب بخشنے کے لیے دیا جائے اُسپر فاتحہ کیون نہین پڑھتی ہوا اور اگر یہ
ضروری نہین تو کھانے اور مٹھائی مین کیون ایسا کرتی اور ضروری سمجھتی ہو۔ ۹۔ پھر ہم
پوچھتے ہین کہ زمین لیپنے کی کیا ضرورت پڑی وہ نجس تھی یا پاک۔ اگر ناپاک تھی تو لیپنے

سے پاک نہین ہوئی بلکہ اور زیادہ نجس ہوگئی کہ پہلے تو خشک ہونے کی وجہ سے پیالہ
وغیرہ مین لگنے کا شبہہ نہ تھا اب وہ برتن بھی نجس ہوجائینگے اور اگر پاک تھی تو لیپنا
محض فضول حرکت ہے یہ بھی گویا ہندوون کا چوکا ہوا۔ تو لغوذ باللہ مُردون کو چوکے
مین بٹھلا کر کھانا کھلاتی ہین لاحول ولا قوۃ الا باللہ اسیطرح جس فاتحہ مین زیادہ
اہتمام ہوتا ہے اُسمین چولھا وغیرہ بھی لیپا جاتا ہے اسکا بھی یہی حال ہے۔ ۱۰۔ بزرگون کے
فاتحہ مین ساری چیزین اچھوتی ہون کورے گھڑے۔ کورے برتن نکالے جائین۔ اُنہین
پانی کنوئین سے بھر کر آئے گھر کا پانی نہ لگنے پائے اور اُسکو نہ چھوئے نہ ہاتھ ڈالے
نہ اُسمین سے کوئی پیے نہ جھٹالے سینی خوب دھو کر شکر آئے غرض گھر کی سب چیزین
نجس ہین۔ یہ عجیب خلاف عقل بات ہے اگر وہ سچ مچ نجس ہین تو اُنکو اپنے استعمال مین
کیون لاتی ہو ورنہ اس سارے بکھیڑ کی کیا ضرورت ہے شرعی حکم فقط اتنا ہے کہ جس چیز کا
خود کھانا جائز ہے اُسے فقیر کو دینا بھی جائز ہے اور جب فقیر کو دیدیا تو اب ثواب بخشدینا جائز
پھر یہ ساری باتین لغو اور خلافِ عقل ہوئین یا نہین۔ اگر کہو کہ صاحب وہ بڑی درگاہ ہے
بزرگ لوگ ہین اُنکے پاس چیز احتیاط سے بھیجنا چاہیے تو جواب یہ ہے کہ اوّل تو اللہ تعالے
کے یہان اس ظاہری احتیاط اور طہارت کی کچھ قدر نہین اُسکے نزدیک حلال اور طیب
ہونے کی قدر ہے اگر حرام مال ہوگا تو ہزار احتیاط کرو سب اکارت ہے اور اگر حلال طیب ہے
تو یہ سب فضول ہے وہ یون ہی معمولی طور پر دیدینے سے بھی قبول ہے۔ دوسرے یہ کہ جب
خود اُنکی درگاہ مین بھیجنے کا عقیدہ ہوا تو یہ حرام اور شرک ہوگا کیونکہ اس کھانے کو اللہ کی
راہ مین دینا مقصود ہے نہ خود اُنکے پاس بھیجنا اور اُنکی راہ مین دینا اگر ایسا عقیدہ ہو تو
وہ کھانا بھی حرام ہوجائیگا پس جب اللہ تعالی کی راہ مین دیکر ثواب بخشنا منظور ہوا تو جیسے
اور چیزین خدا کی راہ مین دیتی ہین اور اُسمین خرافات نہین کرتین مثلاً فقیر کو پیسہ دیا
اُسکو دھوتی نہین۔ اناج غلہ دیا۔ گھر کے پکے ہوئے کھانے مین سے روٹی وغیرہ دیدیتی ہو

اسیطرح یہ بھی معمولی طور سے پکا کر دید و کیونکہ یہ بھی بڑی درگاہ یعنی اللہ تعالی کی یہان جاتا ہی وہ بھی وہین جاتا ہی پھر دونون مین فرق کیسا۔ پھر خیال کرو تو اسمین ایک حساب سے بزرگونکو اللہ تعالی پر بڑھا دینا ہی اور یہ دل کا چور الگ رہا کہ وہ بزرگو نکی درگاہ مین جاتا ہی اور یہ اللہ کی درگاہ مین جو کھلا ہوا شرک ہی۔ ۱۱۔ اس سے بدتر یہ دستور ہی کہ ہر ایک کا فاتحہ الگ الگ کر کے دلایا جاتا ہی۔ یہ اللہ میان کا۔ یہ محمد صاحب کا صلے اللہ علیہ وسلم یا حضرت بی بی کا۔ اسکا تو صاف یہی مطلب ہے کہ فقط اتنا اللہ میان کو دیتی ہین اور اتنا اتنا ان لوگونکو تو بھلا اسکے شرک ہونے مین کسکو شک ہو سکتا ہی استغفر اللہ استغفر اللہ اسکا شرک اور برا ہونا کلام مجید مین صاف صاف مذکور ہی اس سے توبہ کرنا چاہیے۔ بس ساری چیز خدا کی راہ مین دید و پھر جتنون کو ثواب بخشنا ہو بخشد و۔ پھر ایک لطف اور ہی کہ معمولی مُردونکا فاتحہ تو سبکا ایک ہی مین کرا دیتی ہین بزرگون اور بڑے لوگونکا الگ الگ کراتی ہین جسکا مطلب یہ ہوا کہ وہ تو بیچارے غریب مسکین کمزور ہین اسلیے ایک مین ہو جاے تب بھی کچھ حرج نہین اور یہ بڑے لوگ ہین ساجھے مین ہوگا تو لڑ مرینگے چھینا جھپٹی کرنے لگین گے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ ۱۲۔ حضرت بی بی کے فاتحہ مین ایک یہ بھی قید ہی کہ کھانا بند کر دیا جاے کھلا نہ رہے کیونکہ وہ پردہ دار تھین تو اُنکے کھانے کا بھی غیر محرم سے سامنا نہو۔ اسکا لغو ہونا خود ظاہر ہی۔ ۱۳۔ حضرت بی بی کے فاتحہ اور صحنک کے کھانے مین یہ بھی قید ہی کہ مرد نہین کھا سکتے بھلا وہ کھا وینگے تو سامنا ہو جائیگا۔ اور پھر عورت بھی نہ کھائے کوئی پاک صاف نیک بخت عورت کھائے اور نہ وہ کھائے جسنے اپنا دوسرا نکاح کر لیا ہو۔ یہ بھی بہت برا اور گناہ ہی قرآن مجید مین اسکی بھی برائی موجود ہی۔ ۱۴۔ بزرگون اور اولیاء اللہ کے فاتحہ مین ایک اور خرابی ہی وہ یہ کہ لوگ انکو حاجت روا اور مشکل کشا سمجھکر اس نیت سے فاتحہ و نیاز دلاتے ہین کہ انسے ہماری کام نکلین گے حاجتین

پوری ہونگی مال اور اولاد ہوگی رزق بڑھے گا۔ اولاد کی عمر بڑھے گی۔ ہر مسلمان جانتا ہی کہ اسطرح کا عقیدہ صاف شرک ہی خدا بچائے۔ غرض ان سب رسمون اور عادتونکو بالکل چھوڑنا چاہیے اگر کسی کو ثواب بخشنا منظور ہو توبس جسطرح شریعت کی تعلیم ہے اُسطرح سیدھی سادے طور پر بخشدینا چاہیے جیسا ہمنے اوپر بیان کیا ہی اور ان سب لغویات کو چھوڑ دینا چاہیے بس بلا پابندی رواج جو کچھ توفیق اور میسر ہو پہلے محتاج کو دیدو پھر اُسکا ثواب بخشدو ہماری اس بیان سے گیارھوین۔ سہ منی۔ توشہ وغیرہ سب کا حکم نکل آیا اور سمجھ مین آگیا ہوگا۔ بعضے لوگ قبرون پر چڑھاوا چڑھاتے ہین یہ تو بالکل حرام ہی اور اس چڑھاوی کا کھانا بھی درست نہین نہ خود کھاؤ نہ کسی کو دو کیونکہ جسکا کھانا درست نہین دینا بھی درست نہین۔ ۱۵۔ بعضے آدمی مزارون پر چادرین اور غلاف بھیجتے ہین اور اسکی منت مانتی ہین چادر چڑھانا منع ہی اور جس عقیدی سے لوگ ایسا کرتے ہین وہ شرک ہی اور دوسرے خیرات صدقہ مین بھی جاہلون نے بہت سے بے شرع رواج نکال رکھے ہین چنانچہ ایک رواج اکثر جاہلون مین یہ ہی کہ کسی بیماری کا اُتار اُتھکر چیلون وغیرہ کو گوشت دیتے ہین چونکہ اکثر یہ اعتقاد ہوتا ہی کہ بیماری اسی گوشت مین لپٹ کر چلی گئی اور اسی لیے وہ گوشت آدمی کے کھانے کے قابل نہین سمجھتے اور ایسے اعتقاد کی شرع مین کوئی سند نہین اسلیے یہ بھی بالکل شرع کے خلاف ہی ایک رواج یہ ہی کہ جانور بازار سے مول منگواکر چھوڑتی ہین اور یہ سمجھتی ہین کہ ہمنے اللہ کے واسطے ایک جان کو آزاد کیا ہی اللہ میان ہمارے بیمار کی جان کو مصیبت سے آزاد کرینگے سو یہ اعتقاد کرنا کہ جان کا بدلہ جان ہوتا ہی شرع مین اسکی بھی کوئی سند نہین ایسی بےسند بات کا اعتقاد کرنا خود گناہ ہی ایک رواج اس سے بڑھکر غضب کا ہی کہ کوئی چیز کھانے پینے کی چوراہے پر رکھوا دیتی ہین یہ بالکل کافرونکی رسم ہی برتاؤ مین کافرون کا طریقہ ویسے بھی منع ہی اور جو اسکے ساتھ عقیدہ بھی خراب ہو تو اسمین شرک اور کفر

کا بھی ڈر ہے اس کام کے کرنے والے یہی سمجھتے ہین کہ اسپر کسی جن یا بھوت یا پیر شہید
کا دباؤ یا ستاؤ ہو گیا ہو اُنکے نام کھینٹ دینے سے وہ خوش ہو جاوینگے اور یہ بیماری
یا مصیبت جاتی رہیگی سو یہ بالکل مخلوق کی پُوجا ہو جسکا شرک ہونا صاف ظاہر ہے اور
اسمین جو رزق کی بے ادبی اور راستہ چلنے والون کو تکلیف ہوتی ہو اُسکا گناہ الگ
رہا۔ ایک رواج یہ گڈھ رکھا ہو کہ بعضے موقعون مین صدقہ کے لیے بعضی چیزونکو خاص
کر رکھا ہو جیسے ماش اور تیل اور وہ بھی خاص بھنگی کو دیا جاتا ہو اول تو ایسے خاص
کرنے کی شرع مین کوئی سند نہین اور بے سند خاص کرنا گناہ ہو پھر مسلمان محتاج کو چھوڑ کر
بھنگی کو دینا یہ بھی شرع کا مقابلہ ہو کیونکہ شرع مین مسلمان کا حق زیادہ اور مقدم ہے پھر
اسمین یہ اعتقاد بھی ہوتا ہو کہ اس صدقہ مین بیماری لپٹی ہوئی ہو اسواسطے گندے
ناپاک لوگونکو دینا چاہیے کہ وہ سب اَلا بَلا کھا جاوینگے سو یہ اعتقاد بھی بے سند ہے
اور ایسی بے سند بات کا اعتقاد کرنا خود گناہ ہو اسواسطے خیرات کے اُن طریقون کو
چھوڑ کر سیدھا طریقہ یہ اختیار کرنا چاہیے کہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے میسر کیا خواہ کوئی چیز
ہو چپکے سے کسی محتاج کو یہ سمجھکر دیدیا کہ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہونگے اور اسکی برکت سے
بلا اور مصیبت کو دفع کر دینگے اس سے زیادہ سب فضول بکھیڑے بلکہ گناہ ہین۔ ایک
رواج یہ نکال رکھا ہو کہ گلگلے وغیرہ پکا کر عورتین مسجد مین لیجا کر خاص محراب یا منبر پر
رکھتی ہین اور بعضی جگہ باجا بھی ساتھ ہوتا ہو باجے کا ہونا تو ظاہر ہو جیسا کچھ بُرا ہے
باقی اور قیدین بھی واہیات ہین بلکہ خود عورتون کا مسجد مین جانا ہی منع ہو جب
نماز کے واسطے عورتونکو مسجد مین جانے سے منع کیا ہو تو یہ کام تو اُسکے سامنے کچھ بھی
نہین ہو بعضی اُنمین جوان ہوتی ہین۔ بعضی زیور پہنے ہوتی ہین۔ بعضی چراغ ہاتھ
مین لیے ہوتی ہین کہ سارا مُنھ بھی دیکھ لو۔ اسیطرح بعضی عورتین منّت ماننے کو یا دعا
کرنے کو یا سلام کرنے کو مسجد مین جاتی ہین یہ سب باتین خلاف شرع ہین سب سے

تو بہ کرنا چاہیے جو کچھ دینا دلانا ہو یا دعا کرنا ہو اپنے گھر مین بیٹھکر کرلو۔

اُن رسمون کا بیان جو کسی کے مرنے مین برتی جاتی ہین

اوّل غسل اور کفن کے سامان مین بڑی دیر کرتی ہین کسی طرح دل ہی نہین چاہتا کہ مُردہ گھر سے نکلے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑی تاکید فرمائی ہو کہ جنازے مین ہرگز دیر مت کرو۔ دوسرے جنازے کے ساتھ کچھ اناج یا پیسے وغیرہ بھیجتی ہین کہ قبر پر خیرات کردیا جائے اسمین زیادہ نیت ناموری کی ہوتی ہو جسمین کچھ بھی ثواب نہین ملتا۔ پھر یہ ہوتا ہو کہ غریب محتاج رہ جاتے ہین اور جنکا پیشہ یہی ہو وہ گھر لیجاتے ہین ثواب کے لیے جو کچھ دینا ہو سب سے چھپا کر ایسے لوگونکو دو جو بہت محتاج یا اپاہج یا آبرو دار غریب یا دیندار نیک بخت ہون۔ تیسرے اکثر عادت ہو کہ مرنے کے بعد مُردے کے کپڑے جوڑی یا قرآن شریف وغیرہ نکالکر اللہ واسطے دیدیتی ہین خوب سمجھ لو کہ جب کوئی مرجاتا ہو شرع سے جتنے آدمیونکو اُسکی میراث کا حصّہ پہونچتا ہو وہ سب آدمی اُس مُردے کی ہر چھوٹی بڑی چیز کے مالک ہوجاتے ہین اور وہ سب چیزین ان سب کے ساجھے کی ہوجاتی ہین پھر ایک یا دو شخصونکو کب درست ہوگا کہ ساجھے کی چیز کسی کو دیدین۔ اور اگر سب ساجھی اجازت بھی دیدین لیکن کوئی اُنمین نابالغ ہو تب بھی ایسی چیز کا دینا درست نہین اور اس اجازت کا اعتبار نہین اسیطرح اگر سب ساجھی بالغ ہون لیکن شرما شرمی اجازت دیدین تب بھی ایسی چیز کا دینا درست نہین اسلیے جہان ایسا موقع ہو تو اوّل وہ سب چیزین کسی عالم سے ہر ایک کا حصّہ پوچھکر شرع کے موافق آپسمین بانٹ لین پھر ہر شخص کو اپنے حصّے کا اختیار ہو جو چاہے کرے اور جسکو چاہے دے البتّہ اگر سب وارث بالغ ہون اور سب خوشی سے اجازت دیدین تو بدون بانٹے بھی دینا خرچ کرنا درست ہوگا چوتھے بعض مقرر تاریخ نبیر یا اُنسے ذرا آگے پیچھے کچھ کھانا وغیرہ

پکاکر برادری مین بانٹا جاتا ہی اور کچھ غریبون کو کھلادیا جاتا ہی اسکو تیجا دسوان
چالیسوان کہتے ہین اسمین اول تو نیت ٹھیک نہین ہوتی نام کیواسطے یہ سب سامان
کیا جاتا ہی جب یہ نیت ہوئی تو ثواب تو کیا ہوتا اور اُلٹا گناہ اور وبال ہی بعضی جگہ قرض
لیکر یہ سب رسمین پوری کیجاتی ہین اور سب جانتی ہین کہ ایسے غیر ضروری کام کے لیے
قرضدار بننا خود بُری بات ہی اور اتنی پابندی کرنا کہ شرع کے حکمونسے بھی زیادہ ہوجاے
یہ بھی گناہ ہی اور اکثر یہ رسمین مُردے کے مال سے ادا ہوتی ہین جسمین یتیمون کا بھی ساجھا
ہوتا ہی یتیمون کا مال ثواب کے کامونمین بھی خرچ کرنا درست نہین تو گناہ کے کامونمین
تو اور زیادہ بُرا ہوگا البتہ اپنے مال مین سے جو کچھ توفیق ہو غریبونکو پوشیدہ کرکے دیدو
ایسی خیرات خدای تعالے کے یہان قبول ہوتی ہی بعض لوگ خاص کرکے مسجدونمین
میٹھے چانول بھی بھیجتے ہین بعضے تیل ضرور بھیجتے ہین بعضے بچّون کے مرنے کے بعد
دودھ بھیجتے ہین کہ وہ بچہ دودھ پیا کرتا تھا ان قیدونکی کوئی سند شرع مین نہین ہی اپنی
طرف سے نئے طریقے تراشنا بڑا گناہ ہی ایسے گناہ کو شرع مین بدعت کہتے ہین پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ بدعت گمراہی کی چیز ہی اور وہ دوزخ مین لیجانے والی ہی بعضی
یہ بھی سمجھتی ہین کہ ان تاریخون مین اور جمعرات کے دن اور شب برات وغیرہ کے
دنون مین مُردونکی روحین گھرونمین آتی ہین اس بات کی بھی شرع مین کچھ اصل نہین
اور انکو آنے کی ضرورت ہی کیا ہی کیونکہ جو کچھ ثواب مُردے کو پہونچایا جاتا ہی وہ اسکو خود
اُسکے ٹھکانے پہونچ جاتا ہی پھر اُسکو کون ضرورت ہی کہ مارا مارا پھرے پھر یہ بھی ہے
کہ اگر مُردہ نیک اور بہشتی ہی تو ایسی بہار کی جگہ چھوڑکر کیون آنے لگا اور اگر بُرا اور دوزخی
ہی تو اُسکو فرشتے کیون چھوڑدینگے کہ عذاب سے چھوٹ کر سیر کرتا پھرے غرض یہ بات بالکل
بے جوڑ معلوم ہوتی ہی اگر کسی ایسی ویسی کتاب مین لکھا ہوا دیکھو تب بھی ایسا اعتقاد مت رکھنا
جبتک کتاب کو عالم سند نہ کہین وہ بھروسے کی نہین ہی۔ پانچوین ۵ میت کے گھر مین عورتین

کہیں بارا کٹھی ہوتی ہین اور سمجھتی ہین کہ ہم اسکے درد شریک ہین لیکن وہان پہونچکر بعضی
تو پان چھالیہ کھانے کے شغل مین لگ جاتی ہین اگر پان چھالیہ مین ذرا دیر یا کمی ہو جاوے
تو ساری عمر گاتی پھرین کہ فلانی گھر پان کا ٹکڑا نصیب نہین ہوا تھا بعضی وہان کھانا
بھی کھاتی ہین چاہے اپنا گھر کتنا ہی نزدیک ہو لیکن خواہ مخواہ میت کے گھر جا کر
پڑ رہتی ہین اور بعضی تو مہینہ مہینہ بھر رہتی ہین بھلا بتلاؤ یہ عورتین درد شریک ہونے
آئی ہین یا خود اور وبال اپنا اور ڈالنے آئی ہین ایسی بیہودہ عورتونکی وجہ سے گھر والون کو
اسقدر تکلیف اور پریشانی ہوتی ہی جسکی کوئی انتہا نہین ایک تو اُسپر مصیبت تھی ہی دوسری
یہ اُس سے بڑھکر مصیبت آپڑی وہی مثل ہوگئی سر پیٹنا گھر لٹنا بعضی اُنہین مُردی کا نام تک
بھی نہین لیتین بلکہ دو دو چار چار جمع ہو کر بیٹھتی ہین اور دُنیا جہان کے قصّے وہان
بیان کیے جاتی ہین بلکہ ہنستی ہین خوش ہوتی ہین۔ کپڑے ایسے بھڑک دار پہنکر آتی ہین
جیسے کسی شادی مین شریک ہونے چلی ہین بھلا اِن بیہودون کے آنیسے کونسا فائدہ
دین یا دُنیا کا ہوا بعضی جو سچ مچ خیر خواہ کہلاتی ہین کچھ درد مین بھی شریک ہوتی ہین
مگر جو اصل طریقہ درد مین شریک ہونے کا ہی کہ اگر مُردہ والونکو تسلّی دے۔ صبر دلائے۔ اُنکو
دل کو تھامے اِس طریقے سے کوئی شریک نہین ہوتا بلکہ اوپر سے گلے لگ لگ کر
رونا شروع کر دیتی ہین بعضی تو یون ہی جھوٹ موٹ مُنھ بناتی ہین آنکھ مین آنسو تک
نہین ہوتا اور بعضی اپنے گزرے مُردونکو یاد کرکے خواہ مخواہ کا احسان گھر والونپر رکھتی
ہین اور جو صدق دل سے بھی روتی ہین وہ بھی کہان کی اچھی ہین کیونکہ اول تو اکثر بیان
کر کے روتی ہین جسکے واسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سخت ممانعت فرمائی ہی بلکہ
لعنت کی ہی اور دوسرے اِنکے رونے سے گھر والون کا دل اور بھر آتا ہی اور زخم پر نمک
چھڑکا جاتا ہی زیادہ بیتاب ہو کر بگڑ بگڑ کر روتی ہین اور تھوڑا بہت جو صبر آچلا تھا
وہ بھی جاتا رہتا ہی تو اِن عورتون نے بجائے صبر دلانے کے اور اُلٹی بے صبری بڑھادی

پھر انکے آنے کا فائدہ کیا ہوا سچ بات یہ ہی کہ غم والون کا غم بٹانے کو کوئی نہین آتا
بلکہ اپنے اوپر سے الزام اُتارنے کو جمع ہوتی ہین بھلا جب عورتون کے جمع ہونے
مین اتنی خرابیان ہون ایسا جمع ہونا کب درست ہوگا۔ انمین بعضی دور کی آئی ہوئی
مہمان ہوتی ہین بہلیون مین چڑھ چڑھ کر آتی ہین اور کئی کئی روز تک رہتی ہین
اور گھاس دانہ بیلون کا اور اپنی آؤ بھگت کا سارا بوجھ گھر والون پر ڈالتی ہین چاہے
مُردہ والون پر کیسی ہی مصیبت ہو چاہے انکے گھر کھانے کو بھی نہو لیکن انکے لیے
سارے تکلف کرنا ضرور ہی حالانکہ حدیث مین ہی کہ مہمان کو چاہیے کہ گھر والونکو تنگ نکرے
اس سے زیادہ اور تنگ کرنا کیا ہوگا پھر بعضونکے ساتھ بچونکی دھاڑ ہوتی ہی اور وہ
چار چار وقت آٹھ آٹھ وقت کھانے کو کہتے ہین کوئی گھی شکر کی فرمایش کر رہا ہی کوئی
دودھ کے واسطے مچل رہا ہی اور اس سب کا بندوبست گھر والونکو کرنا پڑتا ہی اور مدتون
تک یہی سلسلہ جاری رہتا ہی خاصکر عورت اگر بیوہ ہو جائے تو ایک چڑھائی تو تازہ
موت کے زمانے مین ہوتی تھی دوسری ویسی ہی چڑھائی عدّت گذرنے پر ہوتی ہی جسکا
نام چھماہی رکھا ہی اور یون کہا جاتا ہی کہ عدّت سے نکالنے کے لیے آئی ہین انسے
کوئی پوچھے کہ عدّت کوئی کوٹھری ہی جسمین سے بیوہ کو ہاتھ پاؤن پکڑ کر نکالین گی۔
جب چار مہینہ دس دن گذر گئے عدّت سے نکل گئی اور اگر اُسکو حمل تھا جب بچّہ پیدا ہوگیا
عدّت ختم ہوگئی اُسکے لیے اس واہیات کی کون ضرورت ہی کہ سارا جہان اکٹھا ہو
پھر اس سارے طوفان کا خرچ اکثر ایسا ہوتا ہی کہ مُردہ کے مال سے کیا جاتا ہی جسمین سب
وارثون کا ساجھا ہوتا ہی بعضے تو اُنمین سے پردیس مین ہوتے ہین اُنسے اجازت
حاصل نہین کی اور بعضے نابالغ ہوتے ہین اُنکی اجازت کا شرع مین اعتبار نہین
یاد رکھو کہ جسنے خرچ کیا ہی سارا اُسی کے ذمّے پڑیگا اور سب وارثون کا حق پورا پورا
دینا پڑے گا اور اگر کوئی بہانہ لائے کہ میرا حصّہ ان خرچون کے لیے کافی نہین ہوتا

اُسکا جواب یہ ہی کہ اگر سب کا حصہ بھی کافی نہو تو کیا کروگی کیا پڑوسیونکی جوری درست ہو جائیگی غرض اس طوفان مین خرچ کرنے والے گنہگار ہوتے ہین اور یہ خرچ ہوا آنے والونکی بدولت اسلیے وہ بھی گنہگار ہوتی ہین اسلیے یون چاہیے کہ جو مرد و عورت پاس کے ہین وہ کھڑے کھڑے آئین اور صبر و تسلّی دیکر چلے جائین پھر دوبارہ آنے کی کوئی ضرورت نہین اسیطرح تاریخ مقرر کرنا بھی واہیات ہی جسکا جب موقع ہو آ گیا اور جو دور کے ہین اگر یہ سمجھین کہ بدون ہمارے گئے ہوے مصیبت زدون کی تسلّی نہو گی تو آنے کا کچھ ڈر نہین لیکن گاڑی وغیرہ کا خرچ اپنے پاس سے کرنا چاہیے اور اگر محض الزام اُتارنے کو آئی ہین تو ہرگز نہ آئین خط سے تعزیت ادا کرین۔ جیسے دستور ہی کہ میّت والون کے لیا اوّل اُنکے نزدیک کے رشتہ دار کے گھر سے کھانا آتا ہی یہ بات بہت اچھی ہی لیکن اسمین بھی لوگون نے کچھ خرابیان کرلی ہین اُنسے بچنا واجب ہے اوّل تو اسمین اُدلے بدلے کا خیال ہونے لگا ہی کہ فلانے نے ہمارے یہان بھیجا تھا ہم اُنکے گھر بھیجین پھر اسکا اسقدر خیال ہی کہ اگر اپنے پاس گنجایش نہو اور کوئی دوسرا شخص خوشی سے چاہے کہ مین بھیجدون مگر یہ شخص بیٹھ بیٹھے ضد کریگا کہ نہین ہمارے ہی یہان سے جائیگا اور اسکی وجہ صرف یہی ہی کہ ہم نہ بھیجین گے تو ہمپر طعن ہو گا کہ کھا تو لیا تھا لیکن بدلا نہ دیا گیا اور ایسی پابندی اوّل تو خود منع ہی پھر اُسکے لیے کبھی قرض لینا پڑتا ہی اسلیے اس پابندی کو چھوڑدین جس رشتہ دار کو توفیق ہوئی بھیجدیا اسیطرح یہ پابندی بھی بُری ہی کہ نزدیک کے رشتہ دار رہتے ہوئے دُور کا رشتہ دار کیون بھیجے اسکے لیے مرتے مارتے ہین اسکی وجہ بھی وہی بدنامی مٹانا ہی تو اس پابندی کو بھی چھوڑدین ایک خرابی اسمین یہ کرلی ہے کہ ضرورت سے بہت زیادہ کھانا بھیجا جاتا ہی اور میّت کے گھر دُور دُور کے علاقہ دار کھانے کے واسطے جم کر بیٹھ جاتے ہین یہ کھانا صرف اُن لوگونکو کھانا چاہیے جو غم اور مصیبت کے غلبہ مین اپنا چولھا نہین جھونک سکتے اور جنکے گھر سے کھانا پکا یا ہی وہ

اس کھانے سے کیون کھاتی ہین اپنے گھر جاکر کھاتی ہین یا اپنے گھر سے منگالین ایک خرابی یہ کرتی ہین کہ بعضی اس کھانے مین بھی تکلف کا سامان کرتی ہین یہ بھی چھوڑ دینا چاہیے جو وقت پر آسانی سے ہوگیا مختصر سا تیار کرکے میت والون کے واسطے بھیجدیا۔ ساتوین بعضی عورتین ایک یا دو حافظونکو کچھ دیکر قرآن پڑھواتی ہین کہ مردے کو ثواب بخشا جائے بعضی جگہ تیسرے دن چنون پر کلمہ۔ اور سیپارون مین قرآن پڑھوایا جاتا ہی چونکہ ایسے لوگ روپیہ پیسہ یا چنے اور کھانے کے لالچ سے قرآن پڑھتے ہین انکو خود ہی کچھ ثواب نہین ملتا جب ان ہی کو کچھ نہین ملا تو مردے کو کیا بخشین گے وہ سب پڑھا پڑھایا اور دیا دلایا بیکار اور اکارت جاتا ہی بعضے آدمی لالچ سے نہین پڑھتے لیکن لحاظ اور بدلا اُتارنے کو پڑھتے ہین یہ بھی دنیا کی نیت ہوئی اسکا ثواب بھی نہین ملتا ہان جو شخص محض خدا کے واسطے بدون لالچ اور لحاظ کے پڑھدے نہ جگہ ٹھہراوے نہ تاریخ ٹھہراوے اُسکا ثواب بیشک پہونچتا ہے۔

رمضان شریف کی بعضی رسمون کا بیان

ایک یہ کہ بعضی عورتین رمضان شریف مین حافظ کو گھر کے اندر بلا کر تراویح مین قرآن مجید سنا کرتی ہین اگر یہ حافظ اپنا کوئی محرم مرد ہو اور گھر ہی گھر کی عورتین سُن لیا کرین اور یہ حافظ فرض نماز مسجد مین پڑھکر فقط تراویح کے واسطے گھر مین آجایا کرے تو کچھ ڈر نہین لیکن آجکل اسمین بھی بہت سی بے احتیاطیان کر رکھی ہین اوّل بعض جگہ نامحرم حافظ گھر مین بلایا جاتا ہی اور اگرچہ نام چارہ کو کپڑون کا پردہ ہوتا ہی لیکن عورتین چونکہ بے احتیاط زیادہ ہوتی ہین اسواسطے اکثر ایسا ہوتا ہی کہ یا تو حافظ جی سے باتین شروع کر دیتی ہین یا آپسمین خوب پکار پکار بولتی ہین اور حافظ جی سُنتے ہین بھلا بدون لاچاری کے اپنی آواز نامحرم کو سُنانا کب درست ہی۔ دوسرے جو شخص قرآن سُنتا ہی جہانتک ہوسکتا ہی خوب آواز

بناکر پڑھتا ہی بعضے شخص کی لے ایسی اچھی ہوتی ہی کہ ضرور سننے والے کا دل اُسکی طرف ہوجاتا ہی تو اس صورت مین نامحرم مردونکی لے عورتونکے کان مین پہونچنا کتنی بری بات ہے تیسرے محلہ بھر کی عورتین روزکے روز اکٹھی ہوتی ہین اوّل تو عورت کو بدون لاچاری کے گھر سے باہر پاؤن نکالنا منع ہی اور یہ کوئی لاچاری نہین کیونکہ انکو شرع مین تاکید نہین آئی کہ تراویح جماعت سے پڑھا کرو پھر نکلنا بھی روز روز کا اور زیادہ بُرا ہی پھر لوٹنے کا وقت ایسا بیموقع ہوتا ہی کہ رات زیادہ جاتی ہی گلیان کوچے بالکل خالی سنسان ہوجاتی ہین ایسی حالت مین خدا نکرے اگر مال یا آبرو کا نقصان ہوجائے تو تعجب نہین خواہ مخواہ اپنے آپ کو خلجان مین ڈالنا عقل کے بھی خلاف ہے اور شرع کے بھی خلاف ہی خاصکر بعضی عورتین تو کڑے چھڑے وغیرہ پہنکر گلیو نمین چلتی ہین اور بھی زیادہ خرابی کا اندیشہ ہی۔ ایک دستور رمضان شریف مین یہ ہی کہ چودھوین روزے کو خاص سامان کھانے وغیرہ کا کیا جاتا ہے اور اُسکو ثواب کی بات سمجھتی ہین شرع مین جس بات کو ثواب نہ کہا اُسکو ثواب سمجھنا خود گناہ ہی اسواسطے اسکو بھی چھوڑنا چاہیے ایک دستور یہ ہی کہ بچہ جب پہلا روزہ رکھتا ہی تو چاہیے کوئی کیسا ہی غریب ہو لیکن قرض کرکے بھیک مانگکر روزہ کشائی کا بکھیڑا ضرور ہوگا جو بات شرع مین ضرور نہو اُسکو ضرور سمجھنا بھی گناہ ہے اسواسطے ایسی پابندی چھوڑدینا چاہیے

عید کی رسمون کا بیان

ایک تو سوّیان پکانے کو بہت ضرور سمجھتی ہین شرع سے یہ ضروری بات نہین اگر دل چاہے پکالو مگر اسمین ثواب مت سمجھو۔ دوسرے رشتہ دارون کے بچونکو دینا لینا یا رشتہ دارون کے گھر کھانا بھیجنا۔ پھر اسمین اُدلا بدلا رکھنا اور نہوت مین قرض لیکر کرنا یہ پابندی فضول بھی ہی اور تکلیف بھی ہوتی ہی اسلیے یہ سب چیزین چھوڑ دین۔

بقرعید کی رسموں کا بیان

دینا لینا یہان بھی عید کا سا ہی جیسا اُسکا حکم ابھی پڑھا ہی وہی اسکا حکم بھی ہی دوسرے اسمین بہت سے آدمیونپر قربانی واجب ہوتی ہی اور قربانی نہین کرتے یہ بھی گناہ ہی تیسرے قربانی مین اپنی طرف سے یہ بات گڑھ رکھی ہی کہ سری سقے کا حق ہی اور پائے نائی کا حق ہے یہ بھی واہیات اور خلاف شرع پابندی ہی ہان اپنی خوشی سے جسکو چاہو دیدو۔

ذیقعدہ اور صفر کی رسم کا بیان

جاہل عورتین ذیقعدہ کو خالی کا چاند کہتی ہین اور اسمین شادی کرنے کو منحوس سمجھتی ہین یہ اعتقاد بھی گناہ ہی توبہ کرنا چاہیے۔ اور صفر کو تیرہ تیزی کہتی ہین اور اس مہینے کو نامبارک جانتی ہین اور بعضی جگہ تیرھوین تاریخ کو کچھ گھونگنیان وغیرہ پکا کر تقسیم کرتی ہین کہ اسکی نحوست سے حفاظت رہے یہ سارے اعتقاد شرع کے خلاف اور گناہ ہین توبہ کرو۔

ربیع الاوّل یا اور کسی وقت مین مولد شریف کا بیان

بعضی جگہ عورتون مین بھی مولد شریف ہوتا ہی اور جسطرح آجکل ہوتا ہی اسمین یہ خرابیان ہین۔ ۱- اگر عورت پڑھنے والی ہی تو اکثر اُسکی آواز باہر دروازے مین جاتی ہی نامحرمونکو آواز سُنانا بُرا ہی خاصکر شعر اشعار پڑھنے کی آواز مین زیادہ خرابی کا اندیشہ ہی۔ ۲- اگر مرد پڑھنے والا ہی تو یہ ظاہر ہی کہ وہ مرد سب عورتونکا محرم نہو گا بہت سی عورتونکا نامحرم ہوگا اگر اسنے شعر اشعار خوش آوازی سے پڑھے جیسا آجکل دستور ہی تو عورتون نے مرد کا گانا سُنا یہ بھی منع ہی۔ ۳- روایتین اور کتابین مولد کے بیان کی اکثر غلط روایتون سے بھری ہوئی ہین اُنکا پڑھنا اور سُننا سب گناہ ہی۔ ۴- بعضے تو یون سمجھتے ہین کہ پیغمبر صلی اللہ

علیہ وسلم اُس محفل مین تشریف لاتے ہین اور اِسی واسطے بیچ مین پیدایش کے بیان کے وقت کھڑی ہوجاتے ہین اِس بات پر شرع مین کوئی دلیل نہین اور جو بات شرع مین ثابت نہو اُسکا یقین کرنا گناہ ہی اور بعضے یہ اعتقاد نہین رکھتے لیکن کھڑی ہونے کو ایسا ضروری سمجھتے ہین کہ جو کھڑا نہو اُسکو بُرا بھلا کہتے ہین اور خود اُنسے کہو کہ جب شرع مین کھڑا ہونا ضرور نہین تو آج جو مولد ہوگا اُسمین کھڑی مت ہونا تو کبھی اُنکا دل گوارا نکریگا اور یون سمجھتے ہین کہ جب کھڑی نہوئے تو مولد ہی نہین ہوا جو چیز شرع مین ضروری نہو اُسکو ضروری سمجھنا یہ بھی گناہ ہی۔ ۵۔ مٹھائی یا کھانا تقسیم کرنیکی ایسی پابندی ہی کہ کبھی ناغہ نہین ہوتی اور ناغہ کرنے مین بدنامی اور حضرت کی ناخوشی سمجھتے ہین جو چیز شرع مین ضرور نہو اُسکی ایسی پابندی کرنا یہ بھی بُرا ہی۔ ۶۔ اِسکے سامان مین یا پڑھتے پڑھتے دیر لگ گئی یا مٹھائی بانٹنے مین اکثر نماز کا وقت تنگ ہوجاتا ہی یہ بھی گناہ ہی۔ ۷۔ اگر کسی کا عقیدہ بھی خراب نہو اور گناہ کی باتون کو اس سے نکالدی جب بھی ظاہری پابندی سے جاہلونکو ضرور سند ہوگی تو جس بات سے جاہلونکے بگڑنے کا ڈر ہو اور وہ چیز شرع مین ضرور کرنے کی نہو تو ایسی بات کو چھوڑ دینا چاہیے اسلیے رواج کے موافق اِس عمل کو نکرے البتہ جب حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات پڑھنے کا شوق ہو کوئی معتبر کتاب لیکر خود پڑھ لے یا بے اکٹھا کیے ہوئے گھر کے دو چار آدمی یا جو ملنے ملانے آگئے ہون اُنکو بھی سُنادے اور اگر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو کسی چیز کا ثواب بخشنا منظور ہو دوسرے وقت مساکین کو دے کر یا کھلا کر بخشدے نیک کام کو کوئی منع نہین کرتا مگر بے ڈھنگا پن بُرا ہے

رجب کی رسمون کا بیان

اِسکو عام لوگ مریم روزہ کا چاند کہتے ہین اور اسکی ستائیس تاریخ مین روزہ رکھنے کو سمجھتے ہین

کہ ایک ہزار روزون کا ثواب ملتا ہی شرع مین اسکی کوئی اصل نہین اگر نفل روزہ رکھنے کو دل چاہے اختیار ہی خدا تعالی جتنا چاہین ثواب دیدین اپنی طرف سے ہزار یا لاکھ مقرر نہ سمجھے بعضی جگہ اس مہینہ مین تبارک کی روٹیان پکتی ہین یہ بھی گڑھی ہوئی بات ہی شرع مین اسکا کوئی حکم نہین نہ اسپر کوئی ثواب کا وعدہ ہی اسواسطے ایسے کام کو دین کی بات سمجھنا گناہ ہے

شب برات کا حلوا اور محرّم کا کھچڑا اور شربت

شب برات کی اتنی اصل ہے کہ پندرھوین رات اور پندرھوان دن اس مہینے کا بہت بزرگی اور برکت کا ہی ہمارے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اس رات کو جاگنے کی اور اس دن کو روزہ رکھنے کی رغبت دلائی ہی اور اس رات مین ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینے کے قبرستان مین تشریف لیجا کر مُردون کے لیے بخشش کی دعا مانگی ہی تو اگر اس تاریخ مین مُردون کو کچھ بخشدیا کرے چاہے قرآن شریف پڑھکر چاہے کھانا کھلا کر چاہے نقد دیکر چاہے ویسے ہی دعا بخشش کی کردے تو یہ طریقہ سنت کے موافق ہی اس سے زیادہ جتنے بکھیڑے کر رہے ہین کہ اسمین حلوے کی قید لگا رکھی ہی اور اُسی طریقہ سے فاتحہ دلاتے ہین اور خوب پابندی سے یہ کام کرتے ہین یہ سب واہیات ہین سب باتونکی برائی اوپر ابھی پڑھ چکی ہو اور یہ بھی سُن چکی ہو کہ جو چیز شرع مین ضروری نہو اسکو ضروری سمجھنا یا حد سے زیادہ پابند ہو جانا بُری بات ہی اسیطرح محرّم کی رسمونکو سمجھو شرع مین صرف اتنی اصل ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون فرمایا ہی کہ جو شخص اُس روز اپنے گھر والون پر خوب کھانے پینے کی فراغت رکھے سال بھر تک اُسکی روزی مین برکت ہوتی ہی اور جب اتنا کھانا گھر مین پکے تو اگر اسمین سے اللہ کے واسطے بھی محتاجون غریبونکو دیدے تو کیا ڈر ہی اس سے

زیادہ جو کچھ کرتے ہین اُسمین اُسی طرح کی بُرائیان ہین جیسا او پر سُن چکی ہو اس سے
بڑھکر شربت تقسیم کرنے کی رسم ہے اپنے گمان مین کربلا کے پیاسے شہیدون کو ثواب
بخشتی ہین تو یاد رکھو کہ شہیدون کو شربت نہین پہونچتا بلکہ ثواب پہونچ سکتا ہے او
ثواب مین ٹھنڈا شربت اور گرم گرم کھانا سب برابر ہے پھر شربت کی پابندی مین
سوا غلط عقیدے کے کہ انکی پیاس اس سے بجھے گی اور کیا بات ہے ایسا غلط عقیدہ خود
گناہ ہے۔ اور بعضے جاہل شب برات مین آتشبازی اور محرّم مین تعزیہ کا سامان کرتے
ہین آتشبازی کی بُرائی پہلے باب مین لکھدی ہے اور تعزیہ کی بُرائی اس سے زیادہ کیا
ہوگی کہ اُسکے ساتھ ایسے ایسے برتاؤ کرتے ہین کہ شرع مین بالکل شرک اور گناہ ہے اُسپر
چڑھاوا چڑھاتے ہین اُسکے سامنے سر جھکاتے ہین اُسپر عرضیان لٹکاتے ہین باتن
مرثیے پڑھتے ہین روتے چلاتے ہین اُسکے ساتھ باجے بجاتے ہین اُسکے دفن کرنے کی
جگہ کو زیارت کی جگہ سمجھتے ہین مرد و عورت آپسمین بے پردہ ہو جاتے ہین نمازین برباد
کرتے ہین اِن باتونکی بُرائی کون نہین جانتا بعضے آدمی اور بکھیڑے نہین کرتے
مگر شہادت نامہ پڑھا کرتے ہین تو یاد رکھو کہ اگر اُسمین غلط روایتین ہین تب تو ظاہر ہے
کہ منع ہے اور اگر صحیح روایتین بھی ہون جب بھی چونکہ سب کی نیت یہی ہوتی ہے کہ
سُنکر روئین گے اور شرع مین مصیبت کے اندر ارادہ کرکے رونا درست نہین اسواسطے
اسطرح کا شہادت نامہ پڑھنا بھی درست نہین اسیطرح محرّم کے دنون مین ارادہ کرکے
رنگ میٹر یہ چھوڑ دینا اور سوگ اور ماتم کی وضع بنانا یا اپنے بچونکو خاص طور کے کپڑے
پہنانا یہ سب بدعت اور گناہ کی باتین ہین

تبرّکات کی زیارت کے وقت اکٹھا ہونا

کہین کہین جبہ شریف یا موے شریف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم یا کسی اور بزرگ کا مشہور ہے اُسکی

زیارت کے لیے یا تو اُسی کی جگہ جمع ہوتے ہین یا اُن لوگونکو گھرونمین بُلا کر زیارت
کرتے ہین اور زیارت کرنیوالون مین عورتین بھی ہوتی ہین اوّل تو ہر جگہ اُن تبرکات
کی سند نہین اور اگر سند بھی ہو تب بھی جمع ہونے مین بہت خرابیان ہین بعضی خرابیان
وہان بیان کردی ہین جہان شادی مین عورتون کے جمع ہونے کا ذکر لکھا ہی پھر
شور و غل اور بے پردگی اور کہین کہین زیارت والون کا گانا جسکو سب عورتین سُنتی
ہین یہ سب ہر شخص جانتا ہی کہ بُری باتین ہین ہان اگر اکیلے مین زیارت کرے اور
زیارت کے وقت کوئی خلاف شرع بات نکرے تو درست ہی اور رسمون کا پورا حال
اصلاح الرسوم ایک کتاب ہی اُسمین لکھدیا ہی ہم اس جگہ صرف تمکو ایک گُر بتلائے دیتے
ہین اُسکا خیال رکھوگی تو سب رسمون کا حال معلوم ہو جائے گا اور کبھی
دھوکا نہ ہوگا وہ گُر یہ ہے کہ جس بات کو شرع نے ناجائز کہا ہو اُسکو جائز
سمجھنا گناہ ہے اور جسکو جائز بتلایا ہو مگر ضرور نہ کہا ہو اُس کو ضرور سمجھ کر
پابندی کرنا یا نام کمانے کو کرنا یہ بھی گناہ ہے اسیطرح جس کام کو شرع نے
ثواب نہین بتلایا اُسکو ثواب سمجھنا گناہ ہے اور جسکو ثواب بتلایا ہو مگر ضرور
نہ کہا ہو اُسکو ضروری سمجھنا گناہ ہے اور جو ضروری نہ سمجھے مگر خلقت کے طعن کے
خوف سے اُسکے چھوڑنے کو بُرا سمجھے یہ بھی گناہ ہے اسیطرح کسی چیز کو منحوس جاننا
گناہ ہے اسیطرح بدون شرع کی سند کے کوئی بات تراشنا اور اُسکا یقین کرلینا
گناہ ہے اسیطرح خدا کے سوا کسی سے دعا مانگنا
یا اُنکو نفع و نقصان کا مالک سمجھنا یہ سب
گناہ کی باتین ہین اللہ تعالے اسب سے
بچاوین۔ ط

تمت